http://novelshenovels.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

ہمارے بلاگ میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنے بلاگز Best Novel Collection (بہترین ناولز کا انتخاب) اور Novels Hi Novels (ناولز ہی ناولز) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔ (aqedathayat2018@gmail.com) (blognovel3@gmail.com) انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر بلاگ پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ (انتظامیہ: بہترین ناولز کا انتخاب)

http://novelshenovels.blogspot.com

وہ کمرے میں بیٹھا آفس کا کام رہا تھا جب دروازے پر ناک ہوا وہ جانتا تھا کہ اس وقت کون ہو سکتا ہے

میں آ جاؤں .اس نے دروازے سے جھانک کر پوچھا۔ تمہیں پہلے کبھی اجازت کی ضرورت ہوئی ہے ۔ازلان نے مسکراتے ہوئے کہا۔حورین دروازہ کھول کر اندر آ چکی تھی ۔اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں دو کافی کے کپ تھے ۔جنہیں دیکھ کر ازلان کی مسکراہٹ گہری ہو گئی اپنے لئے کافی بنا رہی تھی تو سوچا آپ کے لئے بھی بنا دوں

وہ ٹرے ٹیبل پر رکھی اور صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی

گھر میں تو آفس کا کام چھوڑ دیا کریں حورین اسے ہنوز فائلوں میں سر دیے دیکھتے ہوئے بولی

لو کر دی بند اور کچھ)ازلان نے فائل بند کر کے اس سے مسکراتے ہوئے پوچھا

یہ مہر کدھر ہے؟)ازلان نے کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے پوچھا

آپ کو تو پتا ہے انہیں سونے کی کتنی جلدی ہوتی ہے کب سے سو گئی ہیں وہ

http://novelshenovels.blogspot.com

آپ گاؤں کب جا رہے ہیں)حورین نے کافی کا سپ لیتے ہوئے پوچھا

شائد کچھ دن تک کیوں کچھ منگوانا ہے)ازلان نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

ایک ہیلپ کریں گی پلیز کیوں کے آپ کے علاوہ یہ کوئی نہیں کر سکتا)حور نے آنکھیں پٹپٹا تے ہوے کہا

زیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہیں ہے کام بتاؤ)ازلان نے مسکراہٹ روکتے ہوے کہا

وہ میں پارٹ ٹائم جاب کرنا چاہتی ہوں اور آپ بابا سے اجازت لے دیں حورین نے لمحے بھر کے توقف سے بات کی)

حور تم جانتی ہو تمہارے بابا کیا میں بھی اس حق میں نہیں ہوں اور ابھی تمہارے گریجویشن کے پیپرز ہونے والے ہیں نا)ازلان سنجیدگی سے اسے سمجھا رہا تھا

پڑ آپ جانتے ہیں کے مجھے کتنا شوق ہے اور اگر آپ بابا سے بات کریں گے تو وہ مان جایں گے پلیز آپ کو پتا ہے وہ آپ کی کوئی بات نہیں ٹالتے حورین نے ملتجی لہجے میں کہا)

http://novelshenovels.blogspot.com

ٹھیک ہے کر لوں گا بات پڑ تم میرے آفس میں میرے انڈر کام کرو گی اور وہ بھی صرف دو سے تین گھنٹے کیوں کے ساتھ پڑھائی بھی کرنی ہے اوکے

ازلان نے لمحہ بھر سوچنے کے بعد کہا)

اوکے اوکے تھینک یو سو مچ)حورین نے مسرت جذبات میں کہا

اچھا یہ بتاؤ کے تیاری کیسی ہے

بہت اچھی تیاری ہے بس پیپرز ہوں تو جان چھوٹے)حور نے منہ بناتے ہوے کہا

ٹھیک ہے پھر پیرز کے بعد آفس جوائن کرنا ٹھیک ہے)ازلان نے خالی کپ ٹیبل پے رکھتے ہوے کہا

ٹھیک ہے)حور نے مسکراتے ہوے کہا

اچھا اب جا کر سو جاؤ ورنہ صبح پھر آنکھ نہیں کھلے گی)ازلان نے ازلی مسکراہٹ سے کہا

اوکے گڈ نائٹ)حورین نے کافی کے کپ ٹرے میں رکھے اور جاتے ہوے بولی

http://novelshenovels.blogspot.com

گڈ نائٹ

سندھ کے گاؤں میں مراد راؤ رہتے تھے جن کا شمار وہاں کے بڑے لوگوں میں ہوتا تھا اپنی زمینیں اور سیاست میں بھی تھے اور ان کے 2 بیٹے حماد راؤ اور ازلان راؤ تھے حماد ازلان سے دو سال بڑے تھے جب کے ایک بیٹی محرمہ تھی اور ان کے ایک چچا زاد بھائی ضرار جن کی حویلی ان کی حویلی کے بلکل ساتھ بنی ہوئی تھی ان کی 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا بڑی بیٹی کی شادی ہو چکی تھی جب کے بیٹا احراز گاؤں ہی ہوتا تھا اور سب سے چھوٹی بیٹی حورین تھی جو کے سب کو عزیز بھی بہت زیادہ تھی حورین اور مہر دونوں ازلان کے ساتھ شہر والے گھر رہتی تھیں پڑھائی کی وجہ سے مہر ایم ایس سی کے لاسٹ ائیر میں جب کے حورین گریجویشن کے آخری سال میں تھی

ازلان کو زمینوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی جسکی وجہ سے وہ شہر ہی رہتا تھا اور یہاں بزنس سیٹ کر رکھا تھا

ازلان اور حورین کی آپس میں بہت بنتی تھی حالانکے ازلان اس سے 8 سال

http://novelshenovels.blogspot.com

بڑا تھا پڑ جب بھی حورین نے اپنی کوئی بات منوانی ہوتی تو وہ ازلان کو ہی کہتی تھی اور ازلان اسے اپنی زندگی میں حماد اور مہر کے علاوہ سب سے زیادہ عزیز حورین تھی اسکی وہ کوئی بات ٹال ہی نہیں سکتا تھا یہ بات سب جانتے تھے حورین مہر اور ازلان تینوں کراچی رہتے تھے حورین اور مہر پڑھائی کے سلسلے میں جب کے ازلان کا بزنس سیٹ تھا ادھر اور اب سیاست میں جانے کا حیال رکھتا تھا

- - - - - - - - - - - - - -

ازلان ناشتہ کر رہا تھا جب حور آندھی طوفان کی طرح آئ

ازلان جلدی چلیں میرا امپورٹنٹ لیکچر ہے)وہ جلدی جلدی شال اوڑھتی ہوئی بولی

پہلے ناشتہ تو کر لو)ازلان نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوے کہا

نہیں نا ادھر ہی کھالوں گی مہر کا تو آف ہے وہ تو جایں گی نہیں آپ جلدی چلیں)وہ کہتی ہوئی باہر کی طرف بڑھی جب کے ازلان بھی اسکے پیچھے باہر کی طرف بڑھ گیا

http://novelshenovels.blogspot.com

ازلان باہر آیا تو حور پہلے سے ہی گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی

ازلان نے آ کے دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ سمبھال لی اور گاڑی سٹارٹ کر کے گیٹ سے باہر نکالی ان کی گاڑی کے پیچھے ہی با وردی مسلح افراد کی ایک اور گاڑی نکلی جیسے دیکھتے ہی ہر بار کی طرح آج بھی حور کا منہ بن گیا

ازلان یہ ان سب کو کیا گھر سکون نہیں ملتا اتنا عجیب لگتا ہے)حور نے اتنے برے برے منہ بنا کر ازلان کو کہا جس پڑ اس نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی

یہ ہماری حفاظت کے لئے ہیں حور اور یہ ان کی ڈیوٹی ہے)ازلان نے سنجیدگی سے کہا جس پڑ حور برے برے منہ بناتی باہر دیکھنے لگ گئی کالج آیا

بجے میں فری ہو جاؤں گی آ جائے گا پلیز 1

وہ بولتی ہوئی جلدی جلدی چیزیں سمبھالتی باہر بڑھی)جب کے ازلان نے مسکراتے ہوے اسے جاتا دیکھتا رہا اور پھر گاڑی آگے بھگا لی

-- ❤❤❤ ----

اس نے سارے لیکچر لئے اور اب فری ہو کر ٹائم دیکھا تو 1 بج چکا تھا وہ جلدی سے باہر کی طرف بڑھی اور گیٹ سے جھانکا لیکن ازلان ابھی تک نہیں آیا تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

وہ مایوس سی واپس آئی اور فون نکال کر اسے کال کرنے لگی

اور دوسری طرف ازلان وہ صبح سے آفس میں نہایت مصروف تھا اور اسکے ذہن سے یہ نکل چکا تھا کے اسنے حور کو لینے جانا ہے یکدم اسکی نظر دیوار گیر گھڑی پڑ پڑی جو کے 1:15 کا پتا دے رہی تھی اسنے جلدی سے کام ختم کیا اور گاڑی کی چابی اٹھاتا باہر کی طرف بڑھا جلدی جلدی ڈرائیو کرتا وہ کالج پوھنچا اور اور حور کو کال کرنے لگا کے حور کی کافی زیادہ کالز آئی ہوئیں تھیں موبائل سائلینٹ پے ہونے کی وجہ سے پتا نا چلا اسنے حور کو کال کی

باہر آؤ میں انتظار کر رہا ہوں (حور نے اوکے کہتے ہوے کال کاٹ دی

ازلان گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا بلیک پینٹ کے اوپر وائٹ شرٹ اور بلیک ہی کوٹ ڈالے بازو میں قیمتی گھڑی ڈالے اور آنکھوں پے گلاسز لگاے اپنی شاندار پرسنیلٹی سے ہر کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا

کچھ ہی لمحے گزرے ہوں گے کے اسے حور آتی دکھائی دی بلیک کلر کی شال میں چمکتی رنگت لئے وہ گاڑی کی طرف آئی بیگ پچھلی سیٹ پڑ رکھا اور خود فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھ گئی ازلان کو گربڑ کا احساس ہوا وہ گاڑی میں بیٹھا تو حور حلاف معمول چپ تھی اور اسکا

http://novelshenovels.blogspot.com

رخ باہر کی جانب تھا

ازلان نے گاڑی سٹارٹ کی اور حور کی طرف دیکھا

حور ناراض ہو ؟(حور نے کوئی جواب نا دیا

ازلان نے حور کا رخ اپنی جانب کیا

لیکن ٹھٹھک گیا کیوں کے حور کی آنکھیں رونے کی چغلی کھا رہی تھیں

اسکو اس طرح دیکھ کر ازلان کے دل کو کچھ ہوا تھا

سوری یار میں بزی تھا اسلئے ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا

مجھے نہیں آپ سے بات کرنی اگر آپ کو اب بھی یاد نا آتا تو (حور کہنے کے ساتھ ہی رو پڑی

اچھا رونا بند کرو اب تو میں آ گیا ہوں نا اور پرومس نیکسٹ ٹائم لیٹ نہیں ہونگا (اس نے کہتے ساتھ ہی اسکے آنسو صاف کیے

اچھا اب سمائل کرو پھر آئس کریم کھاتے ہیں (آئس کریم کا نام سنتے ہی حور کے چہرے پر سمائل آ گئی

http://novelshenovels.blogspot.com

تھوڑی ہی دیر بعد ازلان نے گاڑی آئس کریم پارلر کے سامنے روکی

میں بھی آؤں (ازلان باہر نکلنے لگا تو حورین بولی جس پڑ وہ اسے ایک گھوری سے نوازتا

اندر چلا گیا

حور کو پتا پتا تھا کے ازلان نہیں لے کے جائے گا

کچھ دیر بعد ازلان آئس کریم لے کر آیا تو دونوں خاموشی سے کھانے لگے

حور نے اپنی آئس تھوڑی سی کھا کر ازلان کی طرف دیکھنا شروع کر دیا

ازلان نے جب حور کو اپنی طرف دیکھتے پایا تو اپنی آئس کریم مسکراتے ہوے اسے دے

دی

جب کے حور نے اپنی آئس کریم ازلان کو دی اور اسکی لے کر کھانے لگی

یہ اسکی ہمیشہ سے عادت تھی کے اپنی تھوڑی سی کھا کر باقی اذلان کی کھاتی تھی

ازلان اور وہ گھر آے تو مہر لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی

السلام علیکم (ازلان اور حورین نے مشترکہ کہا

وعلیکم لسلام

آج آپ لوگ لیٹ نہیں ہو گئے (مہر نے ہاتھ میں پکڑی کتاب کو بند کرتے ہوے کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

ہاں بس کوئی ناراض تھا تو آئس کریم کھلا کے اسکی ناراضگی دور کی اس وجہ سے لیٹ ہو گئے

(ازلان نے حور کو دیکھتے ہوے کہا جس پڑ اس نے خفگی سے منہ پھلایا

اچھا آپ لوگ فریش ہو جائیں میں کھانا لگواتی ہوں (مہر نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوے کہا

وہ دونوں اپنے اپنے کمرے کی طرف روانہ ہو گئے جب کے مہر کچن کی طرف

-- ❤❤❤❤

حورین تم ادھر بیٹھی ہو اور میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں (وہ چھت پے بیٹھی تھی جب مہر آئی

تمہیں پتا تو ہے کے میں فری ٹائم میں ادھر ہی ہوتی ہوں یا لان میں (مہر کے دو سال بڑے ہونے کے باوجود حورین اور اسمیں بے تکلفی تھی

یار میں کیا سوچ رہی ہوں اس جمعہ کو بھائی گاؤں جا رہے ہیں تو ہم بھی چلیں (مہر اسکے سامنے والی کرسی پے بیٹھتے ہوے بولی

آئیڈیا تو اچھا ہے چلتے ہیں پڑ پھر کالج سے ایک دو چھٹیاں ہو جائیں گی (حورین نے پریشانی سے کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

کچھ نہیں ہوتا یار میری بھی تو دو تین ہو نگی نا(مہر نے کہا

پڑ پتا نہیں ازلان لے کے جائیں گے یا نہیں(حورین نے ایک اور نکتہ اٹھایا

تو ہم دونوں کس لئے ہیں کر لیں گی بھائی سے بات ٹھیک ہے نا(مہر نے اس سے تائد چھ

ہاں ٹھیک ہے

اچھا ایک کام تو کر دو بنانا شیک تو بنا لاؤ یار(مہر نے متلجی لہجے میں کہا

بنالاتی ہوں تم بھی کیا یاد کرو گی کے کس سے پالا پڑھا(حورین فراخ دلی سے کہتی ہوئی

نیچے کی طرف گئی

نیچے آئی تو فل اندھیرا تھا اور اسے تو ویسے بھی اندھیرے سے ڈر لگتا تھا وہ کچن میں آئی

اسنے جلدی سے فریج سے دودھ نکالا کیلے کاٹے اور جلدی سے ساری چیزیں جگ میں

ڈالیں اور جلدی سے سوئچ آن کر دیا پڑ اگلے ہی لمحے کچن اور حورن کا حال دیکھنے والا تھا

کیوں کے جلدی میں وہ ڈھکن بند کرنا ہی بھول گئی تھی اور اب سارا اب پورے کچن میں

دودھ گرا ہوا تھا اور حورین پڑ بھی

اور ازلان جو پانی لینے کچن میں آیا تھا حور کا حال دیکھ کر اپنی قہقہ کنٹرول نا کر سکا اور ہنستا ہی

چلا گیا

http://novelshenovels.blogspot.com

میری حالت حراب ہو گئی ہے اور آپ کو ہنسی آ رہی ہے (حور نے غصہ سے کہا

سوری یار (ازلان نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا

حور غصے سے آگ بگولہ ہوتی کمرے کی طرف بڑھی جب پیچھے سے ازلان کی آواز آئ

ویسے حور ایک پک تو ہونی چاہیے اتنی پیاری لگ رہی ہو (حور نظر انداز کرتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی پڑ دل ہی دل میں وہ بدلہ لینے کا سوچنے لگی ازلان سے

اوپر کمرے میں گئی تو مہر نے حیرانگی سے اسے دیکھا

یہ کیا ہوا ہے (مہر نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا

ہنس لو تم بھی جتنا ہنسنا ہے (حورین غصے سے کہتی ہوی کپڑے لے کر واشروم کی طرف بڑھ گئی

بیس منٹ بعد وہ باہر نکلی تو مہر کمرے میں نہیں تھی وہ ڈریسنگ کے سامنے بیٹھ کر بال سلجھانے لگی کچھ دیر بعد مہر کمرے میں داحل ہوئی تو ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں دو گلاس تھے اسنے ٹرے سینٹر ٹیبل پڑ رکھی اور حورین کی طرف متوجہ ہوئی

حورین آجاؤ یار شیک بنا کے لائی ہوں (حورین نے کوئی جواب نا دیا

اچھا نا یار سوری نا اب تم لگ ہی ایسی رہی تھی میرا کیا قصور (مہر نے مسکراتے ہوئے کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

ہاں ہاں اڑالو مذاق تم بھی میرا جتنا اڑا سکتی ہو (اسے رہ رہ کر غصہ آرہا تھا

یار ناراض تو نا ہونا (مہر نے کہا

ٹھیک ہے نہیں ہوتی پر تمہیں ایک کام میری مدد کرنی ہو گی (حور نے ایسے کہا جیسے مہر پر احسان عظیم کر رہی

کیسی ہیلپ (مہر نے گہرے چتونوں سے اسے گھور کے پوچھا

تم کرو گی یا نہیں

اچھا یار ٹھیک ہے کروں گی اب آ بھی جاؤ (مہر کو اس کی باتوں سے خطرے کی بو آرہی تھی لیکن کیا کر سکتی تھی

-- ❤❤❤❤

ازلان ناشتے ٹیبل پے آیا تو حور اور مہر پہلے سے ہی موجود تھیں جو کے حیرت کی بات تھی

وہ سلام کہ کر اپنی مخصوص کرسی کی طرف بڑھا پر یہ کیا اگلے ہی لمحے ازلان صاحب زمین بوس ہو چکے تھے

کیوں کے یہ کارنامہ حور اور مہر کا تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

اور مہر اور حورین کے قہقہے پورے ڈائننگ ہال میں گونج رہے تھے

کیوں کے یہ کارنامہ ان دونوں کا ہی تھا کے ازلان سے بدلہ لینے کے لئے اسکی چیئر کی

ایک ٹانگ نیچے سے توڑ دی جسکی وجہ سے وہ بیٹھتے ہی گر گیا

لیکن دونوں کے قہقہوں کو یک دم بریک لگی جب ازلان اپنی کمر پکڑ کے بیٹھا تھا اور

آنکھیں بند تھیں

وہ دونوں جلدی سے اس کی طرف گئیں

بھائی کیا ہوا ازلان کیا ہوا ہے (وہ دونوں پریشانی سے بول رہی تھیں آنکھوں میں تیزی

سے پانی جمع ہو رہا تھا جو کے باہر نکلنے کو بے تاب تھا

یکدم ہی ازلان نے آنکھیں کھولیں اور ان دونوں کے چہرے کو دیکھ کر قہقہہ لگا کر رہ گیا

آپ مذاق کر رہے تھے (مہر نے خفگی سے کہا

تم لوگوں نے بھی تو کیا ناویسے بہت پیاری شکلیں لگ رہیں تھیں تم دونوں کی (ازلان نے

مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا

چلو اب جلدی سے ناشتہ کر و لیٹ ہو جاؤ گی ورنہ (ازلان کہتے ہوئے چیئر پے بیٹھا اور

ناشتہ شروع کیا جب کے وہ دونوں ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر رہ گئیں

۔

بھائی آپ جمعہ کو گاؤں جا رہے ہیں نا(مہر نے ڈرائیو کرتے ازلان سے پوچھا

ہاں کیوں(ازلان نے سڑک پر دیکھتے ہوئے کہا

میں نے اور حور نے بھی جانا ہے گاؤں(مہر نے کہا

لیکن تم لوگوں کو چھٹیاں تو نہیں ہیں

ہم لوگ لیوز لے لیں گی نا کچھ دن کی(جواب حور کی طرف سے آیا

ٹھیک ہے کر لینا تیاری(ازلان نے کہا اور دوبارہ ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہو گیا

۔

کل جمعہ تھا اور اب وہ دونوں اپنی تیاری کرنے میں لگی ہوئیں تھیں جو کے اسطرح کر رہیں تھیں جیسے پتا نہیں کس کے ولیمے پے جانا ہو اور کتنا عرصہ رہنا ہو

یار حور یہ والا ڈریس دیکھو کیسا لگ رہا ہے(مہر نے ایک ڈریس اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھا

یہ والا نہیں اچھا لگ رہا یار وہ والا رکھو جو میں نے پسند کیا تھا تمہارے لئے(حور نے کہا

ہاں اس ڈریس کو تو میں بھول ہی گئی(مہر نے سر پے ہاتھ مارتے ہوئے کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

اچھا نا یہ دیکھو بلیک کلر کے شوز ہیں تمہارے پاس میرے ڈریس کے ساتھ کوئی اور میچ ہی نہیں ہو رہے (حور نے پریشانی سے کہا

ہاں ہیں جدھر میرے سارے شوز پڑے ہیں ادھر ہوں گے لے لو

دروازے پر نوک ہوا تو دونوں نے مڑ کر دیکھا دروازے کے بیچو بیچ ازلان کھڑا تھا ایک سائیڈ پر ٹیک لگاے بازو سینے پر لپیٹے

اگر آپ لوگوں کی تیاری ہو جائے تو میرا بیگ پیک کر دینا (ازلان نے ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ ہوتے دیکھا تو کہا

ٹھیک ہے بھائی ہم اپنی پیکنگ کر کے آ کے کر دیتے ہیں

- ❤️❤️❤️❤️❤️

مہر اور حور اپنی پیکنگ کرنے کے بعد ازلان کے کمرے میں گئیں اور اسکی پیکنگ کی ساری تیاری کے بعد ٹائم دیکھا تو رات کے بارہ بج رہے تھے

وہ دونوں جلدی سے سونے کے لئے لیٹیں اگلی صبح ازلان نے آفس کے کچھ کام کرنے کے بعد جانا تھا جب کے حور اور مہر تو یونی جانے سے ہی انکاری تھیں جب کے ازلان صبح ہی صبح آفس کے لئے نکل گیا تھا دن کے بارہ بجے ازلان گھر آیا تو مہر اور حور دونوں نک

http://novelshenovels.blogspot.com

سک سے تیار بیٹھی تھیں

ازلان اتنی دیر لگادی آپ نے ہم کب سے تیار بیٹھی ہیں (ازلان کو لاؤنج میں داحل ہوتا دیکھ کر حور نے کہا

تم لوگ سامان رکھواؤمیں بس 10 منٹ میں فریش ہو کر آیا(وہ کہتا ہوا اوپر کی طرف بڑھا

اگلے 15 منٹ میں وہ فریش ہو کر نیچے آیا بلیک کلر کے شلوار سوٹ میں کندھوں پڑ شال ڈالے وہ روایتی جاگیر دار لگ رہا تھا

وہ گاڑی کی طرف آیا جہاں مہر اور حور دونوں پچھلی سیٹ سمبھال چکی تھیں اس نے آ کے ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی ان کی گاڑی کے آگے ایک باوردی مسلحہ افراد کی گاڑی نکلی اور ایک ان کی گاڑی کے پیچھے نکلی

مہر اور حور دونوں خاموش سے باہر دیکھنے میں مگن تھیں گاڑی مختلف سڑکوں پڑ رواں دوا ں تھیں

بھائی کوئی گانا ہی لگا دیں (بور ہوتی مہر نے ازلان سے کہا

تقریباً دو گھنٹوں کے سفر کے بعد ازلان نے ایک جگہ گاڑی روکی

http://novelshenovels.blogspot.com

اور وہ دونوں جو سوئی ہوئیں تھیں دونوں کو آواز دے کر اٹھایا

کیا ہوا آ گیا گاؤں (حور نے مندی مندی آنکھیں کھولے پوچھا

نہیں ابھی کچھ کھالو ابھی آدھا سفر ہے (ازلان نے کہا اور وہ تینوں ریسٹورنٹ گئے کھانا

کھانے کے بعد دوبارہ سفر شروع کیا اور اب حور اور مہر کی نا ختم ہونے والی باتیں شروع ہو

چکی تھیں جن میں ازلان بھی وقتے وقفے سے شامل تھا

گاڑی گاؤں جانے والی سڑک پر گامزن تھی جب گاؤں شروع ہوا تو سر سبز کھیت ہریالی

زمینوں میں کام کرتے مرد اور عورتیں دوسرے گاؤں کی نسبت ان کا گاؤں بہتر تھا

زیادہ تر سڑکیں پکی تھیں ان کی حویلیاں گاؤں کے وسط میں تھیں گاڑی جب حویلی کے

پورچ میں جا کر رکی تو یہ دونوں جلدی سے اندر کی طرف بڑھیں جہاں مراد اور ضرار

دونوں کی فیملیاں موجود تھیں

السلام علیکم (دونوں نے با آواز کہا جس پر سب ان کی طرف متوجہ ہوئے

وہ سب سے باری باری ملیں

پڑھائی کیسی جا رہی ہے آپ دونوں کی (مہر کے بابا نے پوچھا

بہت اچھی جا رہی ہے (دونوں نے یک زبان ہو کر کہا اور مراد راؤ سے تو حور کو ویسے ہی

http://novelshenovels.blogspot.com

بہت انسیت تھی اور ہوتی کیوں ناوہ تھے ہی اتنے اچھے اور نرم مزاج

بابا اور چچا ذرا پوچھیں ان دونوں سے وہاں کون کون سی شیطانیاں کرتی رہتی ہیں (ازلان نے حور اور مہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس پڑ ان دونوں کی شکلیں ایسی تھیں جیسے کہ رہی ہوں اپنی باری اے گی تو پوچھیں گی

ارے کیا کر دیا میری بیٹیوں نے (ضرار صاحب نے پوچھا

خود پوچھ لیں چچا ان دونوں سے (ازلان نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا

نہیں بابا کچھ بھی نہیں کیا ازلان تو ایسے ہی مذاق کر رہے ہیں ہیں نا مہر (اس سے۔پہلے کے کوئی اور ان سے پوچھتا حور جلدی سے بولی اور مہر سے تائد چاہی

ہاں ہاں (مہر نے بھی زور شور سے سر ہلایا جس پڑ سب کے چہروں مسکراہٹ آ گئی

بابا بھائی کدھر ہیں (ازلان نے بابا سے پوچھا

بیٹا کیا بتاؤں وہی مسلہ ہے (مراد صاحب افسردہ ہوتے ہوئے بولے

حورین اور مہر بیٹا آپ دونوں جاؤ فریش ہو جا کے (ضرار صاحب نے نرمی سے کہا جس پڑ وہ دونوں سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئیں مہر اپنے کمرے کی طرف جب کے حویلی کے اندر لگے دروازے جو کے دونوں حویلیوں کو جوڑتا تھا اس طرف بڑھی تا کے اپنے کمرے میں

http://novelshenovels.blogspot.com

جاکے فریش ہو سکے

بابا کیا بھائی ابھی بھی اپنی ضد پڑ ہیں (اذلان نے اس ان دونوں کے جانے کے بعد پوچھا

بیٹا میری تو سمجھ میں نہیں آرہا کے یہ دونوں چلے کس پڑ گئے ہیں نا حماد مان رہا اور نا احراز

بابا میں بات کرتا ہوں دونوں سے آپ پریشان نہ ہوں (اذلان کے کہنے پڑ وہ ہلکا سا مسکرا ے

جاؤ اب تم بھی فریش ہو جاکے (ان کے کہنے پڑ وہ سر ہلاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

❤❤❤❤ -

اگلے دن صبح حور احراز کے ساتھ چیس کھیل رہی تھی اور اب اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کے کیا کرے کے جیت جائے وہ اسی سوچ میں تھی کے پیچھے سے کسی نے آکے ایسی چال چلی کے وہ جیت گئی

خوشی سے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ازلان کھڑا تھا

یس شکر ہے آپ نے ٹائم پے آکے جیتا دیا ورنہ بھائی جیت جاتے (حور نے کہا

ویسے یہ تو چیٹنگ ہے ازلان (احراز مصنوئی خفگی سے کہا

کوئی چیٹنگ نہیں ہے آپ ہر دفع ہار کر ایسا ہی کہتے ہیں

http://novelshenovels.blogspot.com

اچھا حور آپ روم میں جاؤ میں نے کچھ بات کرنی ہے (ازلان نے حور کو دیکھتے ہوے کہا

ٹھیک ہے پڑ پہلے بھائی سے بولیں کے شام کو مجھے اور مہر کو باغ میں لے کر جایں گے (حور نے جاتے ہوے کہا

ٹھیک ہے لے جائے گا اب آپ جاؤ (ازلان کے کہنے کے ساتھ ہی حور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئ

حور کے جانے کے بعد ازلان احراز کی طرف متوجہ ہوا

کیا حال ہے بھئ کل سے آیا ہوا ہوں کوئی خبر ہی نہیں (ازلان احراز کی سامنے والی چیئر پے بیٹھتا ہوا بولا

بس تھوڑا مصروف تھا یار وقت ہی نہیں ملا (احراز نظریں چراتے ہوے بولا

وقت نہیں تھا یا ملنا نہیں چاہتے تھے (وہ بھی اسکی رگ رگ سے واقف تھا کیسے نا جان پاتا

احراز آگے سے کچھ نا بولا بس خاموشی سے ٹیبل کو گھوڑتا رہا

دیکھو احراز یار بابا نے مجھے بتایا ہے سب اور تم دونوں کی وجہ سے سارے ہی بہت پریشان ہیں کیوں سب کو پریشان کیا ہوا ہے

اتنی بڑی تو بات ہی نہیں ہے اگر تم بھی اسی جگہ فیکٹری لگانا چاہتے ہو تو تم دونوں مل کر

http://novelshenovels.blogspot.com

کام کر لو ضروری تو نہیں کے الگ الگ لگاؤ (ازلان سنجیدگی سے سمجھا رہا تھا اسے

پڑ یار فرض کرو اگر میں مان جاتا ہوں تو کیا حماد مانے گا اور اگر وہ بھی مان جائے پھر بھی

ہمارا روز کسی نا کسی بات پر جھگڑا ہو گا کیوں کے ایک سلطنت میں دو بادشاہ تو نہیں رہ سکتے نا

(احراز نے اپنا مدعا بیان کیا

یار میں بات کروں گا بھائی سے بھی پلیز تم لوگوں کے بیچ جو تلخیاں ہیں انہیں ختم کر لو تم

لوگوں کی وجہ سے باقی رشتے بھی خراب ہو رہے ہیں (ازلان فکرمندی سے بول رہا تھا

ہوں میں کوشش کروں گا لیکن اگر حماد نے کچھ کیا تو میری ذمہ داری نا ہو گی

تم بتاؤ کیسا چل رہا ہے بزنیس (احراز نے بات بدلنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب

بھی رہا

-- ❤️❤️❤️

حورین اور مہر احراز کے ساتھ زمینوں پے آئی تھیں احراز تو کسی مزارعے کے ساتھ

بات کرنے لگ گیا جب کے وہ دونوں باغ کی طرف آ گئیں اور گھومتے پھرتے آموں

کے درختوں کی طرف آ گئیں

یار مہر وہ دیکھو کیریاں چلو اتارتے ہیں نا (حور پرجوش ہوتے ہوئے بولی

http://novelshenovels.blogspot.com

یار نہیں نا گر جایں گی (مہر نے حدشہ ظاہر کیا

کچھ نہیں ہوتا آجاؤ (حور لاپرواہی سے بولتی ہوئی چڑھنے لگی

جب کے مہر وہیں کھڑی تھی

حور نے ایک ٹہنی پڑ پاؤں رکھا لیکن وہ کمزور ہونے کی وجہ سے ٹوٹ گئی نتیجہ حور بی بی

ایک دل حراش چیخ کے ساتھ زمین بوس ہو چکی تھی

مہر پریشانی سے اسکی طرف بڑھی

حور زیادہ تو نہیں لگی اٹھو (مہر نے پریشان ہوتے ہوے کہا

مجھے بہت پین ہو رہی ہے مہر اٹھنے نہیں ہو رہا (حور نے روتے روتے کہا

کیا ہوا ہے حور اسطرح کیوں بیٹھی ہو (احراز شائد حور کی چیخ سن کر آیا تھا اور اب پوچھ رہا تھا

-مہر نے ساری بات بتائی

ح

دھیان سے چڑھنا تھا نا بچے اب اٹھو شاباش

بھائ نہیں اٹھنے ہو رہا بہت پین ہو رہی ہے (حور ہنوز روتے ہوے بولی جس پڑ احراز نے

http://novelshenovels.blogspot.com

اسے بازوؤں میں اٹھایا اور گاڑی کی طرف بڑھا جب کے مہر بھی ساتھ ہی تھی

❤❤❤_-

بابا آپ نے بلایا تھا

ازلان کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا جب کے حماد پہلے سے ہی وہاں موجود تھا

آو بیٹا میں نے کچھ بات کرنی تھی (بابا نے مسکراتے ہوئے کہا

جی بابا سب خیریت ہے (اس نے فکر مندی سے پوچھا

سب خیریت ہے بیٹے تم آو بیٹھو

ازلان بھی ایک صوفے پڑ بیٹھ گیا جب کے دوسرے پڑ حماد تھا اسنے آنکھوں میں اشارے سے پوچھا لیکن حماد نے لا علمی ظاہر کی

اب بیٹا میرے بعد اس گھر کے بڑے تم دونوں ہو تو میں چاہتا ہوں کے جو فیصلہ کروں تم لوگوں کی مرضی سے کروں

جی بابا آپ کا ہر فیصلہ منظور ہے آپ بولیں (حماد نے کہا جس کی ازلان نے بھی تائید کی

بیٹا بات یہ ہے کے ضرار نے مجھ سے مہر کی بات کی ہے احراز کے لئے مجھے تو کوئی عتراض نہیں ہے اپنے گھر کا بچا ہے بس تم دونوں کی رائے لینی تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

جی بابا مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے یقیناً وہ مہر کے لئے اچھا سا ثابت ہو گا (ازلان نے کہا جب کے حماد خاموش رہا

حماد بیٹا تم کیا کہتے ہو (اب کی بار انہوں نے حماد سے پوچھا

میں کیا کہ سکتا ہوں جیسے آپ کی مرضی (وہ اتنا کہتے ہوئے اٹھا اور کمرے سے نکل گیا

پتا نہیں کیا بنے گا اس کا مجھے تو بڑی فکر ہے اسکی (بابا نے پریشانی سے کہا

کوئی نہیں بابا میں سمجھالوں گا آپ فکر نا کریں (ازلان نے اپنا ہاتھ انکے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا

بس بیٹا تم ہو تو کوئی فکر نہیں پھر میں کر دیتا ہوں ہاں ضرار کو

ٹھیک ہے بابا (ازلان نے کہا

اور ہاں وہ ہماری حور بیٹی آج گری ہے اسکی خبر لی کے نہیں (بابا نے مسکراتے ہوئے پوچھا بیٹے کے دل کا حال وہ بھی جانتے تھے

بس بابا ابھی جاتا ہوں لیتا ہوں اسکی خبر (ازلان نے جھیمپتے ہوئے کہا

جلدی جاؤ یہ نا ہو کے وہ ناراض ہو جاے

❤❤❤❤ -

http://novelshenovels.blogspot.com

احراز اسے گھر لے آیا تھا اور ڈاکٹر کو بلایا تھا گرنے کی وجہ سے پاؤں کی ہڈی کافی متاثر ہوئی تھی تب سے سب گھر والے مہر اور اسی ماما بھی ادھر ہی تھے ابھی کچھ دیر پہلے گئے تھے اور اب اسکی ماما اسے دوائی کھلانے کی کوشش کر رہی تھیں جو کے وہ کھا نہیں رہی تھی تھک ہار کے وہ بھی چلی گیں

وہ آنکھیں موندے لیٹی تھی جب نوک کی آواز پڑ آنکھیں کھولیں تو ازلان کھڑا تھا

لگتا ہے لوگوں نے تو آج سیلاب لے کے آنا ہے (اسنے حور کی سرح آنکھوں پڑ چوٹ کی جو کے رونے کی غمازی تھیں

آپ کو کیا فکر آپ تو جایں اپنے کام کریں (حور نے خفگی سے کہ کر منہ موڑ لیا

ارے ناراض کیوں ہو رہی ہو دیکھو کس لایا ہوں (ازلان کے کہنے کے باوجود اسنے نہیں دیکھا

ازلان نے اسکے منہ کے آگے چوکلیٹ کی جسے اسنے فورا پکڑ لی یہ تو اسکی فیورٹ تھی

اچھا اب یہ بتاؤ میڈیسن کیوں نہیں کھا رہی کیوں تنگ کر رہی ہو چچی کو

بس میرا نہیں دل کرتا اتنی کڑوی ہوتی ہے (حور نے ناک چڑھاتے ہوے کہا

میرے پاس تمہارے لئے ایک افر ہے (ازلان نے سوچتے ہوے کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

کیسی افر (حور نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے پوچھا

یہی کے اگر تم میڈیسن کھالیتی ہو تو میں تمہارے فائدے کی ایک بات بتاؤں گا

پکی بات ہے اگر آپ اپنی بات سے مکر گے تو (حور نے تصدیق چاہی

پہلے کبھی مکرا ہوں

چلیں ٹھیک ہے مجھے منظور ہے (حور نے حامی بھر لی

حورین نے میڈیسن کھائی اور اب اس سے پوچھ رہی تھی

اب آپ کی باری بتایں کیا بات ہے (حورین نے دلچسپی سے پوچھا

میں نے بات کی تھی تمہارے بابا سے

پھر مان گئے کیا بابا (حورین نے بے چینی سے پوچھا جس پر ازلان کو وہ بہت کیوٹ لگی

بتایں بھی (حورین اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر دوبارہ بولی

ہاں مان گئے ہیں

سچ میں مان گئے (حور نے خوشی سے دمکتے چہرے کے ساتھ پوچھا

ہاں سچ میں اور اب تم آرام کرو کل ایک اور گڈ نیوز ملے گی تمہے (ازلان کہتے ہوئے اٹھ

کھڑا ہوا

http://novelshenovels.blogspot.com

کونسی نیوز ابھی بتایں نا (حور جلدی سے اٹھنے لگی لیکن چوٹ کی وجہ سے پھر لیٹ گئی

اس کے لئے تو کل کا انتظار کرو اوکے گڈ نائٹ (ازلان مسکراہٹ دباتے ہوئے کہتا باہر نکل گیا

جب کے حور سوچ میں پڑ گئی کے کیا نیوز ہو سکتی ہے

-- ❤❤❤

اور اگلے حور کو اس خبر کے بارے میں پتا چل گیا جب مہر اور احراز کے رشتے کی بات کی گئی حور تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی کے اسکی جان سے عزیز دوست اسکے گھر آ جائے گی

مہر اور احراز کی منگنی کے بجاے سیدھا شادی رکھی گئی مہر کے پیپرز کے بعد جو کے کچھ ہی دنوں تک تھے حور کا پاؤں پہلے سے بہتر تھا وہ ملازمہ کی مدد سے چلتی ہوئی مہر کے کمرے تک آئی

ارے حور تم یہاں مجھے بلا لیا ہوتا پاگل لڑکی (مہر نے حور کو دیکھا تو اسے سہارا دے کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے بولی

میں تمہیں مبارک دینے آئی ہوں مہر بہت بہت مبارک ہو تمہیں یار تمہیں نہیں پتا میں

http://novelshenovels.blogspot.com

کتنی خوش ہوں (حور خوش ہوتے ہوئے بولی

مہر آگے سے کچھ نہیں بولی بس خاموشی سے بیڈ شیٹ پڑ انگلی پھیرتی رہی

مہر کیا تم خوش نہیں ہو (حور نے مہر سے پوچھا

پتا نہیں یار پڑ یہ سب اتنا جلدی ہو رہا ہے کے میرا دل اسیپٹ نہیں کر پا رہا (مہر ہنوز بیڈ شیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

مہر دیکھو اگر تم بھائی کی وجہ سے ٹینس ہو تو وہ تمہارے سمیت ہم سب کو پتا ہے کے وہ کتنے اچھے ہیں اور اگر تم پھر بھی مطمئین نہیں ہو تو میں بھائی سے بات کرتی ہوں وہ آکر خود ہی تم سے بات کر لیں گے (حور نے آخری فقرہ مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا جس پڑ مہر نے اسے گھوری سے نوازا

اچھا یہ بتاؤ واپس کب جانا ہے (حور نے مہر سے پوچھا

شائد کل جایں (مہر نے جواب دیا

ٹھیک ہے پھر میں اپنی تیاری کر لوں گی

❤️❤️❤️❤️ ـ

حور اور مہر دونوں ازلان کے ساتھ شہر آگئیں تھی حور اور مہر کے پیپرز سٹارٹ تھے جس

http://novelshenovels.blogspot.com

کی وجہ سے ان دونوں کو کسی چیز کا ہوش نہیں تھا بس ہر چیز بھلائے پیپرز میں مصروف تھیں

حور نے تو پیپرز کے بعد ازلان کا افس جوائن کر لینا تھا جب کے مہر کی شادی تھی پیپرز کے 10 دن بعد

پیپرز ختم ہوئے تو دونوں کو ارد گرد کا کچھ ہوش آیا پہلے ایک ایک دن تو دونوں نے سونے میں گزارا اور پھر شاپنگ کی یاد آ گئی

دونوں نے ازلان کو پکڑا اور حوب چکر لگوائے شاپنگ کے

ازلان مجھے آپ سے بات کرنی ہے (حور ازلان کے کمرے میں آتے ہوئے بولی

یہ دیکھو میرے ہاتھ میں نہیں لے کر جا رہا تم دونوں کو شاپنگ کے لئے (ازلان نے با قائدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

کیوں نہیں لے کر جایں گے اب شادی ہو تو اتنی شاپنگ تو بنتی ہے نا (حور نے اپنے تیئں ایک اچھا جواب دیا

کتنی شاپنگ کرنی ہے تم لوگوں نے جو تم لوگوں کی مکمل ہی نہیں ہو رہی (ازلان نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے آپ کو نہیں لے کر جانا نا لیں کر جایں ہم لوگ ڈرائیور کے ساتھ چلی جایں گی

(حور نے غصے سے کہا

کوئی ضرورت نہیں ہے میں کچھ کام کر رہا ہوں وہ کر لوں پھر لے جاؤں گا (ازلان نے

سنجیدگی سے کہا جس پر حور منہ بسورتی چلی گئی

پھر جو ازلان انہیں شاپنگ پر لے کر گیا تو مغرب کے بعد ہی واپسی ہوئی

۔ ❤️❤️❤️

یار مہر بات سنو (مہر روم میں تھی جب حور آئی

ہاں بولو (مہر نے بالوں کو برش کرتے ہوے کہا

بھائی آے ہیں یار جلدی سے تیار ہو جاؤ انھوں نے تمھیں لے کر شاپنگ پے جانا

ہے (حور بیڈ پر بیٹھتے ہوے بولی

کون حماد بھائی آے ہیں کیا (مہر نے شیشے میں سے دیکھتے ہوے کہا

نہیں یار احراز بھائی آے ہیں (مہر کا برش کرتا ہاتھ یک دم ساکت ہوا

کیا مطلب وہ مجھے کیوں لینے اے ہیں (مہر آ کر بیڈ پر بیٹھی

کیا مطلب کیوں لینے آئیں ہیں برائیڈل ڈریس نہیں لینا کیا اب جلدی سے تیار ہو جاؤ

http://novelshenovels.blogspot.com

بھائی انتظار کر رہے ہیں (حور نے مہر کی حیرت دور کی

تم بھی جاؤ گی نا (مہر نے پریشانی سے پوچھا

ہاں میں بھی جاؤں گی اب جلدی جاؤ اور تیار ہو (حور نے کہتے ہوئے مہر کو ایک ڈریس نکال کے دیا

کچھ دیر بعد وہ تینوں مال میں تھے حور اور مہر ڈریس سلیکٹ کر رہیں تھیں

مہر یار کیا گونگی بن کے گھوم رہی ہو یہ ڈریس تمہارے لئے سلیکٹ کر رہی ہوں اور تم ہو کے کوئی جواب ہی نہیں دے رہی (حور نے جب مہر کو چپ چپ دیکھا تو غصے سے بولی

اب وہ کیا بتاتی کے وہ تو احراز کی وجہ سے چپ ہے

یہ کیسا ہو مہر (اب کی بار میں احراز نے ایک خوبصورت سا لہنگا مہر کو دکھاتے ہوئے پوچھا جو کے ریڈ کلر کا تھا اور اوپر گولڈن کا کام ہوا تھا

مہر نے حور کو تلاش کرنا چاہا جو کے شاپ کی دوسری طرف کھڑی کوئی ڈریس دیکھ رہی تھی

مہر کیا اچھا نہیں لگا (احراز نے مہر کو خاموش دیکھ کر دوبارہ پوچھا

ن نہیں بہت اچھا ہے (مہر جلدی سے بولی

http://novelshenovels.blogspot.com

ٹھیک ہے پھر یہ فائنل کر دیں (احراز نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جس پر مہر نے اثبات میں سر ہلایا

اتنے میں حور بھی ان تک آ گئی

کیا ہوا آیا کوئی پسند (حور نے آتے ہی پوچھا

ہاں یہ دیکھو کیسا ہے (احراز نے ڈریس حور کو دکھاتے ہوئے پوچھا

بہت پیارا ہے (حور نے خوش دلی سے کہا

پھر ان لوگوں نے ولیمے اور مہندی کے ڈریس فائنل کیے اور کافی دیر بعد گھر گئے

❤❤❤ ۔

ازلان یار پھر کب تک کا ارادہ ہے گاؤں آنے کا (احراز نے ناشتہ کرتے ہوئے ازلان سے پوچھا مہر اور حور بھی وہیں تھیں

بس ایک دو دن میں کچھ کام پینڈنگ پر ہیں وہ کر کے پھر آ جاؤں گا

پھر میں کل جا رہا ہوں گاؤں تو حور لوگ میرے ساتھ آ جاتی ہیں (احراز نے اس سے پوچھا

ٹھیک ہے پھر تم لے جاؤ ویسے میری کوشش تو یہی ہو گی کے کل تک ہو جایں کام

http://novelshenovels.blogspot.com

توٹھیک ہے تم کل تک کرلو ختم پھر ساتھ ہی چلتے ہیں سارے (احراز نے رائے دی جس پر سب ہی متفق تھے

پھر ازلان تو ناشتہ کر کے آفس چلا گیا جب کے احراز کو بھی کوئی کام تھا

اور اب صرف مہر اور حور رہ گیں تھیں جو کے اپنی پلاننگ کر رہیں تھیں

اور حور وہ تو ہمیشہ سے ڈانس کی شدائی تھیاور اب بھی روم لاک کر کے یہی کر رہی تھی

یار مہر میں تو تمہاری شادی میں یہ والے سونگ پے ڈانس کروں گی (حور گانا سلیکٹ کرتے ہوے بولی

یار تمہیں پتا ہے بھائی اور بابا کو نہیں پسند (مہر نے اسے سمجھانا چاہا

کچھ نہیں ہوتا یار نہیں پتا چلے گا کسی کو بھی اور اگر چل بھی گیا تو کچھ نہیں کہیں گے (حور نے لاپرواہی سے کہا جس پر مہر نے سر جھٹکا کیوں کے حور بی بی کبھی نہیں سدھر سکتی

-- ❤️ ❤️

حور مہر ازلان اور احراز چاروں اگلے دن ہی گاؤں آ گئے تھے مہر کو مایوں بیٹھا دیا گیا تھا جسکی وجہ سے وہ زیادہ تر کمرے میں ہی رہتی تھی اور حور اسکو کمپنی دیتی رہتی تھی

مہر کی خالہ اپنی پوری فیملی کے ساتھ حویلی آ چکی تھیں جن کی 2 بیٹیاں بڑی زینہ جو کے

http://novelshenovels.blogspot.com

شادی شدہ تھی اور چھوٹی بیٹی زمل جو کے مہر سے ایک سال چھوٹی تھی اور ایک بیٹا حمزہ تھا جو کے ابھی کنوارہ تھا

حالہ کی دونوں بیٹیاں فیشن کے مقابلے میں سب کو پیچھے چھوڑ گئیں تھیں جس کی وجہ سے ازلان اور حماد لوگوں نے کزن ہونے کے باوجود بس سلام دعا تک ہی بات چیت رکھی تھی

لیکن زمل بی بی تو جب بھی آتی ازلان کے ارد گرد منڈلاتی رہتی تھی جس سے ازلان کو کافی چڑ ہوتی تھی

اور اس بات کا سب کو ہی پتا تھا اور ازلان کا حوب ہی مذاق بنتا

آج مہر کی مہندی تھی اور مہندی سے پہلے نکاح رکھا گیا تھا مہر نے سی گرین اور یلو رنگ کا شرارا پہنا تھا ساتھ میں پھولوں کی جیولری ڈالے لایٹ سا میکپ کیا تا کے برات والے دن زیادہ روپ آے پر لایٹ میک اپ میں بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

اور حورا سنے بھی گرین اور پنک کلر کا شرارہ پہنا تھا اور نفاست کے ساتھ کیے گئے میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

اور نکاح کے وقت مہر کے ساتھ ہی تھی حور کوئی نا کوئی شرارت کر دیتی جس سے مہر روتے میں بھی مسکرا دیتی

نکاح کے بعد مہر کو اسٹیج پر لے جایا گیا کیوں کے نکاح ہو چکا تھا اسلئے بڑوں کی اجازت سے دونوں کی مہندی ساتھ رکھی گئی تا کے سب انجوے کر سکیں

حور مہر کو اسٹیج پر بیٹھا کر نیچے اتری تو نظریں یک دم ازلان کو ڈھونڈنے لگیں فنکشن اگر چہ مردوں اور عورتوں کا الگ الگ تھا حور نے سوچا شائد دوسری طرف ہو

اتنے میں اسے تائی امی نے بلا لیا

جی تائی

بیٹا دیکھو ذرا پھولوں کے گجرے اندر لاؤنج میں پڑے ہوں گے وہ تو لے آؤ ذرا

جی میں ابھی لے آتی ہوں

(حور کہتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی راہداری عبور کرتے ہوئے لاؤنج میں گئی گجرے والا ٹرے اٹھا کر پلٹی تو لاؤنج میں ازلان آتا دکھائی دیا جسکے چہرے پر تھکن کے آسار واضح تھے

ازلان آپ یہاں کیا کر رہے ہیں سب خیریت ہے (حور نے فکر مندی سے پوچھا

http://novelshenovels.blogspot.com

ہاں سب خیریت ہے بس سر میں درد ہو رہا ہے ایک کپ چائے بنا دو اور ساتھ میڈیسن بھی دے دینا (ازلان لاؤنج میں۔ پڑے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

میں یہ تائی امی کو دے آوں پھر آ کے بنا دیتی ہوں

حورین کے کہنے پر ازلان نے اثبات میں سر ہلایا

وہ تائی امی کو دے کر بتا آئی تھی اور آ کر ازلان کے لئے چائے بنائی اور اور میڈیسن لے کر جا کے اسے دی

تم نے آج بھی مہندی نہیں لگوائی (ازلان نے چائے کا سپ لیتے ہوئے اس سے پوچھا

آپ کو تو پتا ہے نا کے مجھے الرجی ہو جاتی ہو اور اگر لگوا لیتی تو پھر کچھ بھی انجوے نہیں کر سکتی تھی (حور دوسرے صوفے پے بیٹھتے ہوئے بولی

ہوں اچھا کیا

ارے باہر فنکشن چل رہا ہے اور آپ دونوں ادھر کیا کر رہے ہیں (ابھی ازلان بات کر رہا تھا کے زمل آ گئی بظاہر اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی لیکن اندر سے اسکا دل جل رہا تھا

ازلان اور حور کو ایک ساتھ دیکھ کر جو کے ازلان باخوبی جانتا تھا

جی بس وہ ازلان کو چائے بنا کے دے رہی تھی آپ کو کوئی کام تھا (حورین نے خوش دلی

http://novelshenovels.blogspot.com

سے کہا

کیوں ازلان کو کیا ہوا (زمل نے چہرے پڑ فکر مندی لاتے ہوے پوچھا

کچھ نہیں میرا دل کر رہا تھا چائے کا تو حور کو بولا (اس سے پہلے کے حور بولتی ازلان بول

اٹھا اور ازلان کی بات پڑ حور منہ کھولے حقا بقا دیکھ رہی تھی

اور زمل کے چہرے کے تاثرات دیکھنے والے تھے

میں ذرا باہر دیکھ لوں (حور اور زمل کو چھوڑ کر ازلان باہر نکل گیا

ازلان کے جانے کے حور بھی یہ یہ کہ کر کے

شائد مجھے کوئی بلا رہا ہے باہر چلی گئ

جب کے زمل غصے سے کھولتے دماغ کے ساتھ کھڑی رہ گئ تھی

اسے شروع سے ہی ازلان کی حورین کے ساتھ بے تکلفی بری طرح کھلتی تھی

پتا نہیں اس حورین میں ایسا کیا ہے کے ازلان میری طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا اس

حورین کا تو کچھ کرنا ہی پڑے گا (وہ سوچتی ہوئی باہر کی طرف بڑھی

ہنسی مذاق میں مہندی کا فنکشن اپنے عروج پڑ تھا

احراز کبھی اسٹیج پڑ آ کے بیٹھ جاتا تو کبھی دوسری طرف چلا جاتا

http://novelshenovels.blogspot.com

وہ انتظار کر رہا تھا کے کب اسٹیج سے لوگ کم ہوں اور وہ مہر سے بات کرے بلاخر لوگ کچھ کم ہوے تو

بہت پیاری لگ رہی ہو (احراز نے اسکے کان میں سرگوشی کی جس پر مہر کے چہرے پر حیا کے رنگ آ گئے

شکریہ (اسنے مسکراتے ہوے کہ کر سر جھکا لیا

آہم آہم ہم سب ادھر ہی ہیں ابھی (حورین نے انہیں دیکھ لیا تھا اور اب اسٹیج پر آ کے شوخ مسکراہٹ لئے بولی

جس پر احراز نے اسے گھوری سے نوازا

گھور کیوں رہے ہیں (حورین نے مصنوئی غصے سے پوچھا

تمہیں تو میں بعد میں بتاؤں گا (احراز نے بھی خفگی سے کہا جس پر حور نے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی

اسی طرح چھوٹی چھوٹی شرارتوں سے فنکشن اپنے اختتام کو پہنچا

تو حورین مہر کو کمرے میں لے آئی

چلو تم چینج کر لو اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہے تو مجھے بتاؤ میں پھر جاؤں (حورین نے اسکی

http://novelshenovels.blogspot.com

جیولری اتارتے ہوئے کہا

نہیں کسی چیز کی بھی ضرورت نہیں ہے پڑتم ادھر ہی رک جاؤ صبح چلی جانا(مہر نے التجایا لہجے میں کہا

پر مہر وہاں پر سمبل لوگ میرا انتظار کر رہی ہو نگی(حورین نے اپنی کزن کا نام لیا

یار اگر تم چلی گئی تو وہ زمل آ جائے گی میرے روم میں اور اگر وہ آگئی تو تم جانتی ہو نا اسنے خود سونا ہے اور نا مجھے سونے دینا ہے(مہر نے وجہ بتائی کیوں کے اسے بھی اپنی کزن کوئی خاص پسند نہیں تھی

ٹھیک ہے پھر میں رک جاتی ہوں اور ماما کو بتا دیتی ہوں کال کر کے (حور نے کہا جس پڑ مہر سر ہلاتے ہوئے واشروم کی طرف بڑھ گئی

اور حورین نے کال کر کے بتادیا کے وہ مہر کے پاس ہی رہے گی

دوسری طرف لڑکوں کا مہندی کے بعد اپنے فارم ہاؤس جو کے گاؤں سے تھوڑا ہی دور تھا ادھر پارٹی کا پلان تھا ازلان تو بہت خوش تھا لیکن حماد کی احراز کے لئے سرد مہری سب ہی محسوس کر رہے تھے

اگلے دن صبح ہوتے ہی دونوں حویلیوں میں ہلچل سی مچ گئی ہر کسی کو اپنی تیاری کی فکر تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

بیوٹیشن گھر ہی آگئی تھی مہر نے وہی لہنگا پہنا تھا جو احراز کی پسند تھا

سکن کلر کی شیر وانی پہنی تھی جسکے ساتھ ریڈ کلر کا کلہ تھا

مہر تو تیار ہونے کے بعد بلکل پری لگ رہی تھی بہت زیادہ روپ آیا تھا اس پہ

بارات آئی تو حور سیدھا مہر کی طرف آئی اور مہر کو دیکھ کر بے اختیار ماشاءاللہ بولا

بہت بہت پیاری لگ رہی ہو مہر ہمیشہ خوش رہو (حورین اسکو دیکھتے ہوئے بولی

شکریہ تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو (مہر نے مسکراتے ہوئے کہا

اچھا زیادہ باتیں نہیں کرو دلہنیں زیادہ بات نہیں کرتیں (حورین نے مصنوئی غصے سے کہا

جس پر مہر نے منہ بنایا تھوڑی دیر وہ مہر کے پاس ہی بیٹھی رہی پھر کسی کام سے باہر آئی

اور ازلان جو کسی سے فون پے بات کر رہا تھا حورین کو دیکھتے ہی بات کرنا بھول گیا

حورین نے پنک کلر کی فراق ڈالی ہوئی تھی جو کے بلکل باربی فراق کی طرح تھی اور پوری پھیلی ہوئی تھی

حورین گلابی فراق میں اپنی گلابی رنگت لئے بلکل باربی لگ رہی تھی

کیا ہوا اس طرح کیوں کھڑے ہیں (حورین نے اسکے قریب آتے ہی پوچھا اور وہ جو بلکل انہماک سے اسے دیکھ رہا تھا

یک دم چونکا اور موبائل کو دیکھا جو شائد بند ہو چکا تھا

آہاں کچھ نہیں (ازلان بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا

ویسے آج اس فنکشن کی لڑکیاں تو گیں کام سے (حورین نے شوخی سے کہا جس پر ازلان نے اسے بری طرح گھورا

اور حور ڈرنے کی ایکٹنگ کرنے لگی

(ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر زمل جل بھن رہی تھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا کے حورین کو غائب کردے ازلان کے پاس سے

کچھ دیر بعد مہر کو اسٹیج پر لایا گیا جو کے ازلان اور حماد لے کر اۓ تھے

دودھ پلائی اور مختلف رسموں کے بعد رحصتی کا مرحلہ آیا جو کے کسی بھی لڑکی کے لئے زندگی کا مشکل ترین موڑ ہوتا ہے

کیوں کے پوری زندگی ایک گھر میں رہ کر اپنے سگے رشتوں کو چھوڑ کر ایک ایسے انسان کا ہاتھ تھامنا جو آپ کے لئے بلکل انجان ہو بہت مشکل ہوتا ہے

رخصتی کے وقت مہر بہت زیادہ روئی اور سب کو رلا یا ازلان کی حالت بھی بری تھی

جان سے عزیز بہن آج اپنا گھر چھوڑ کر جا رہی تھی بچپن کی شرارتیں اور یادیں ایک فلم

http://novelshenovels.blogspot.com

کی طرح دماغ میں چل رہیں تھیں

بے شک گھر ساتھ ساتھ ہی تھے لیکن اب بدل جانا تھا سب کچھ کیوں کے اب رشتے بدل گئے تھے

اب وہ کئیں رشتوں سے منسلک ہو گئی تھی

--❤️❤️❤️

مہر رخصت ہو کر آگئی تھی ساری کزن جمع تھیں اور ہنسی مذاق کر رہیں تھیں

چلو بھئی سب اب کمرہ خالی کرو مہر بھی تھک گئی ہو گی (حورین کی ماما کمرے میں آتے ہوے بولیں

سب لوگ جب چلے گئے تو وہ آکر مہر کے پاس بیٹھ گئیں

بیٹا نئی زندگی شروع کر رہی ہو بہت بہت مبارک ہو (انہوں نے مہر کا ہاتھ تھامتے ہوے کہا

خیر مبارک (مہر نے مسکراتے ہوے آہستہ سے کہا

دیکھو مہر جب ایک لڑکی رخصت ہو کر اپنا گھر رشتے چھوڑ کر آتی ہے نا تو اسے بہت زیادہ

http://novelshenovels.blogspot.com

مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے

لیکن یہاں اگر تمہیں کوئی بھی مسلہ کوئی پریشانی احراز کی وجہ سے ہو یا کچھ اور تم مجھے بتا سکتی ہو

بیٹا تم جانتی ہو کے میں نے تم میں یا حورین میں کوئی فرق نہیں رکھا تم اور حورین دونوں میری بیٹیاں ہو (وہ رسانیت سے اسے سمجھا رہیں تھیں جب کے مہر کی اتنے پیار پر آنکھیں چھلک اٹھیں

مہر بیٹا کیا ہوا رو کیوں رہی ہو (انہوں نے پریشانی سے پوچھا

مہر نے نفی میں سر ہلایا اور بولی

بس سوچ رہی ہوں کے کتنی اچھی قسمت ہے میری ایک ماں کو چھوڑ کے آئی تو دوسری ماں مل گئی

چلو اب تم آرام کرو میں احراز کو بھیجتی ہوں (وہ نرمی سے کہتی ہوئیں اٹھی اور باہر نکل گئیں

http://novelshenovels.blogspot.com

❤❤❤ ۔

وہ اپنے کمرے میں ایزی چیئر پر جھول رہا تھا آنکھیں حد درجہ سرخ ہو چکی تھیں

اندر کی گھٹن اور بڑھنے لگی تو وہ جھٹکے سے اٹھا اور ٹیرس پر جا کے کھڑا ہو گیا

کافی دیر کھڑے رہنے کے بعد اچانک اسے اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا

وہ پیچھے مڑا تو حیرت کا شدید جھٹکا لگا حیرت کے ساتھ غصہ غالب آنے لگا

تم یہاں کیا رہی ہو (ازلان نے غصے کو قابو میں کرتے ہوئے سامنے کھڑی زمل سے پوچھا

کیا ہو گیا ہے ازلان کزن ہیں آپ میرے اور روم میں ہی آئی ہوں نا (زمل لاپرواہی سے بولی

کزن ہو تو کزن ہی رہو اور مجھے نہیں پسند کے کوئی اس طرح میرے روم میں اے اسلئے

http://novelshenovels.blogspot.com

تم جاسکتی ہو(ازلان نے دبے دبے غصے میں کہا

اچھاتو پھر ایک بات مجھے بھی بتادیں کے آگر آپ کو کسی کا اپنے روم میں آنا پسند نہیں ہے

تو وہ حورین کیوں آتی ہے آپ کے روم میں اسے تو کبھی نہیں روکا ہو گا آپ نے(زمل

نے بھی اپنے دل کی بھراس نکالی

مائنڈاٹ مس زمل حورین کوئی یاکسی میں شمار نہیں ہوتی وہ بہت عزیز ہے مجھے مل گیا

جواب اب دروازہ اس طرف ہے(ازلان نے غصے سے کہتے ہوے دروازے کی طرف

اشارہ کیا

جب کے زمل غصے سے پاؤں پٹختی چلی گئی

❤️❤️❤️ ---

لو بھئی اب تم لوگ کیوں کھڑی ہو ادھر(احراز اپنے کمرے کی طرف آیا پر ادھر حورین

اور کچھ کزنز کو دیکھ کر بولا

کیوں کا مطلب پیسے دیں گے اور پھر کمرے میں جانے دیں گے(حور بولی

کس کے پیسے کونسے پیسے اب کیا اپنے کمرے میں جانے کے لئے مجھے پیسے دینے پڑیں

http://novelshenovels.blogspot.com

گے (وہ حیرت سے بولا

جی اور اب جلدی کریں ہمارے پاس وقت نہیں ہے اگر پیسے نہیں دینے تو ہم آپ کی دلہن کو لے جاتے ہیں پھر بیٹھے رہیے گا (حورین نے کہا جس کی سب نے تائید کی اور احراز منہ کھولے دیکھ رہا تھا

ایسے کیسے لے جاؤ گے میری بیوی کو لے جاؤ گے چلو شاباش یہ لو تم لوگوں کے لئے کافی ہے)احراز نے 1000 کا نوٹ دیتے ہوئے کہا

کس زمانے میں ہیں آپ پچاس ہزار سے کم ایک روپیہ نہیں لیں گے ہم (حورین کی کزن نے کہا

پہلے ہی جیب خالی ہے میری یہ لو لے لو تم لوگ اس میں جو بھی ہے (احراز نے وولٹ نکال کے دیتے ہوئے کہا

حورین نے وولٹ پکڑ کے دیکھا جس میں کافی نوٹ تھے

کیا یاد کریں گے کتنی اچھی بہن سے پالا پڑا ہے جایں

(حورشان بے نیازی سے کہتی ہوئی سائیڈ پے ہوئی تو احراز اندر داحل ہوا اور دروازہ لاک کیا

http://novelshenovels.blogspot.com

سامنے بیڈ پر مہر بیٹھی تھی سر جھکائے

احراز نے سلام کیا جسکا جواب مہر نے سر ہلا کے دیا

بہت پیاری لگ رہی ہو (احراز نے کہتے ہوئے اسکا ہاتھ تھاما جو کے ہلکا ہلکا کپکپا رہا تھا

مہر کیا میں اتنا خوفناک ہوں کے تم دیکھی نہیں رہی میری طرف (احراز کے کہنے پر مہر نے فوراً اسکی طرف دیکھا

تو وہ شوخ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا مہر نے جھینپتے ہوئے نظریں دوبارہ جھکا لیں

احراز نے سائیڈ ٹیبل سے ایک باکس نکالا اور کھولا

اس میں خوبصورت گولڈ کی چین تھی جسکے اندر ڈائمنڈ لگا ہوا تھا

اجازت ہے (احراز کے پوچھنے پر مہر نے اثبات میں سر ہلایا

احراز نے اسے چین پہنای اور گویا ہوا

مہر تم زندگی کے ہر مشکل وقت میں مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی چاہے کچھ بھی ہو جائے جیسے بھی حالات ہوے تم ہمیشہ مجھے عزیز رہو گی اور میں چاہتا ہوں کے تم بھی ہمیشہ میرا ساتھ دو

http://novelshenovels.blogspot.com

دوگی نا میرا ساتھ (احراز کے پوچھنے پر اسنے اثبات میں سر ہلایا

اور احراز نے اسکے گرد اپنی باہوں کا حصار کھینچ لیا

۔

اگلے دن ولیمہ تھا جو کے بخیر و عافیت گزر گیا تھا سب مہمان اپنے اپنے گھروں کو سدھار

گئے بس کچھ رہ گئے تھے اور ان سب نے فارم ہاؤس جانے کا پلین بنایا

ازلان احراز مہر اور حور ایک گاڑی میں تھے جب کے باقی کزنز کچھ حماد کے ساتھ تھے

اور کچھ حمزہ کے ساتھ

جب وہ لوگ فارم ہاؤس پہنچے تو گیارہ بجے کا ٹائم تھا

وہ سب فارم کے ساتھ بنے گارڈن کی طرف بڑھ گئے جہاں طرح طرح کے پھول اور

پھل لگے ہوے تھے

یار آجاؤ پھل توڑتے ہیں (حورین نے مہر کو کہا

تم کیا اپنا پیچھلا تجربہ بھول گئی ہو (مہر نے جب وہ گری تھی تب کا یاد دلایا

اب ہر دفع تھوڑی نا گروں گی آجاؤ (حورین کہتی ہوئی آگے بڑھی اور درحت سے پھل

اتارنے لگی

http://novelshenovels.blogspot.com

کچھ دیر بعد وہ اپنا شوق پورا کر کے وہاں آ کے بیٹھی جہاں زمل لوگ بیٹھی ہوئی تھیں

حورین کیا ہر وقت بچگانہ حرکتیں کرتی رہتی ہو اب تم چھوٹی نہیں ہو جو اسطرح کی حرکتیں کرو(زمل نے حور کو دیکھتے ہوئے ناگواری سے کہا

جب کے حورین حیرت میں تھی کیوں کے آج تک اسے گھر میں کسی نے ایسا نہیں بولا تھا

پر زمل آپی میں نے کیا کیا ہے میں تو بس درخت سے پھل ہی اتار رہی تھی(حورین نے کہا پر شکل ایسی تھی کے ابھی آنسو نکل آیں گے

ہاں تو یہ تمہاری عمر تو نہیں ہے جو تم اسطرح کی حرکتیں کرتی پھر و کسی نے سمجھایا نہیں تمہیں(اب حورین کو کیا پتا کے زمل کو کس چیز کا غصہ ہے وہ بیچاری تو سارے قصے سے انجان تھی

زمل یہ تو ہر کسی کی اپنی اپنی نیچر ہوتی ہے کوئی اپنی لائف انجوے کرتا ہے اور کوئی دوسروں پر نظر رکھتے رکھتے اپنا ٹائم برباد کرتا ہے(مہر نے حورین کو دیکھتے ہوئے کہا کچھ کچھ تو وہ بھی واقف تھی زمل کی طبیعت سے

اور مہر کی بات سن کر زمل کے منہ کے زاویے بگڑ گئے

--

http://novelshenovels.blogspot.com

ابھی ان لوگوں کا ایک دن اور یہاں رہنے کا پلین تھا کچھ دیر باغ میں گھوم کر وہ سارے

آرام کی غرض سے فارم ہاؤس آ گئے

حورین کی بہن شمائل بھی آئی ہوئی تھی سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

حماد بھی ساتھ تھا پہلے ایک دو باتوں اسکے اور احراز کے درمیان اختلاف ہوا تھا

لیکن اب اسنے اپنا دل اخراز کی طرف سے صاف کر لیا تھا

پر احراز اسے حماد کو لے کر کچھ غلط فہمی ہو گئی تھی اور حماد اب بس وہی دور کرنا چاہتا تھا

رات کو کھانے کے بعد سب لکڑیاں جلائیں اور ووڈ فائر کے گرد دائرہ بنا کے بیٹھ گئے

چلیں جی اب سب باری باری گانا سنایں گے ریڈی ہیں سارے

(مہر اور شمائل کافی بنانے گیں تھیں جب وہ آیں تو حورین بولی وہ دونوں بھی ساتھ بیٹھ گئیں

ٹھیک ہے تو سب سے پہلے شروع کرتے ہیں حماد بھائی سے (حورین نے حماد کو دیکھتے

ہوے کہا

بھئ میں کیوں سب سے پہلے (حماد نے کہا

تو آپ بڑے ہیں نا اس لئے چلیں اب جلدی کریں (اب کی بار مہر نے کہا

میری زندگی سواری

مجھ کو گلے لگا کے

بیٹھا دیا فلک پے

مجھے خاک سے اٹھا کے

یارا تیری یاری کو

میں نے تو خدا مانا

یاد کرے گی دنیا تیرا میرا افسانہ

تیرے جیسا یار کہاں

کہاں ایسا یارانہ

حماد نے احراز اور ازلان کو دیکھتے ہوے سنایا

گانا ختم ہوتے ہی سب نے ہوٹنگ کی

http://novelshenovels.blogspot.com

بہت اچھے بھائی (مہر نے کہا

سب باری باری سنا رہے تھے اور داد وصول کر رہے تھے

چلیں جی اب مہر تمہاری باری (حورین کے کہنے پر مہر سب کی طرف دیکھا اور گانا شروع کیا

ملے ہو تم ہم کو

بڑے نصیبوں سے

چرایا ہے میں نے

قسمت کی لکیروں سے

تیری محبت سے سانسیں ملی ہیں

صدا رہنا دل میں قریب ہو کے

مہر نے گانا ختم کر کے احراز کی طرف دیکھا وہ شوخ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکے

چہرے پر گلال آنے لگا مہر نے چہرہ جھکا لیا

اب ازلان کی باری حورین نے مہر کے گانے کے بعد کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

اسنے ایک نظر حور کو دیکھا اور گانا شروع کیا

میں عشق اسکا

وہ عاشقی ہے میری

وہ لڑکی نہیں

زندگی ہے میری

آنکھوں میں ہے اسکا چہرہ

یادوں میں ہے اسکا پہرا

میں ہوں راہی وہ ہے منزل

کرنا ہے اب اسکو حاصل

ان دھڑکنوں میں باجے

اسکی ہی سرگم

وہ میری جانا ہے وہ میری جانم

وہ لڑکی نہیں زندگی ہے میری

http://novelshenovels.blogspot.com

اذلان نے گانا ختم کیا تو سب نے داد دی

ازلان کے موبائل پر بپ ہوئی دیکھا تو حورین کا میسج تھا

کون ہے وہ لڑکی ؟(میسج پڑھ کر ازلان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی

اسنے دیکھا حور اسی کی طرف دیکھ رہی ہے

اس نے کچھ سوچتے ہوئے میسج ٹائپ کیا

بس ہے کوئی تمہیں کیوں بتاؤں (میسج کر کے اسنے حور کی طرف دیکھا جو میسج ریڈ کر کے

اب منہ پھلا کے بیٹھ گئی تھی

پھر رات دیر تک وہ لوگ باتوں میں لگے رہے

❤❤❤ ـ

اگلی صبح ناشتہ کر کے وہ لوگ فارم ہاؤس سے تھوڑا دور آ گئے کھلی زمین تھی جسکی ایک

طرف کھائی تھی ان لوگوں کا ارادہ کرکٹ کھیلنے کا تھا پر ابھی کچھ کزنز نہیں تھے آے

حور چلتی ہوئی کھائی کی طرف آ گئی کچھ ہی دیر گزری ہو گی کے حماد آ گیا

ادھر کیوں کھڑی ہو حورین (حماد نے پوچھا

ایسے ہی میں نے سوچا جب تک باقی سب نہیں آ جاتے ادھر آ جاؤں

http://novelshenovels.blogspot.com

حورین مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے امید ہے تم میری مدد کرو گی کیوں کے میں نے

ہمیشہ تمہیں اپنی بہن سمجھا ہے (حماد نے کہتے ہوئے حورین کے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا

لیکن بیچ میں ہی احراز نے پکڑ لیا

حماد اپنی یہ حرکتیں کم سے کم فمیلی میں تو نا کرو اور حورین سے دور رہو (احراز نے دبے

دبے لہجے میں کہا

کونسی حرکتیں اور احراز میں نے اس دن بھی تم سے بولا تھا کے تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے

(احراز کے غصّے کے برعکس اس نے نرمی سے جواب دیا

وہ تو حورین سے کہنے آیا تھا کے احراز کو سمجھاے کے اپنے دل سے ساری تلخیاں نکال

دے پر وہ کیا کہ رہا تھا

بھائی کیا بول رہے ہیں آپ دونوں کیا ہوا ہے (حورین کو

سب جانتا ہوں اور غلط فہمی نہیں ہوئی مجھے کئی دفع اپنی آنکھوں سے تمہیں اس لڑکی کے

ساتھ دیکھا ہے اور پلیز میری بہن سے اپنی یہ اوچھی حرکتیں نا کیا کرو اور دور رہو ورنہ

ورنہ کیا بولو (وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بولا

حماد تو ایک لڑکی کی مدد کر رہا تھا اس کا باپ بیمار تھا بس کچھ دن ڈاکٹر کے پاس سے اسکا

http://novelshenovels.blogspot.com

علاج کرواتا رہااور ایک دو دفع بس اس آدمی کی خیریت پوچھنے گیااور اب احراز کی بات سن کر اسے بھی غصہ آگیا

احراز نے اسکا گریبان پکڑ لیا جب کے حورین چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

بھائی چھوڑیں کیا ہو گیا ہے آپ دونوں کو

مارنا چاہتے ہو مارو میں بھی دیکھوں کیا کر سکتے ہو

حماد کے کہنے پر اسنے اسکے گریبان کو جھٹکے سے چھوڑا

حماد پیچھے کی طرف لڑکھڑایا اور پتھر سے الجھنے کی وجہ سے ایک دم کھائی میں گرتا ہے

حور کی چیخ نکلتی ہے جب کے احراز پڑ تو سکتا طاری ہو جاتا ہے

ازلان جو کے اس طرف آرہا ہوتا ہے احراز کو دھکا دیتے اور حماد کو گرتے دیکھ لیتا ہے

وہ چلاتا ہے

بھائی (کچھ مزارعے جو کے زمینوں پر کام کر رہے تھے

حماد کو گرتے اور ازلان کی چیخ سن کر بھاگ کر آے

کھائی زیادہ گہری نہیں تھی لیکن حماد کا سر پتھر سے ٹکرانے کی وجہ سے لمحوں میں وہ لہو

http://novelshenovels.blogspot.com

لہان ہو گیا

ازلان جلدی سے کھائی کی طرف بڑھا کچھ اور لوگ ساتھ بڑھے

حماد کو جلدی سے اٹھا کے گاڑی میں ڈالے اور قریبی کلینک لے گئے

ڈ

سارے کزنز حیران تھے کے یہ کیا ہوا ہے اور حورین وہ تو جیسے سکتے میں آگئی تھی

مہر کا رو رو کر برا حال تھا

اور دوسری طرف ڈاکٹر نے چیک کیا اور ازلان کی طرف آے جسکی اپنی حالت بری تھی

دل تھا کے کچھ برا۔ ہونے کی گواہی دے رہا تھا

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پر رہا ہے کے چوٹ بہت گہری ہونے کی وجہ سے ان کی ڈیتھ ہو گئی ہے آپ حوصلہ رکھیں (ڈاکٹر کہتا ہوا آگے بڑھ گیا جب کے ازلان کے تو پاؤں کے نیچے سے زمین ہی کھینچ گئی تھی

شام تک پورے گاؤں میں کہرام مچ گیا تھا جوان موت ہوئی تھی ہر ایک کی آنکھ اشک بار

http://novelshenovels.blogspot.com

تھی

اور مہر اسکی تو رو رو کر حالت بری تھا

بھائی اٹھیں بھائی کیوں لیٹیں ہے ایسے اٹھ جایں بھائی آپ کی مہر مر جائے گی آپ کے بغیر (وہ رو رو کر اسکو اٹھا رہی تھی پر وہ تو دنیا سے غافل ہو گیا تھا کیسے سنتا اسے

حورین اور شائل اور انکی ماما بھی ادھر ہی تھیں

وہ بیگم مراد کو چپ کروا رہیں تھیں جو کے جوان بیٹے کی موت سے بار بار بے ہوش ہو رہی تھی۔جنازے کا وقت آیا۔ازلان میت کے قریب آیا۔وہ مرد تھا رو نہیں سکتا تھا پر وہ بے جان پڑا وجود اس کی عزیز ترین ہستیوں میں سے ایک تھا۔اور ازلان نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور ضبط کی انتہا کو توڑتے ہوئے دو آنسو اسکی آنکھوں سے ٹوٹ کر حماد کے چہرے پر پڑے۔تدفین کا وقت نکلا جا رہا تھا۔ازلان سمیت تین لوگوں کے کندھوں پر اس کے عزیز بھائی کو جنازہ کے لئے لے گئے

رات سب کی روتے بلکتے کٹی حماد کی موت کو دو دن ہو گئے تھے

سب کو وجہ پتا چل چکی تھی کے کیسے حماد کی موت ہوئی کیوں کے کچھ لوگوں نے احراز کو دھکا دیتے ہوئے دیکھا تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

جب مراد راؤ نے احراز سے پوچھا تو اسنے ساری بات بتا دی

لیکن ازلان اسکا تو بس نہیں چل رہا تھا کے احراز کی جان لے لے

ازلان مہر کے کمرے میں آیا

اسکے ہاتھ میں ٹرے تھی مہر جو کے بیڈ پے ٹیک لگاے بیٹھی تھی

ازلان کو دیکھتے ہوے سیدھی ہو کر بیٹھ گئ

کھانا کیوں نہیں کھا رہی ہو مہر (ازلان نے نرمی سے کہا

ویسے ہی بھوک نہیں تھی (مہر نے بیڈ شیٹ پر انگلی پھیرتے ہوے کہا پر ضبط کے باوجود آنکھیں چھلک اٹھیں

مہر ادھر دیکھو میری طرف ایسے تو بھائی کو تکلیف ہو گی نا رونا بند کرو شاباش (ازلان کے کہنے پر مہر اسکے سینے سے آ لگی اور ہچکیوں سے رونے لگی

مہر بس اب نہیں رونا (ازلان نے خود پر قابو پاتے ہوے کہا

مہر پیچھے ہو کر آنسو صاف کرنے لگی

اب بس اب کھانا کھاؤ (ازلان نے اسے خود کھانا کھلایا اور کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد چلا گیا

http://novelshenovels.blogspot.com

اور مر دانے میں مراد راؤ کے پاس گیا

بابا میں نے کال کر دی ہے کمشنر کو ساری ڈیٹیل دے دی ہے بس کچھ دنوں میں وہ لے جائے گی احراز کو (ازلان کے کہنے پر مراد راو کو جھٹکا لگا

ازلان یہ کیا کہ رہے ہو تم آج پنچایت بیٹھے گی تو اس میں میں احراز کو معاف کر دوں گا

بابا یہ آپ کیا کہ رہے ہیں آپ بھائی کے قاتل کو کیسے معاف کر سکتے ہیں (ازلان صدمے سے بولا

وہ ایک حادثہ تھا ازلان احراز کا قصور نہیں تھا اس میں تو سزا کس چیز کی ملے (انہوں نے ازلان کو سمجھانا چاہا

بابا آپ کیسے کہ سکتے ہیں کے اسکا قصور نہیں پنچایت آج بیٹھے گی اور اگر آپ نے اسے معاف کیا تو آپ اپنے دوسرے بیٹے کو بھی کھو دیں گے (اتنا کہتے ہوے وہ جھٹکے سے اٹھا اور باہر نکل گیا

ازلان کے جانے کے بعد مراد راؤ کرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند کر بیٹھ گئے ایک آنسو تھا جو چپکے سے ان کی آنکھوں سے نکل کر داڑھی میں جذب ہو گیا تھا

ابھی ایک بیٹے کے غم سے سمبھلے نہیں تھے کے اب دوسرے کی بات نے پریشان کر دیا

تھا

ہمیشہ خوش و خرم رہنے والے مراد راؤ کچھ ہی دنوں میں برسوں کے بیمار نظر آنے لگ گئے تھے

پر سب کے سامنے ابھی بھی وہ اپنے آپ کو مضبوط ثابت کر رہے تھے

کیوں کے اگر وہی ٹوٹ جاتے تو باقی سب کو کون سمبھالتا

۔ ❤❤❤

دوسری طرف حورین کی بہت بری حالت تھی جب سے اس نے حماد کو اپنی آنکھوں سے کھائی میں گرتے دیکھا تھا اس پر جیسے سکتا طاری ہو گیا تھا نہ وہ کچھ بول رہی تھی نہ رو رہی تھی اگر کوئی بلاتا تو خالی خالی نظروں سے دیکھتی رہتی تھی

سب کو اسکی فکر ہو رہی تھی مسز زوار کتنی دفع اسے سمجھا چکی تھیں پر وہ پھر بھی خاموش تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

حورین میری بہن پلیز کچھ کھالو (شمائل ابھی حورین کو کھانا کھلانے کی کوشش کر رہی تھی

ایک وہ تھی جو کبھی حورین کو حوصلہ دیتی تو کبھی مہر کے پاس جاتی

حورین کھاؤ اسے (اس نے اب کی بار سختی سے کہا کے شائد کھالے

لیکن وہ بولی تو اتنا

آپی حماد بھائی آپی حماد بھائی (وہ اتنا بول کے چپ کر گئی

اور شمائل کی طرف دیکھنے لگ گئی

گڑیا دیکھو جس کی جتنی عمر لکھی ہوتی ہے وہ تب تک ہی رہتا ہے

اور سب نے اک نا اک دن چلے جانا ہے نا اور تمہیں تو تائی امی کو سمبھالنا چاہیے نا اور تم خود ایسے کر رہی ہو

(شمائل حورین کو سمجھا رہی تھی پر اپنی آنکھوں سے اشک رواں تھے

حورین نے اپنے ہاتھوں سے اسکے آنسو صاف کیے اور بیڈ سے اٹھنے لگی

کہاں جا رہی ہو (شمائل نے اسے یوں اٹھتے دیکھ کر پوچھا

http://novelshenovels.blogspot.com

تائی امی کے پاس (حورین نے جواب دیا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی

جب کے شمائل اسے دیکھتی رہ گئی

حورین چلتی ہوئی لاؤنج تک آئی وہاں کسی کو نا پا کر وہ تائی امی کے کمرے کی طرف بڑھ گئی

دروازہ کھولا تو وہ سامنے ہی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے تسبیح پڑھ رہی تھی اور آنکھیں بند تھیں

وہ چلتی ہوئی بیڈ تک آئی اور ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی

آنسو بڑی تیزی سے آنکھوں سے نکل کر گال بھیگو رہے تھے سکتا ٹوٹ چکا تھا

حورین (انہوں نے نم لہجے میں کہا

تائی امی کس کی نظر لگ گئی ہمارے گھر کو ابھی تو اتنی خوشیاں آئی تھیں کیوں ہوا یہ تائی امی (حورین روتے ہوئے بولی

ہم کیا کہ سکتے ہیں بیٹا بس تقدیر میں یہی لکھا تھا یہ وقت تو میرا تھا جانے کا پر وقت کی ستم ظریفی دیکھو

اپنے جانے کی عمر میں اپنے لخت جگر کو سپرد خاک ہوتے ہوئے دیکھا (وہ بولتے بولتے رو پڑیں

http://novelshenovels.blogspot.com

تائی امی آپ نارویں ناہم بھائی کے لئے دعا کریں گے اگر ہم سب ایسے ہی روتے رہے تو بھائی کو تکلیف ہو گی (حورین نے ان کے آنسو صاف کرتے ہوے کہا

بیٹا جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا پر اب میں اس گھر میں کوئی بد مزگی نہیں چاہتی پر ازلان کو کون سمجھاے

کیا ہوا تائی امی کیا ہوا ہے ازلان کو (حورین نے فکر مند ہوتے ہوے پوچھا

بیٹا وہ کہتا ہے احراز کو سزا دلوا کے رہے گا اسنے تو پولیس کو بھی سب بتا دیا ہے

پر بیٹا نا تمہارے بڑے بابا ایسا چاہتے ہیں نا میں جیسا ہمیں حماد تھا ویسے ہی احراز ہے پر اس کو کون سمجھاے اور مہر اسکی تو اپنی حالت بری ہے اس طرح تو سالوں سے بنے رشتے خراب ہو جایں گے

(وہ بات کرتے کرتے رو پڑیں

تائی امی کچھ نہیں ہو گا آپ فکر نا کریں کچھ برا نہیں ہو گا (اس نے تائی امی کو دلاسا دیا پر اندر سے اسکا اپنا دل ڈر گیا تھا

کچھ دیر بعد وہ وہاں سے اٹھی اور اب اسکا رخ ازلان کے کمرے کی طرف تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

وہ بہت ساری ہمت متجمع کر کے ازلان کے کمرے کی طرف بڑھی تھی

جیسے ہی دروازہ کھولا وہ سامنے ہی آنکھیں موندے ایزی چیئر پے جھول رہا تھا اور کمرے میں فل اندھیرا کر رکھا تھا دروازہ کھلنے پڑ اسنے آنکھیں کھولیں اور حور کو دیکھتے ساتھ ہی آنکھیں دوبارہ موند لیں

ازلان (حورین نے پکارا لیکن وہ اسی طرح رہا البتہ جھولنا بند کر دیا تھا

حورین گھٹنوں کے بل بیٹھی اور ازلان کے گھٹنے پڑ ہاتھ رکھا

ازلان پلیز نا کریں ایسا (حورین کے کہنے پڑ ازلان نے آنکھیں کھولیں اور حورین کو دیکھا جسکی آنکھوں سے نکل کر آنسو تیزی سے اسکے گال بھیگو رہے تھے

حور جاؤ یہاں سے (اس نے بمشکل خود کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا اسکے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے

ازلان پلیز میں زندگی میں آخری بار کچھ مانگنے آئی ہوں مجھے نا امید نا لوٹایے گا معاف کر دیں بھائی کو اگر بھائی کو کچھ ہوا تو ہم سب مر جایں گے پلیز (وہ مسلسل روتے ہوئے بول رہی تھی

کچھ پل دونوں کے درمیان خاموشی رہی جیسے ازلان کی سرد آواز نے توڑا

http://novelshenovels.blogspot.com

جاؤ حورین میں نے معاف کیا اپنے بھائی کے قاتل کو (آج پہلی دفع اسنے حورین بولا تھا

حورین نے ازلان کو دیکھا جس کی آنکھیں شدت ضبط سے سرخ تھیں

حورین کچھ بولنے ہی لگی تھی جب ازلان دھاڑا تھا اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے

حورین میں نے کہا جاؤ یہاں سے (وہ اسکی دھاڑ سے سہم گئی تھی پھر یکدم وہاں سے اٹھ کر نکلتی چلی گئی

ازلان حورین کے جانے کے بعد بھی ویسے ہی بیٹھا رہا

کوئی اس سے پوچھتا کے اسکی دل کی حالت کیا تھی جان سے عزیز بھائی کو کھونے کا کتنا دکھ تھا

اور دکھ تو اس بات کا بھی تھا کے وہ ہستی جس کی اس نے ہمیشہ مانی تھی جو اسے خود سے زیادہ عزیز تھی

وہ اس کے بھائی کو مرتے ہوئے دیکھ رہی تھی پر روک نا سکی

اور اب بھی اسے اپنے بھائی کی فکر تھی بہت سی سوچوں کے در کھلے ہوئے تھے

وہ بہت مضبوط اعصاب کا مالک تھا زندگی کی ہر سختی کو جھیلنا آتا تھا اسے بلاخر کافی دیر بعد

http://novelshenovels.blogspot.com

اسکے ذہن نے ایک فیصلہ کیا

وہ جھٹکے سے اٹھا اور باہر نکل گیا اب اس کے قدم تیزی سے مردان جانے کی سمت بڑھ رہے تھے

وہ سیدھا بابا کے کمرے کی طرف گیا

بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے (وہ اندر داخل ہوتے ہوئے بولا

کرو میں سن رہا ہوں (مراد راؤ نے لمبی سانس لیتے ہوئے کہا

میں اپنی ایف آئی آر واپس لے لوں گا اور آپ بھی پنچایت میں جو کہنا چاہیں کہہ دیں (ازلان نے کہتے ہوئے انکی طرف دیکھا جن کے چہرے پر خوشی کی جھلک تھی

لیکن میری ایک شرط ہے بابا (ازلان کی یہ بات سن کر ان کے چہرے پر پریشانی واضح تھی

کیسی شرط (انہوں نے سوالیہ انداز میں پوچھا

نا مجھے احراز کو سزا دلوانی ہے نا مجھے جرگہ یا پنچایت بٹھانی ہے بابا مجھے صرف حورین چاہیے

صرف حورین (اسنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا اور اسکے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

اور مرادراؤ وہ تو گنگ تھے ان کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کے ازلان ایسی کوئی بات کرے گا

پر ازلان (کچھ دیر بعد وہ حیرت زدہ سے بولے

بابا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے اگر آپ کو نہیں منظور تو پھر جو میں کروں گا وہ آپ لوگ سوچ بھی نہیں سکتے

اتنا کہتے ہوئے وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا جب کے مرادراؤ سر تھام کر بیٹھ گئے

حورین ازلان کے کمرے سے بھاگتی ہوئی آئی اور اپنی حویلی کے لان میں آ کر قدرے سنسان گوشے میں بینچ پر بیٹھ گئی آنسو زارو قطار آنکھوں سے نکل رہے تھے دل میں ایک درد کی لہر اٹھی تھی زندگی میں پہلی دفعہ ازلان نے اس سے اتنے سرد رویے میں بات کی تھی وہ تو ابھی تک یقین ہی نہیں کر پائی تھی کے وہ ازلان ہی تھا وہ ازلان جو کسی کو بھی اس سے اونچی آواز میں بات نہیں کرنے دیتا تھا آج خود کا اپنا رویہ اتنا سرد تھا

وہ مسلسل روئے جا رہی تھی اپنے ارد گرد سے بیگانہ سردی کا موسم تھا

شام کے حل کے سائے گہرے ہو رہے تھے سردی بڑھ رہی تھی لیکن اسے کوئی فکر نہیں تھی روتے روتے اسکی ہچکی بندھ گئی تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

۔ ❤❤❤

شمائل کمرے میں تھی کہ اچانک اسے یاد آیا کے حورین تائی امی کے پاس گئی تھی اور

اب تو رات ہونے کو آئی تھی اسے فکر لاحق ہونے لگی

وہ چلتی ہوئی لاؤنج میں آئی تو فرحت بیگم بیٹھی ہوئی تھیں اور ہاتھ میں تسبیح تھی

ماما حورین کہاں ہے

بیٹا کمرے میں ہو گی اپنے کیوں کوئی کام ہے فرحت بیگم نے پوچھا

نہیں ماما وہ تائی امی کے پاس گئی تھی اور ابھی تک نہیں آئی (شمائل نے فکر مندی سے کہا

بیٹا باجی صفیہ کے پاس سے تو میں ابھی آ رہی ہوں وہاں تو نہیں ہے حورین اور نا ہی مہر کے

پاس تھی (وہ پریشانی سے بولی

بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ وہ (ابھی وہ کچھ اور بولتیں ملازمہ آئی اس کے چہرے کی ہوا یاں

اڑی ہوئیں تھیں

کیا ہوا ہے نگین یہ تمہارے چہرے پر ہوا یاں کیوں اڑی ہوئیں ہیں (فرحت بیگم نے

صوفے سے اٹھتے ہوئے پریشانی سے کہا

وہ آپ چلیں میرے ساتھ (ملازمہ کے کہنے پر وہ اسکے ساتھ گئیں

ازلان اپنے کمرے میں تھا شام سے۔ گھٹن حد سے زیادہ ہونے لگی تو اٹھ کر کمرے سے ملحقہ ٹیرس پر آ گیا اور ریلنگ پر ہاتھ ٹکا کر کھڑا ہو گیا

ذہن میں بہت سی سوچیں گردش کر رہی تھیں اچانک اسکی نظر دوسری حویلی کے لان میں پری

وہ چونک گیا قدرے سنسان گوشے میں کوئی ہیولا نظر آ رہا تھا پر وہ سمجھنے سے قاصر تھا کے یہ کون ہے

ابھی کچھ ہی پل گزریں ہونگے کے لان کی لائٹ آن ہوئیں اور اگلے ہی لمحے وہ ٹھٹک گیا

وہ بے سدھ پڑا وجود کسی اور کا نہیں حورین کا تھا درد کی اک لہر اٹھی تھی دل نے کہا بھاگ کے جاؤ اپنے دل کے مکین کے پاس محبت کی دیوی اسکی منت کر رہی تھی

لیکن دماغ کہہ رہا تھا کے وہ اسکے بھائی کی موت کی برابر ذمہ دار ہے

دماغ اپنی دلیلیں دے رہا تھا اور محبت کی دیوی اسکی منت کر رہی تھی

دل اور دماغ دونوں کی جنگ ہو رہی تھی وہ یک ٹک نظریں جمائے سامنے اس عزیز ہستی کو دیکھ رہا تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

جس کے پاس اب شمائل اور فرحت بیگم ملازمہ کے ساتھ کھڑی تھیں اور حورین کو اٹھا کر اندر لے جانے کی کوشش کر رہی تھیں وہ اسے اندر لے کر جا رہی تھیں جو بلکل بے سدھ تھی ارد گرد سے بیگانہ

ازلان کو اسے اس حالت میں دیکھ کر تکلیف ہو رہی تھی دل کہ رہا تھا بس ایک دفع چلے جاؤ اسکے پاس لیکن دماغ دل پر حاوی ہو رہی تھی

--❤❤❤

شمائل اور فرحت بیگم جلدی جلدی نگین کے پیچھے گیں لان میں دیکھا تو حورین کا وجود بے سدھ پڑا تھا وہ جلدی سے آگے بڑھیں

حورین کو اٹھایا اور اندر لے گیں

احراز نے ڈاکٹر کو فون کر کے بلایا

ڈاکٹر چیک کر رہا تھا جب کے سب پریشانی سے کھڑے تھے

ڈاکٹر چیک کر کے ان سب کی طرف متوجہ ہوا

بہت زیادہ ٹینشن اور کسی صدمے کی وجہ سے یہ بیہوش ہو گئی ہیں کوشش کریں مزید انہیں کوئی ٹینشن نا دیں ورنہ ان کا نروس بریک ڈاؤ نبھی ہو سکتا ہے ابھی تو میں کچھ

http://novelshenovels.blogspot.com

میڈیسن لکھ دیتا ہوں

جی ڈاکٹر صاحب ہم کوشش کریں گے کے اب یہ کوئی ٹینشن نا لیں

چلیں میں چلتا ہوں پھر اگر ان کی حالت مزید خراب ہوئی تو آپ مجھے انفارم کر دیں ہو سکتا ہے انہیں ہسپتال ایڈمٹ کرنا پڑے (ڈاکٹر نے اگاہ کیا

بہت شکریہ ڈاکٹر صاحب (احرازان کو چھوڑنے چلا گیا جب کے شائل پاس ہی بیٹھ گئی حورین کے

اور فرحت بیگم بھی

پتا نہیں حورین کو کیا ہو گیا ہے ہمارے گھر کو تو نظر ہی لگ گئی ہے کسی کی

ہنستا بستا گھر اجڑ گیا ہمارا (شائل روتے ہوۓ بولی اور حورین کو دیکھا جس کی حالت بری تھی

سرخ و سفید رنگ زرد پڑ چکا تھا

بس بیٹا تقدیر میں یہی تھا اور ہونی کو کون ٹال سکتا ہے بس اب دعا یہی ہے کے اور کچھ برا نا ہو اس گھر میں (فرحت بیگم نے نم لہجے میں کہا

ماما آپ ایسا کریں اپنے کمرے میں چلی جایں میں ہوں ادھر (شائل نے کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

نہیں بیٹا میں ادھر ہی رہوں گی

تمہیں پتا ہے حورین کو بیماری کی حالت میں میری ضرورت ہوتی ہے (فرحت بیگم کے کہنے پر شمائل چپ ہو گئی

تم جاؤ جا کر سو جاؤ میں ادھر ہی ہوں (انہوں نے شمائل کو کہا جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی اٹھ گئی

۔ ❤❤❤

ازلان کو پوری رات نیند نہیں آئی تھی بےچینی حد سے زیادہ تھی لیکن وہ خود کو مضبوط رکھے ہوئے تھا

ابھی وہ ناشتہ کر کے مردانے کی طرف جا رہا تھا کے پیچھے سے مہر کی آواز آئی

وہ روکا اور مڑا

بھائی جلدی چلیں ابھی نگین نے بتایا ہے کے حورین رات کو بیہوش ہو گئی تھی (مہر پریشانی سے بولی

جب کے ازلان ابھی بھی چپ رہا

بھائی چلیں نا پتا نہیں حورین کی کیسی حالت ہے (وہ فکر مند تھی اسکے لئے

http://novelshenovels.blogspot.com

مہر آپ اپنے کمرے میں جاؤ(وہ بولا بھی تو بس اتنا اور یہ بولتی وقت اسے اپنی آواز گہری کھائی سے آتی ہوئی معلوم ہو رہی تھی

پر بھائی آپ کیسے

مہر میں کیا کہ رہا ہوں کمرے میں جایں اپنے (مہر کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ درشت لہجے میں بولا

مہر بے یقینی سے اسے دیکھتی رہی اور پھر اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی

جب کے ازلان خود پے قابو پاتا مر دانے کی طرف بڑھ گیا

وہ تیزی سے مردان خانے میں موجود بابا کے کمرے کی طرف جا رہا تھا

جب دستک دینے کے لئے اٹھا ہاتھ اندر سے آتی آواز کی وجہ سے ہوا میں ہی رہ گیا

-- ❤❤❤

احراز ابھی مراد صاحب کے پاس آیا تھا بات کرنے

کیوں کے کل کی حورین کی حالت اور گھر کے حالات کے بعد اس نے کچھ سوچا تھا

بڑے بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے (احراز نے کہا

کیا بات ہے بیٹے (انھوں نے نرمی سے کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

بڑے بابا میں نے سوچا ہے کے (اتنی بات کر کے وہ چپ ہو گیا

کے کیا؟ انہوں نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

بڑے بابا میں نے سوچا ہے کے مجھے کچھ دنوں کے لئے حورین کو لے کر یہاں سے چلے

جانا چاہیے

پر بیٹا کیوں (انہوں نے وجہ پوچھ

کیوں کے بڑے بابا حورین کی حالت خراب ہے بہت اور ہم سب کے رشتوں میں بھی

بہت سی غلط فہمیاں آچکی ہیں جو کے پہلے جیسے ہونے میں کافی وقت لگے گا

اور ازلان کو بھی دکھ ہو تا رہے گا اگر میں یہاں رہا کیوں کے وہ مجھے قصوروار سمجھتا ہے

اور غلطی کہیں نا کہیں میری ہے بھی اسلئے

اور جہاں تک بات مہر کی ہے تو اگر وہ میرے ساتھ جانا چاہے گی تو بھی اسکا فیصلہ ہو گا اور

اگر وہ ادھر رہنا چاہے گی تب بھی

میں بس آپ سے پوچھنے آیا ہو بڑے بابا کے میں چلا جاؤں حورین کو ساتھ لے کر (احراز

نے ساری بات کہ کر انکی طرف دیکھا جن کے چہرے پر سوچ کی لکیریں تھیں

میرے خیال میں بھی یہ ٹھیک رہے گا اور مہر سے میں پوچھ لوں گا بیٹا جیسے اسکی مرضی

http://novelshenovels.blogspot.com

ہوئی(کچھ لمحوں بعد انہوں نے کہا

جب کے باہر کھڑے ازلان کے دماغ میں نئی سوچوں کے در کھل گئے تھے پیشانی کی رگیں تن گئی تھیں اور مٹھیاں بھینچ گئی تھیں

ازلان غصے کی شدت سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا ۔کمرے میں آکر دھاڑ کی آواز سے دروازہ بند کیا۔دماغ غم اور غصے کی شدت سے پھٹ رہا تھا ۔

یک دم اسکی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے پکچر فریم پر پڑھی ۔ارسلان نے ایک جھٹکے سے اسے ہاتھ مار کر زمین بوس کر دیا

شیشہ ٹوٹ چکا تھا

فرش پر ہر طرف کانچ کے ٹکرے پھیلے ہوئے تھے فریم کے از لان کے ہاتھوں سے نکلنے والی خون کی بوندیں اس پکچرپڑ گر رہی تھیں ازلان کی نظر فریم میں محفوظ پکچر پر پڑھی ۔وہ اس فریم کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

اس نے اس تصویر کو اٹھانا چاہا

تبھی ایک کانچ کا چھوٹا سا ٹکڑا از لان کی انگلی میں چھب گیا۔از لان کے دل

http://novelshenovels.blogspot.com

و دماغ میں جو جنگ چھڑی ہوئی تھی

اس کے آگے تو یہ تکلیف کچھ بھی نہیں تھی ۔اس نے زخمی ہوتے ہاتھوں کی

پرواہ کیے بغیر فوٹو فریم کو اٹھا لیا۔ہاتھوں سے نکلنے والی خون کی بوندیں ازلان

کی تکلیف کا ثبوت دے رہی تھیں

۔ازلان پکچر کو یک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔پکچر میں اس کے ساتھ مہر اور حور

موجود تھیں

جو ایک خوشگوار یاد کو اجاگر کرتی تھی ۔شدت گریہ سے ازلان کی آنکھیں

سرخ ہو رہی تھیں ۔اچانک ہی اس کی آنکھوں کے سامنے اک منظر گھوم گیا۔

مہر یہ دیکھو یہ پھول ازلان کو پسند آیں گے نا

یار نہیں یہ نہیں پسند بھائی کو یہ وائٹ لی لی پسند ہیں

کیا ہو رہا ہے کس کو کیا نہیں پسند)ازلان ہاتھ میں کیمرہ لیے ان کی طرف آیا

اور پوچھا تھا

بھائی یہ دیکھیں حور آپ کے لئے پھول لائی ہے اور میں کب سے یہ سمجھا

رہی ہوں کہ یہ پھول

http://novelshenovels.blogspot.com

ہاں ہاں یہ پھول تو مجھے بہت پسند ہیں)ازلان نے مہر کی بات کاٹتے ہوئے کہا

جب کہ مہر حیران سی کھڑی تھی جس پر ازلان نے اس طرف دیکھتے ہوئے

اپنی آنکھیں دبا ی تو مہر کو بات سمجھ آئ

بھائ ویسے ایک تصویر تو ہونی چاہیے نہ کہ آپ کے پسندیدہ پھولوں کے

ساتھ)مہر نے ازلان کو چھیڑتے ہوئے کہا

جس پر اس نے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی

ہاں ازلان آیں تصویر لیتے ہیں تینوں)حور نے بھی کہا اور پھر تینوں نے اس

خوبصورت لمحے کو کیمرے میں قید کر لیا

مسلسل موبائل کی رنگ بجنے کی وجہ سے وہ حال میں لوٹا

اپنے ارد گرد بکھری چیزوں پر نظر پڑی تو اندر کی گھٹن اور زیادہ بڑھنے لگی

اس نے موبائل اور کی چین اٹھائیں اور باہر کی طرف بڑھ گیا

❤❤❤---

ساری رات بے ہوش ہونے کے بعد اس کی آنکھ کھلی تو اپنے پاس ماما کو بیٹھے

پایا

http://novelshenovels.blogspot.com

کچھ دیر تو اسے لگی سمجھنے میں کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا لیکن چند ہی لمحے

لگے اس کے ذہن کو بیدار ہونے میں

حورین بیٹا تم ٹھیک ہو ؟)فرحت بیگم نے پریشانی سے پوچھا

پر اس نے کوئی جواب نہ دیا اور ان کی طرف خاموشی سے دیکھتی رہی

فرحت بیگم نے اس کی حالت کو سمجھتے ہوئے مزید کوئی پوچھ گچھ نہیں کی

کہتی ise حورین تم فریش ہو جاؤ میں تمہارے لئے ناشتہ لے کر آتی ہوں)وہ

ہوئی باہر کی طرف بڑھیں

جب کے حور نے ان کے جاتے ہی دوبارہ آنکھیں موند لیں ذہن پھر سے کل

والی باتوں پر چلا گیا تھا

رکے ہوئے آنسو پھر سے جاری ہو گئے تھے کچھ ہی لمحوں بعد دروازے پر

ناک ہوا اس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے اتنے میں احراز کمرے میں

آ چکا تھا

حور سیدھی ہو کر بیٹھ گئ

احراز اس کے پاس ہی بیٹھ کر بیٹھ گیا اور حورین سے بات کرنے کے لیے

http://novelshenovels.blogspot.com

الفاظ تلاش کر رہا تھا جب کہ وہ خاموشی سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ

کو دیکھ رہی تھی

حورین بیٹا میں نے آپ سے کچھ بات کرنی تھی

حورین نے کوئی جواب نہ دیا وہ خاموشی سے احراز کی بات کرنے کا انتظار کر

رہی تھی

بیٹا میں نے حالات کے پیش نظر کچھ سوچا ہے یہ تم بھی جانتی ہوں کہ ہمسب

لوگ کتنے قریب تھے)وہ اتنا کہہ کر ایک دفعہ پھر چپ ہو گیا ایسے لگ رہا تھا

جیسے اسے بولنے میں مشکل ہو رہی ہو

کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد وہ پھر سے بولا

ہم سب نے بہت سارا وقت ایک ساتھ گزارا ہے مجھے نہیں لگتا کہ شاید ہی

کبھی اس طرح کے لمحات دوبارہ ہماری زندگی میں آئیں جو تلخیاں جو رنجشیں جو

احتلافات اب ہمارے رشتوں میں آچکے ہیں اس کے اور تمہاری حالت کی پیش

نظر کچھ سوچا ہے میں نے

کیوں کہ تمہاری ایسی حالت نہیں ہے کہ تم اور تکلیف برداشت کر سکو اور ہم

http://novelshenovels.blogspot.com

سب نہیں چاہتے کہ کسی اور مشکل کا سامنا کرنا پڑے

وہ بول کر پھر ایک دفعہ چپ ہو گیا جب کہ حور شش وپنج میں مبتلا تھی کہ

احراز کیا کہنا چاہتا ہے

بھائی آپ کیا کہنا چاہتے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا)حور نے الجھن سے کہا

میں نے سوچا ہے کہ میں تمھیں لے کر یہاں سے کچھ عرصہ کے لئے چلا

جاؤں کیوں کے یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم یہاں رہیں تو تمہاری

حالت اور بگڑ سکتی ہے)اس کی بات سن کر وہ گو مگو کی کیفیت میں آ گئ

آنکھیں یکلخت آنسوؤں سے لباب بھر گئیں

احراز اسے خاموش دیکھ کر ایک دفعہ پھر گویا ہوا

حورین کوئی تم پر زبردستی نہیں ہے جو تمہارا فیصلہ ہو گا ہم سب کو منظور ہو گا

تم سوچ لو کہ تم نے کیا کرنا ہے)احرار نے اسے چپ دیکھ کر کہا اور اس

کے سر پر ہاتھ رکھتا باہر چلا گیا

جب کے وہ تو سکتے میں آ گئی تھی

❤️❤️❤️ - - -

http://novelshenovels.blogspot.com

ازلان گھر سے گاڑی لے کر نکل آیا تھا وہ بہت ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا اور بے مقصد سڑکوں پر گھوم رہا تھا

دل اور دماغ کی مسلسل جنگ سے تنگ آ چکا تھا

ابھی اس کی نظر اپنے مسلسل بجتے فون کی طرف بڑھی

نمبر دیکھا تو بابا کا تھا اس نے گہری سانس لیتے ہوئے کال پک کر لی

ازلان کہاں ہو تم بیٹا کب سے کال کر رہا ہوں)فون میں مراد راؤ کی پریشان سی آواز ابھری

ابھی وہ کچھ بولنے ہی لگا تھا کے نظر بلکل اسکی گاڑی کے سامنے آتے بچے پڑ پڑی

ازلان نے بچے کو بچانے کے لئے جلدی سے گاڑی کو دوسری طرف موڑا جو کے سیدھا جا کر درحت میں لگی ازلان کا سر بری طرح ڈیش بورڈ سے ٹکرایا تھا اور کچھ ہی لمحوں بعد وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا تھا

ہاسپیٹل کے کمرے میں مراد راؤ ضرار راؤ اور احراز کھڑے تھے اس وقت. ازلان تقریبا ہوش میں آگیا تھا۔

http://novelshenovels.blogspot.com

بیٹا کیسا محسوس کر رہے ہو اب (مراد صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سفقت سے کہا

بہتر ہوں بابا پریشان نہ ہوں آپ (ازلان نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا

بیٹا درد تو نہیں ہو رہی (مراد صاحب کے پیچھے ہوتے ہی ضرار نے پوچھا

نہیں چاچو (اس نے مختصر جواب دے کر آنکھیں موند لیں جیسے مزید کوئی بات نہ کرنا چاہتا ہوں

اور اس سب میں احراز کو مکمل نظر انداز کیا

ازلان کو زیادہ چوٹیں نہیں لگی تھیں سر پر چوٹ لگی تھی جو کے زیادہ گہری نہ تھی اس وجہ سے ڈاکٹر نے دو گھنٹے بعد ہی اسے چھٹی دے دی

وہ سب ازلان کو لے کر کچھ دیر میں گھر آ گئے

ازلان بیٹا تم ٹھیک ہو نا زیادہ تو نہیں لگی نہ (ازلان کی ماما نے فکر مندی سے پوچھا

وہ اس وقت اذلان کے کمرے میں اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں

میں ٹھیک ہوں ماما آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں (اس نے انہیں مطمئن کرنا چاہا

بیگم مراد کے دل میں hof سا پیدا ہو گیا تھا جب انہوں نے ازلان کے ایکسیڈنٹ کی خبر

http://novelshenovels.blogspot.com

سنی

تب سے وہ مسلسل ٹینشن میں تھیں اور اب ازلان کو اپنے سامنے دیکھ کر تھوڑا حوصلہ ہوا تھا لیکن اس کے سر کی چوٹ کو دیکھ کر وہ فکر مند ہو گئیں تھیں

بیٹا اب اٹھنا نہیں تم نے یہ نہ ہو کہ آپ گر جاؤ کہیں ابھی چوٹ کی وجہ سے چکر آیں گے

(ماما آپ کیوں اتنی فکر کر رہی ہیں میں ٹھیک ہوں اب کچھ نہیں ہوتا

ازلان نے ان کی اتنی فکر مند پر مسکراتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے بیٹا میں مہر کو بھیجتی ہوں اگر کسی چیز کی ضرورت ہے تو اسے بتاؤ(بیگم مراد ne اٹھتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے ماما

ماما باہر گیئں تو اسنے آنکھیں موند لیں کچھ ہی دیر بعد کھٹکے کی آواز پر اسنے آنکھیں کھولیں تو مہر کھڑی تھی

ارے مہر آو نا(ازلان نے مسکرا کر کہا کیوں کے اسکی سرخ آنکھیں رونے کی چغلی کھا رہی تھیں

بھائی آپ ٹھیک ہیں نا(مہر نے ازلان کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

http://novelshenovels.blogspot.com

میں ٹھیک ہوں مہر آپ پریشان نا ہوں (ازلان نے کہا

مہر نیچے منہ کیے بیڈ شیٹ پر انگلی پھیر رہی تھی

مہر ب ادھر میری طرف دیکھو بیٹا (ازلان نے اسکی تھوڑی پکڑ کر منہ اونچا کرتے ہوے کہا

آپ رو رہی تھی (ازلان نے خفگی سے کہا

ازلان کے پوچھنے پر مہر کی آنکھیں بھر آیں اور اگلے ہی لمحے وہ اذلان کے سینے سے لگی ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی

مہر کیا ہو گیا ہے میں ٹھیک ہوں (ازلان نے اس کے کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا

بھائی میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی مجھے لگا حماد بھائی کی طرح آپ کو بھی نہ کھو دوں (مہر نے ہچکیوں کے درمیان بات مکمل کی

اچھا اب تو میں ٹھیک ہو نہ ہو اب تو آپ کے سامنے ہوں دیکھو مجھے کچھ بھی نہیں ہوا اب چپ کرو ورنہ میں نے آپ سے ناراض ہو جانا ہے (ازلان نے اس کو خود سے الگ کیا اور اس کے آنسو صاف کرتے ہوے کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

چلو اب سمائل کرو

مہر نے سمائل کی جس پر ازلان نے مسکراتے ہوئے۔اسکے بال بکھیرے

ڈیٹس لائک مائے سسٹر)thats like my sister

اچھا آپ آرام کریں اب (مہر نے اٹھتے ہوئے پردے سارے آگے کیے اور باہر لائٹ

آف کرتی باہر نکل گئی

جب کے ازلان آنکھیں موند کے لیٹ گیا اور شائد یہ دوائیوں کا اثر تھا کے وہ جلد ہی نیند

کی وادیوں میں اتر گیا

❤❤❤ ۔

حورین کو جب سے پتا چلا تھا وہ مسلسل رو رہی تھی دل مسلسل بے چین تھا حالانکہ احراز

نے بتایا بھی تھا کے اب ازلان ٹھیک ہے لیکن اسے پھر بھی یقین نہیں آرہا تھا

اب سب کو یہ فکر تھی کہیں اسکی طبیعت رونے کی وجہ سے زیادہ خراب نا ہو جائے ابھی

اسے پتا چلا کے ازلان آگیا ہے

تو وہ جلدی سے اسکے کمرے کی طرف بڑھی

دروازہ کھولا تو سامنے ہی وہ بیڈ پر سویا ہوا نظر آیا

http://novelshenovels.blogspot.com

حورین چلتی ہوئی بیڈ تک آئی

اسکو دیکھ کر آنسو گال بھیگونے لگے

ازلان کے ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی رنگ زرد ہو رہا تھا

سوتے ہوے اسکے نقوش جو پچھلے کئیں دنوں سے ہر وقت تنے رہتے تھے اس وقت بلکل نارمل تھے بلکل مسوم لگ رہا تھا وہ

حورین نے ہاتھ بڑھا کر اسکی پیشانی پر بندھی پٹی پر پھیرا

آپ کو کیا ہو گیا ہے ازلان آپ ایسے کیوں ہو گئے ہیں

آپ آپ کو کچھ ہو جاتا اگر تو آپ کی حور کہاں جاتی کیسے زندہ رہتی (وہ روتے ہوے سوے ہوے ازلان سے مخاطب تھی جو دنیا جہاں سے غافل ہو کر سو رہا تھا

آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے اور حور کی آنکھوں سے نکل کر ازلان کے ہاتھ پر گر رہے تھے

حورین ازلان کا اس دن کا رویہ بھولی نہیں تھی

کچھ دیر اور وہ اسکے پاس بیٹھی رہی اور پھر اسکے اٹھنے سے پہلے ہی واپس آگئی

http://novelshenovels.blogspot.com

❤❤❤ ۔

مہر آکر اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی رکے ہوئے آنسو پھر سے جاری ہو گئے تھے

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کے کیا کرے اب کیا ہو گا اسکے اور احراز کے رشتے کا

کیا وہ ایک ایسے شخص کے ساتھ رہ لے گی جسکو اسکا بھائی قاتل سمجھتا ہے

کیا وہ اپنے بھائی کی بات مان کر احراز جو کے اسکا شوہر ہے اسے چھوڑ دے گی

سر درد سے پھٹا جا رہا تھا سمجھ نہیں آ رہا تھا کے کیا کرے

اسکی زندگی میں تو خوشیاں آنے سے پہلے ہی لوٹ گئیں تھیں

اور دوسری طرف احراز اپنے کمرے میں بیٹھا وہ مسلسل سوچ رہا تھا اپنے اور مہر کے رشتے کے بارے میں

ازلان جتنے غصے میں ہے وہ جانتا تھا کے وہ کبھی بھی مہر کو واپس نہیں بھیجے گا اور یہ رشتہ حتم کرے گا

اور کیا مہر بھی ایسا چاہے گی وہ بھی چھوڑ دے گی اسے

اور اگر یہ یہاں سے حورین کو لے کر چلا گیا اور مہر نا گئی تو وہ مہر کو ہمیشہ کے لئے کھو دے گا

http://novelshenovels.blogspot.com

مختلف سوچوں کے در کھلے ہوئے تھے اسنے پریشانی سے اپنی پیشانی مسلی

اس نے سوچ لیا تھا کے اب مہر سے بات کرے گا

-- ❤❤❤

کیسی طبیعت ہے اب بیٹے (ابھی رات کے وقت مراد صاحب ازلان کے کمرے میں اس سے اسکی طبیعت پوچھ رہے تھے

ٹھیک ہے بابا (اذلان نے انکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

بابا میں نے آپ سے کچھ بات کی تھی (کچھ لمحوں بعد ازلان نے کہا

ازلان کوئی اور راستہ نہیں نکل سکتا (ان کے لہجے میں التجا تھی

بابا ہے نا میں نے کہا تھا نا اگر آپ کو نہیں منظور تو دوسری شرط بھی ہے پر وہ آپ سب کے لئے زیادہ مشکل ہو گی (اذلان نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا

کچھ دیر کمرے میں خاموشی چھائی رہی جسکو مراد راؤ کی آواز نے توڑا

ٹھیک ہے کرتا ہوں بات میں ضرار سے

بابا انکو یہ بھی بتا دیجئے گا میں کل ہی نکاح کرنا چاہتا ہوں (ازلان کی بات پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئے

http://novelshenovels.blogspot.com

ازلان اتنی جلدی کیسے تم ٹھیک تو ہو جاؤ(انہوں نے اسے سمجھانا چاہا

بابا جلدی والی کونسی بات ہے کرنا تو پھر کل کیوں نہیں اور میں چاہتا ہوں کے میں جلد از جلد یہ نکاح کرلوں (ازلان کے کہنے پر وہ چپ کے چپ رہ گئے

آج کے حادثے سے وہ ڈر گئے تھے اور اسی وجہ سے انہوں نے ازلان سے حامی بھری تھی کے شائد اس سب سے اور حورین کے ساتھ سے وہ پہلے کی طرح ہو جائے شائد حورین اسے سمبھال لے

لیکنا نھیں یہ نہیں تھا پتا کے جو ہم سوچتے ہیں ہمیشہ وہ نہیں ہوتا

مراد۔راؤ ضرار راؤ اور احراز تینوں اس وقت مردان خانے میں بیٹھے ہوے تھے

مراد راؤ کسی نقتے کو گھور رہے تھے جیسے بات کرنے کے لئے الفاظ تلاش کر رہے ہوں

بھائی صاحب سب خیریت ہے آپ کچھ بات کرنا چاہتے تھے (بلا خر ضرار راؤ نے ہی اس خاموشی کو توڑا

ہاں سب خیریت ہے (وہ اتنا کہ کر چپ ہو گئے

http://novelshenovels.blogspot.com

ضرار میں اگر آج تم سے کچھ مانگوں تو دو گے

(کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ بولے تھے اور لہجے میں التجا سی تھی

بھائی صاحب کیسی باتیں کر رہے ہیں میرا سب اپکا ہی تو ہے (ضرار صاحب نے انکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوے اپنائیت بھرے لہجے میں کہا

ضرار میں حورین بیٹی کو ازلان کے لئے مانگنا چاہتا ہوں (انہوں نے ضرار راؤ کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوے کہا

جب کے ضرار صاحب اور احراز تو بلکل حیران تھے ان حالات میں تو وہ اس بات کی توقع کر ہی نہیں سکتے تھے

بھائی صاحب حورین آپ کی ہی بیٹی ہے لیکن حالات تھوڑے ٹھیک ہو لینے دیں (انہوں

http://novelshenovels.blogspot.com

نے اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوے کہا

میں جانتا ہوں لیکن ازلان یہ چاہتا ہے میں تو خود پریشان ہوں کے وہ کرنا کیا چاہتا ہے

)مراد صاحب نے پریشانی سے پیشانی مسلتے ہوے کہا

ازلان کہتا ہے لیکن کیوں بڑے بابا مطلب پہلے تو اسنے کبھی نہیں ذکر کیا اس سب کا(اب

کی بار احراز بولا

جب سے حماد والا حادثہ ہوا ہے تو تب اس نے مجھے بولا تھا کے اگر ہم سب چاہتے ہیں

کے اور کوئی بدمزگی نا ہو تو اسکا نکاح حورین سے کرنا ہو گا ورنہ دوسری صورت میں وہ کچھ

بھی کر سکتا ہے

ان کی بات سن کر ضرار راؤ نے بے اختیار لب بھینچے

دیکھو ضرار مجھے لگتا ہے

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کے ازلان کی بات ماں لینے سے شائد رشتوں میں جو دوریاں آگئی ہیں وہ ختم ہو جایں گی اور میرے خیال میں حورین ہی وہ واحد ہے جو ازلان کو سمبھال سکے (مراد راؤ نے سمجھانا چاہا

میرے خیال میں بھی بابا یہ ٹھیک رہے گا شائد اس سے ہم سب میں جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں وہ ختم ہو جایں (احراز نے بھی تائید کی

بھائی صاحب مجھے کچھ وقت درکار ہے سوچنے کے لئے اور پھر حورین کی مرضی کے بغیر تو کچھ نہیں ہو سکتا نا (ضرار صاحب نے کہا

ضرار ازلان کا کہنا ہے کے اسے ایک دن کے اندر اندر نکاح کرنا ہے اور سچ پوچھو تو آج کے واقع کے بعد میں بہت پریشان ہو گیا ہوں اور جہاں تک حورین کی بات ہے

http://novelshenovels.blogspot.com

تو مجھے امید ہے کے وہ ہم سب کے فیصلے کا پاس رکھے گی پھر بھی اگر اسے کوئی اعترض ہوا

تو وہ اسکا حق ہے اور ہم میں سے بات کرنے کی بجاے مہر اور شائل اس سے بات کریں تو زیادہ بہتر ہو گا (انہوں نے رسان سے سمجھایا

ٹھیک ہے بھائی جان حورین آپ کی بیٹی ہے آپ کو پورا حق ہے اسکے لئے فیصلہ کرنے کا اور ازلان اسے میں جانتا ہوں

میرا بیٹا ہے وہ مجھے کوئی اعترض نہیں اس پر اور احراز کو بھی نہیں ہو گا (انہوں نے کہتے ہوے احراز کی طرف دیکھا جو کے انکی

دیکھ کر مسکرا رہا تھا

مراد راؤ کو اک سکون سا مل گیا تھا ضرار کی رضامندی سن کر

کچھ دیر اور باتیں کرنے کے بعد احراز اور ضرار صاحب چلے گئے تو مراد راؤ نے پر سکون

http://novelshenovels.blogspot.com

ہو کر آنکھیں موند لیں

❤❤❤ --

مہر بابا کے کہنے پر حورین کے پاس آئی تھی

اسکے کمرے میں آئی تو سامنے ہی وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی مہر کو دیکھتے ہی اٹھ کر بیٹھ گئی

آو نا مہر (اس نے بمشکل مسکراتے ہوے کہا

مہر حورین کے کہنے پر آ کر اسکے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئی

کیسی طبیعت ہے اب (مہر نے پوچھا

ٹھیک ہوں پہلے سے اب تو ازلان کیسے ہیں (حورین کے لہجے میں بے چینی تھی

ٹھیک ہیں بھائی پہلے سے (مہر نے کہا

حورین تم سے بات کرنی تھی (مہر نے تھوڑا جھجھکتے ہوے کہا

ہاں کرو نا

حورین اگر اس گھر کے بڑے تمہارے لئے کوئی فیصلہ لیں تو کیا تمہیں ان کا فیصلہ منظور ہو گا (مہر کے کہنے پر حور نے حیرانی سے دیکھا

http://novelshenovels.blogspot.com

کیا کہنا چاہتی ہو مہر صاف صاف بولو نا (اس نے الجھتے ہوئے کہا

حورین اس گھر کے بڑوں نے ازلان بھائی کے ساتھ تمہارے نکاح کا فیصلہ کیا ہے

(مہر کے کہنے پر حور پر تو گویا آسمان گر گیا ہو جب کے مہر اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھی

مہر یہ کیا کہہ رہی ہو میں اور ازلان کیسے اور ازلان کو۔ پتا چلا تو وہ تو فورا منع کر دیں گے

(حور اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے بولی

حورین بھائی نے ہی کہا ہے سب کو بھائی خود چاہتے ہیں یہ (مہر نے اسے اگاہ کیا

لیکن مہر ایسا کیسے ممکن ہے میرا تو سر سوچ سوچ کر پھٹا جا رہا ہے (حورین نے بے بسی سے کہا

تم سوچ لو حورین اور تم خود بھائی کو جانتی ہو پر یہ یاد رکھنا کے سب کو تم سے ہاں کی امید ہے

پر مہر (حور نے کچھ کہنا چاہا پر مہر نے اسکی بات کاٹ دی

تم ٹینشن نا لو ورنہ طبیعت خراب ہو جائے گی حورین بس سب کچھ اچھا ہو گا

اور اب تم آرام کرو میں چلتی ہوں (مہر کہتی ہوئی اٹھی اور اسکا گال تھپتھپا کر باہر نکل گئی

http://novelshenovels.blogspot.com

جب کے حور سوچوں کے بھنور میں پھنس گئی

❤❤❤ ۔

مہر راہداری عبور کر کے دوسری حویلی کی طرف جارہی تھی کے پیچھے سے اخراز کی آواز آئی

مہر رکو (مہر نے آواز سن لی تھی پر رکی نہیں

مہر رکو مجھے تم سے بات کرنی ہے (اب کی بار اخراز نے سختی سے کہتے ہوے اسکا بازو پکڑ لیا

چھوڑیں مجھے نہیں کرنی میں نے آپ سے کوئی بات (مہر نے کہتے ہوے اپنا بازو اخراز کی گرفت سے آزاد کروانا چاہا لیکن اسکی گرفت مضبوط تھی

مہر میری بات سنو کب تک تم یونہی ادھر رہو گی اپنے گھر نہیں آنا کیا (گرفت کے برعکس لہجہ نرم تھا

کچھ وقت کچھ وقت تو دیں احراز کے جو سب کچھ ہمارے ساتھ ہوا وہ بھول جائے مجھے اور جب وہ سب مجھے بھول گیا تو تب میں بھی آجاؤں گی (مہر نے کہتے ہوے اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد کروایا جو اسنے کر بھی دیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

http://novelshenovels.blogspot.com

احراز کو وہی چھوڑ کر وہ اپنی حویلی کی طرف چلی گئی

❤❤❤ ۔

اگلے دن جمعہ تھا اور نکاح جمعے کی نماز کے بعد رکھا گیا تھا جب سب جمعہ کی نماز ادا کر کے آئے تو بس قاضی کا انتظار تھا

ازلان نے بلیک کھدر کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور اوپر براؤن کلر کی شال لی ہوئی تھی داڑھی تھوڑی بڑھی ہوئی تھی جس میں وہ اور بھی وجیہہ لگ رہا تھا

اور دوسری طرف حورین جو کے ٹینشن کی وجہ سے پوری رات سو نہیں سکی تھی وہ ازلان کا اس دن کا سخت رویہ ہی نہیں بھول پا رہی تھی

اور اب بھی اگر وہ ویسا ہی رہا تو

اور اس تو آگے سوچتے ہی اسکی جان نکل رہی تھی

حورین چلو شاباش یہ کپڑے ڈال لو ابھی تھوڑی دیر تک قاضی صاحب آتے ہونگے

(شمائل کمرے میں آتے ہوے بولی

جب کے حورین حیران تھی

شمائل آپی کیا مطلب ہے آپکا مہر نے تو بولا تھا کے میں سوچ کے جواب دوں تو پھر یہ کیسے

http://novelshenovels.blogspot.com

ہو سکتا ہے (وہ حیران ہوتی بولی

حور میری پیاری بہنا اب کیا کہ سکتے ہیں ازلان کی ضد ہے اور حالات بھی ایسے ہیں

اسلئے سب جلدی جلدی ہوا

اب تم جلدی سے چینج کر آو قاضی صاحب آتے ہوں گے (شمائل نے بت بنی حور کے

ہاتھ میں کپڑے تھمائے

وہ واشروم کی طرف بڑھ گئ

وہ چینج کر کے آئ تو تب تک مہر بھی آ چکی تھی

شمائل اور مہر نے اسکا ہلکا پھلکا میک اپ کیا جس میں بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو (ان دونوں نے اسے دیکھ کر بے ساختہ کہا

کچھ ہی دیر میں قاضی صاحب آ گئے ازلان کی طرف سے ہو کر

اور اب حور کی باری تھی

حورین ضرار ولد ضرار راؤ کیا آپ کو اذلان مراد ولد مراد راؤ کی زوجیت میں حق مہر

ایک کروڑ سکہ رائج الوقت یہ نکاح قبول ہے

(قاضی صاحب بول رہے تھے جب کے حور کی آنکھوں کے سامنے تو بچپن سے لے کر

http://novelshenovels.blogspot.com

اب تک سارے ازلان کے ساتھ گزارے گئے خوبصورت لمحات یاد آرہے تھے

اور اب اپنی پوری زندگی کے اختیارات اسی شخص کو دینا

کچھ دیر جب وہ نا بولی تو احراز نے اسے باہوں کے حلقے میں لیا

حورین بولو بیٹا(اسنے پیار سے بلایا

حورین نے ضبط کی انتہا کو چھوتے ہوے کہا

قبول ہے(اور یہی اسکے آنسو ساری حدیں توڑ جڑ نکل گئے تھے

پھر دوسری اور تیسری دفع قبول ہے بولتے ہوے وہ ہچکیوں کے ساتھ رو دی تھی

اور اپنے ساتھ دوسروں کی آنکھیں بھی نم کر گئی

نکاح ہوتے ہی حورین ہچکیوں کے ساتھ رو دی اور اپنے ساتھ سب کی آنکھیں نم کر گئی

روتے روتے ہی وہ احراز کی باہوں میں جھول گئی

حورین حورین(مہر اور شائل جلدی سے آگے بڑھی

سب ایک دم پریشان ہو گئے حورین کو اٹھانے کی کوشش

منہ پے پانی کے چھینٹے مارے تو اسنے ہڑبڑا کر آنکھیں کھول دیں

اور پاس بیٹھی مہر کو دیکھ کر اسکے گلے لگ کے رو دی

http://novelshenovels.blogspot.com

حورین چپ کرو یار کیا ہو گیا ہے (مہر اسکے بال سہلاتی ہوئی بولی

پر حورین پر کوئی اثر نہیں تھا وہ مسلسل رو رہی تھی

دل میں ڈر غالب آرہا تھا اک دھڑکا سا لگا ہوا تھا دل میں کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی

جب دل ہلکا ہوا تو خود ہی مہر سے الگ ہوئی

چلو شاباش اب رونا نہیں پہلے ہی رو رو کر بھوتنی لگ رہی ہو (شمائل نے اسکے پھیلے ہوے کاجل کی وجہ سے کہا

جس پر حورین مسکرا بھی نا سکی

کچھ کھاؤ گی حورین (مہر نے بیڈ سے اٹھتے ہوے پوچھا

نہیں دل نہیں کر رہا (حورین نے اداس لہجے میں کہا

کیوں دل نہیں کر رہا نا تم نے رات کو کچھ کھایا ہے اور نا صبح (شمائل نے اسے گھورتے ہوے کہا

آپی سچ میں دل نہیں ہے جب دل ہوا کھا لوں گی (حورین نے شمائل سے کہا

اچھا ٹھیک ہے

مہر تائی امی نہیں آئیں

http://novelshenovels.blogspot.com

(حورین نے شمائل کے جاتے پوچھا

نہیں اب انہوں نے تمہارا ویلکم بھی تو کرنا تھا نا آخر ان کی چہیتی جو ہو (مہر نے مگن سے انداز میں کہا

اور حورین اسکی تو رنگت ہی متغیر ہو گئی تھی مہر کی بات سن کر

کیا مطلب ویلکم ابھی تو صرف نکاح ہوا ہے نا (حورین کو سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کے کیسے بات کرے

حورین میری بہن دیکھو صرف نکاح نہیں رخصتی بھی طے ہوئی ہے

آج ہی اور بس اس گھر سے اس گھر ہی تو جانا ہے نا

(مہر نے اسکی حالت کے پیش نظر ہلکے پھلکے انداز میں کہا

مہر تم نے تو کہا تھا نکاح ہو گا پھر کیسے میں نے نہیں کرانی مہر تم تو سمجھو

(حورین نے روتے ہوئے مہر کے ہاتھ پکڑے

جب کے مہر سوچ میں پڑ گئی کے اب کیا کرے

مہر میں کیا کروں یہ سب اتنی جلدی ہو رہا ہے کے میرا دماغ قبول ہی نہیں کر رہا اس سب کو

http://bestnovelscollection.blogspot.com

(وہ ہنوز روتے ہوئے بولی

اچھا میں کرتی ہوں بات تم چپ کرو پلیز (مہر نے اسے دلاسہ دیا اور خود باہر چلی گئی

اس نے جا کے بابا سے بات کی انہوں نے بھی بات کر کے دیکھ لی لیکن حورین نامانی اور

جب ازلان کو معلوم ہوا

تو وہ بابا کو یہ کہ کر میں آتا ہوں

اندر کی جانب چل دیا

مہر اور شائل اسے سمجھا سمجھا کے تھک گئی تھیں لیکن وہ رونے کے ساتھ مسلسل انکار کر

رہی تھی

دروازے پر نوک ہوا تو تینوں نے دروازے کی جانب دیکھا

مہر اور شائل آپ کو شائد باہر بلا رہے ہیں (ازلان نے فوری طور پر بہانہ بنایا

وہ دونوں سر ہلا کر باہر کی جانب بڑھنے لگیں

پر حورین نے مہر کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا

مہر نے اسکی طرف دیکھا اسکی آنکھوں میں التجا تھی بے بسی تھی

اور پھر ازلان کی طرف دیکھا جو کے مہر کے جانے کا منتظر تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

اس نے نرمی سے حورین کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے چھڑایا اور باہر نکل گئی

جب کے حورین مہر کے جاتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی

ازلان نے دروازہ بند کیا اور قدم بہ قدم چلتا اس سے دو قدم کے فاصلے پر کھڑا ہو گیا

حورین کو دیکھا جس نے سکن کلر کی فراک کے ساتھ ریڈ کلر کا دوپٹہ لیا ہوا تھا

چہرہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا میک اپ پورا پھیل چکا تھا

جب کے حورین وہ تو اسکے بولنے کا انتظار کر رہی تھی آج اک نیا رشتہ جڑ گیا تھا اسکے ساتھ

اس سے شرم بھی بہت آ رہی تھی

کیوں نہیں بات مان رہی سب کی (بلا آخر وہ بولا لیکن آج اسکا لہجہ اجنبیت لئے ہوے تھا

حورین نے بس ایکدفع نظریں اٹھا کے اسے دیکھا پر بولی کچھ بھی نہیں

کیا پوچھ رہا ہوں میں (اب کی بار اسکے لہجے میں سختی تھی

کر تو لی ہے آپ نے اپنی مرضی اب کیا میرا اتنا حق بھی نہیں ہے

(اب کی بار حورین بھی چپ نا رہی اور آنسو پھر سے بہنے شروع ہو چکے تھے

حورین کی بات سنتے ہی ازلان نے اسے دونوں بازوں سے پکڑ کے اپنی طرف کھینچا

کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے (حورین نے اپنے آپ کو چھوڑاتے ہوے کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

دل ایسے تھا جیسے ابھی باہر آجائے گا

ازلان نے اس کے بازوں پر اپنی گرفت اور مضبوط کر دی

حورین بیگم کونسے حق کی بات کر رہی ہو تم شائد تم بھول رہی ہو

کے ابھی کچھ دیر پہلے تم نے اپنے سارے حقوق میرے نام کر دیے ہیں تو پھر کون سے

حق کی بات کرنی ہے تم نے۔اسلئے چپ چاپ سب کی بات مانو اور چلو

(وہ اسکے بازوؤں پے اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوے بول رہا تھا

جب کے حورین اسکی گرفت سے نکلنے کے لئے مسلسل مزاحمت کر رہی تھی

نہیں مانوں گی میں کسی کی بھی بات کرلیں آپ نے کرنا ہے (حورین بھی بے خوفی سے

اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی

ٹھیک ہے تم اپنی مرضی کرو پھر پر یہ یاد رکھنا تمہارا پیارا بھائی کل کا سورج نہیں دیکھ سکے گا

اور اسکے بعد تم تو ویسے ہی میرے نکاح میں ہو پھر جو میں تمہارے ساتھ کروں گا وہ تم

سوچ بھی نہیں سکتی

(وہ غرا کے بول رہا تھا آنکھوں سے شولے نکل رہے تھے اور اسکی انگلیاں جیسے حورین

کے بازوؤں میں دھنس گئیں تھیں

http://novelshenovels.blogspot.com

اور حورین وہ تو اسکی باتیں سن کر سکتے میں آگئی تھی

اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے دس منٹ کے اندر نیچے آو ورنہ پھر کل کے لئے تیار رہنا

(ایک جھٹکے سے اسے چھوڑ تا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا جب کے حورین تو کسی ہارے ہوے جواری کی طرح نیچے بیٹھتی چلی گئی

بازوؤں پر اسکی انگلیوں کے نشان تھے آنکھوں سے زارو قطار آنسو بہ رہے تھے

ازلان کے جانے کے بعد حور وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی دل کے سارے حدشات سہی نکلے تھے

جس چیز سے ڈر لگ رہا تھا وہی ہو گئی تھی اگر وہ ازلان کی بات نا مانے تو پھر جو وہ کہ کر گیا ہے

وہ ضرور کرے گا اتنا تو وہ اسے جانتی تھی کے اگر وہ کسی ضد پے آ جائے تو وہ کام کر کے رہتا ہے

اور اگر اسکی بات مان لی تو وہ کیا کرے گا اسکے ساتھ جو اسے اس کے کمرے میں آ کر دھمکا گیا ہے وہ تب کیا کرے گا جب وہ اسکے گھر جائے گی

مسلسل روتے ہوے وہ سوچ رہی تھی اگر آگے کھائی تھی تو پیچھے کنواں تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

وہ ویسے ہی بیٹھی رو رہی تھی جب شمائل کمرے میں داخل ہوئی

حورین کیا ہوا گڑیا ادھر رو کیوں رہی ہو اور ایسے کیوں بیٹھی ہو)شمائل پریشانی سے آگے بڑھی

ک ک کچھ نہیں آپ آپی)حورین نے جلدی سے آنسو صاف کرتے ہوے کہا

اور نا محسوس طریقے سے اپنے بازؤں پر پڑے نشانوں کو چھپانے کی کوشش کی

وہ کسی بھی صورت شمائل یا کسی اور کو بتا کر پریشان نہیں کر سکتی تھی

پھر ادھر کیوں بیٹھی ہو اور اذلان بھائی نے تو کچھ نہیں کہا تم سے

شمائل نے کڑی نظروں سے استفسار کیا (

نہ نہیں کچھ نہیں کہا انہوں نے)حورین جلدی سے بولی اور اٹھ کر جا کے بیڈ پر بیٹھ گئ

حورین میری بہن سب انتظار کر رہے ہیں باہر مان جاؤ نا)شمائل نے اک اس سے پوچھا

ٹھیک ہے آپی مجھے منظور ہے آپ سب کی بات)حورین نے کہتے ہوے سر

http://novelshenovels.blogspot.com

جھکا کر آنکھوں میں آنے والی نمی کو روکا

کوئی اس سے پوچھتا کے وہ بے بسی کے کس مقام پر کھڑی ہے

دل میں ڈر کنڈلی مار کے بیٹھ گیا تھا لیکن اپنی فیملی اپنے جان سے عزیز بھائی کے لئے وہ اپنی زندگی قربان کرنے لگی تھی

کچھ ہی دیر بعد مہر اور شائل نے اسے شال اوڑھای باہر لے آیں

سب سے مل کر اور خوب رو کر وہ قران مجید کے سائے تلے رخصت ہو کر گاڑی میں بیٹھی

جہاں اسکے ساتھ مہر تھی اور آگے ہی وہ ظالم بیٹھا ہوا تھا

کچھ ہی دیر بعد گاڑی رکی مہر اتری اور حورین کو بھی باہر نکلنے میں مدد دی

وہ لوگ حماد کی قبر پے آے تھے ازلان نر حماد کی قبر پر پھول رکھے

تینوں کی آنکھیں نم تھیں قبر پر دعا کرنے کے بعد انہوں نے واپسی کی راہ لی

واپسی کا سفر بھی خاموشی سے کٹا جب گھر آے تو تائی امی ان کا انتظار کر رہی تھیں

ازلان تو سیدھا مردان خانے کی طرف چلا گیا

تائی امی نے حورین کی پیشانی پر بوسا دیا اور اسے اپنے ساتھ لگاے کمرے میں لے آئیں

میری بیٹی خوش تو ہے نا)تائی امی نے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے ہوے پوچھا

جی تائی امی)حورین نے آہستگی سے جواب دیا

حورین بیٹا مجھے پتا ہے کے یہ سب اتنی جلدی ہوا ہے کے آپ کو یہ سب قبول کرنے میں مشکل ہو گی

لیکن بیٹا حالات ہی ایسے ہو گئے تھے کے یہ سب اتنی جلدی کرنا پڑا اور ویسے بھی آپ تو میری اچھی بیٹی ہو نا آپ تو سمجھدار ہو

تھوڑی مشکل ہوگی ابھی لیکن بیٹا آہستہ آہستہ حالات ٹھیک ہو جایں گے بس تم کبھی صبر کا دامن ہاتھ سے نا چھوڑنا سمجھ رہو ہو نا بیٹا)پیار سے سمجھاتے ہوئے انھوں نے آخر میں تائید چاہی

جس پر حورین نے اثبات میں سر ہلا دیا وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی

یہ میری طرف سے تحفہ ہے تمہارے لئے)انھوں نے خوبصورت سونے کے کنگن نکال کر حورین کی کلائیوں میں پہنا ے

http://novelshenovels.blogspot.com

شکریہ تائی امی)حورین نے حلوص دل سے کہا

پھر تائی امی کے کہنے پر ہی اسنے تھوڑا سا کھانا کھایا اور کچھ دیر اور باتوں کے بعد تائی امی نے کہا

بیٹا اب تم تھک گئی ہو گی کمرے میں چل کر آرام کرو)تائی امی کے کہنے پر ایک دم حورین کا رنگ زرد ہوا

مہر نے اسے ازلان کے کمرے میں چھوڑا

تمہیں دنیا کی ساری خوشیاں دیں)مہر نے نئ زندگی بہت بہت مبارک ہو اللہ اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوے کہا

اچھا اب بھائ آتے ہوں گے تم آرام کرو)مہر پیار سے اسکا گال تھپتھپاتی ہوئی باہر نکل گئی

جب کے مہر کے جاتے ہی حورین نے کمرے کی طرف نگاہ دورا ی

وہ لا تعداد دفع اس کمرے میں آئ تھی لیکن اب سب بدل گیا تھا

اس نے تو کبھی اس بارے میں سوچا بھی نہیں تھا اور ابھی تو اسنے اپنی زندگی میں بہت کچھ کرنا تھا لیکن ہم ہمیشہ جو سوچتے ہیں وہ تو نہیں ہوتا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

http://novelshenovels.blogspot.com

کبھی کبھی تو ہماری زندگی میں وہ سب کچھ ہو جاتا ہے جو ہمارے گمان میں بھی نہیں ہوتا

❤❤❤۔

وہ گاڑی سے اتر کر سیدھا اپنے اس طرف والے کمرے میں آ گیا تھا

ازلان مسلسل سگریٹ پے سگریٹ پھونک رہا تھا وہ کبھی بھی سگریٹ کا اتنا عادی نہیں تھا لیکن اب تو وہ کافی دنوں سے بہت زیادہ پی رہا تھا

وہ مسلسل حور کے بارے میں سوچ رہا تھا کیسے آج اس نے اتنا برا سلوک کر لیا اسکے ساتھ

آج حورین کی آنکھوں میں آنسو ازلان کی وجہ سے تھے اس ازلان کی وجہ سے جو کبھی حور کو روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا کبھی حور کی آنکھوں میں نمی نہیں آنے دی تھی اس نے

لیکن اب سب کچھ بدل چکا تھا اب ازلان بدل چکا تھا

حورین کافی دیر بیٹھنے کے بعد جب تھک گئی تو ٹائم دیکھا جو کے بارہ سے اوپر ہو رہا تھا وہ اٹھی ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا چہرہ دیکھا

http://novelshenovels.blogspot.com

کبھی سوچا ہی نہیں تھا کے یہ وقت بھی آے گا اسنے ہاتھ بڑھا کر اپنا زیور اتارنا شروع کیا

پھر میکپ صاف کر کے واشروم کی طرف بڑھی اپنے جہاں پہلے ہی شب حوابی کا لباس لٹکا ہوا تھا

کچھ دیر بعد وہ وہ نکلی اور آ کر بیڈ پر لیٹ گئی سوچوں کے دھارے پھر سے کھل گئے تھے

روتے روتے کب نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوئی اسے پتا ہی نا چلا

اور دوسری طرف ازلان تھا جس نے پوری رات آنکھوں میں کاٹی تھی

صبح فجر کے وقت جا کر کہیں نیند کو اس پر رحم آیا تو اسکی آنکھ لگی

-- ❤❤❤

مہر کام ختم کر کے اپنے کمرے میں آئی جب نہا کر نکلی تو یکدم ٹھٹھک گئی

اس کے کمرے اس کے بیڈ پر وہ نہایت شان سے براجمان تھا اور اسی کی طرف متوجہ تھا

مہر کی نظر اپنے حلیے پر پڑی جہاں دوپٹہ ندارد تھا اس نے دوپٹے کی لئے نظر دوڑائی

جو کے احراز کے نیچے تھا اور وہ پر شوخ نظروں سے مہر کو دیکھ رہا تھا

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں (مہر نے اپنے لہجے میں سختی سموتے ہوے کہا

جب کے احراز کے دیکھنے میں کوئی فرق نا آیا

http://novelshenovels.blogspot.com

میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں

یار میری اتنی معصوم سی بیوی ہے ادھر اس سے دل اداس ہو گیا تھا بس اسی سے ملنے آیا ہوں

(اخراز نے پیار بھری شوخی سے کہا

آپ پلیز ابھی کے ابھی جایں یہاں سے اگر کسی نے آپ کو دیکھ لیا تو میرے لئے مسلہ ہو گا اسلئے جائے یہاں سے (مہر نے غصّے سے دروازے کی طرف اشارہ کر کے کہا

ایسے کیسے چلا جاؤں یار اتنے دنوں سے تم ادھر ہو کتنا ٹائم لینا ہے

اب بس مجھ سے اور انتظار نہیں ہو تا اب چلو گھر (اخراز نے کہتے ہوے یک دم اسکا ہاتھ پکڑ کر جھٹکا دیا

جس کے نتیجے میں اگلے ہی لمحے وہ اسکے اوپر تھی

کیا کر رہے ہیں چھوڑیں مجھے نہیں جانا

میں نے آپ کے ساتھ کتنی دفع بتاؤں آپ کو کیوں نہیں سمجھتے آپ (مہر کی آنکھیں بھر آیں

http://novelshenovels.blogspot.com

جب کے اخراز نے اسکی کمر کے گرد حصار باندھ لیا تھا

اور مہر وہ تو لاکھ کوشش کے باوجود بھی اس کے حصار کو توڑ نا سکی

اور اسی کے سینے پر سر رکھ کے شدتوں سے رو دی

اخراز نے ایک ہاتھ سے اسکا چہرہ اپنی طرف کیا

بس تمہارے ان آنسوؤں کے سامنے بے بس ہوں ورنہ کب کا تمہیں لے گیا ہوتا پر اب

میں مزید انتظار نہیں کروں گا

(کہتے ہوئے اسنے مہر کی پیشانی پر اپنے پاکیزہ رشتے کی مہر ثبت کی

اور اسے اپنے حصار سے آزاد کرتا جھٹکے سے اٹھا اور کمرے سے نکل گیا

جب کے مہر وہی بیڈ پر بیٹھ کر رو دی

❤❤❤ ۔

صبح جب حورین کی آنکھ کھلی تو نظر سامنے لگی دیوار گیر گھڑی پر گئی جو کے نو بجنے کا پتا دے رہی تھی

وہ جلدی سے اٹھی اور ایک سادہ سا سوٹ نکال کر واشروم کی جانب بڑھ گئی

فریش ہو کر باہر نکلی ڈریسنگ کے سامنے بیٹھ کر بال سلجھائے آنکھوں میں کاجل اور

http://novelshenovels.blogspot.com

ہونٹوں پر لپ سٹک لگا کر اٹھی تو نظر یک دم تھم سی گیں

ازلان جو کے پتا نہیں کس وقت روم میں آیا تھا اس وقت نکھرا نکھرا سا گرے شلوار

سوٹ میں بازو کہنیوں تک موڑے صوفے پر بیٹھا بغور اسکا جائزہ لے رہا تھا

پھر وہ اٹھا قدم بقدم چلتا حور کی طرف آیا جب کے حور تو ساکت سی کھڑی تھی

اسنے ایک جھٹکے سے حور کی کمر میں بازو ڈال کر خود سے قریب کیا

جب کے حور کا تو شرم اور ڈر سے برا خال ہو رہا تھا رخسار لال ٹماٹر ہو گئے تھے دھڑکن

اتنی تیز تھی لے ازلان بخوبی سن سکتا تھا وہ بلکل سانس روکے کھڑی تھی

ازلان نے ہاتھ بڑھا کر حور کے ہونٹوں پر لگا گئی لپ سٹک کو سختی سے رگڑا

صاف کرو اسے اور آیندہ کے بعد میں تمہارے منہ پر کسی بھی قسم کا میک اپ نا دیکھوں

(ازلان نے کہتے ہوے اسے چھوڑا اور باہر نکل گیا جب کے حور تو اسکے سرد رویے پر غور

کرتی رہ گئی

پھر ڈریسنگ کے سامنے آ کر لپ سٹک صاف کی نظر شیشے پر پڑی تو پتا چلا کے وہ رو رہی

ہے

ہاتھ گال پر لگایا تو یقین ہو گیا

http://novelshenovels.blogspot.com

پھر اچھے سے منہ دھو کر باہر نکلی تو مہر بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی

اٹھ گئی تم نیند آ گئی تھی ٹھیک سے کوئی مسلہ تو نہیں ہوا (مہر نے پیار سے اسے گلے لگاتے ہوے کہا

شائد وہ جانتی تھی ازلان کے بارے میں اسی لئے ذکر نہیں تھا کیا اسکا

ہاں آ گئی تھی تم سناؤ طبیعت ٹھیک ہے ؟ (حور نے تشویش سے پوچھا کیوں کے اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں

ہاں ہاں طبیعت کو کیا ہوا بلکل ٹھیک ہے (مہر نے مسکرا کر جواب دیا

اچھا پھر تمہاری آنکھیں کیوں اتنی ریڈ ہیں کیا نیند نہیں پوری ہوئی (حور نے پریشانی سے پوچھا

ہاں اصل میں رات کو ایک بک پڑھ رہی تھی تو اس لئے لیٹ سوئی اور تم یہ اتنا لائٹ سوٹ کیوں ڈالا اور میک اپ بھی نہیں کیا کچھ

(مہر نے اسکی طرف دیکھتے ہوے کہا

یار کیا کرنا ہے چھوڑو ٹھیک ہوں ایسے ہی اب نیچے نہیں چلنا کیا (حور نے بیزار سا لہجہ بناتے ہوے کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

ہاں چلو ٹھیک ہے آو چلیں نیچے (وہ دونوں نیچے گیں تو ڈائننگ ٹیبل پر تائی امی بڑے بابا اور ازلان تینو موجود تھے

اسنے جاتے ہی سب کو سلام کیا بڑے بابا سے پیار لیا

پھر تائی امی سے اور پھر آ کر ازلان کے ساتھ والی چیئر پے بیٹھ گئی

جب کے اس سب میں ازلان نے حور کو مکمل نظر انداز کرتے ہوے اپنا ناشتہ جاری رکھا

جیسے اس سے ضروری کوئی کام ہی نا ہو

ناشتے سے فارغ ہو کر حورین مہر کے ساتھ اسکے کمرے میں چلی آئ اور دونوں جو کافی دنوں بعد باتیں کرنے بیٹھیں تو پھر ٹائم کا پتا ہی نہ چلا

حورین تو باتیں کرتے کرتے ادھر ہی سو گئی جب کے مہر اٹھ کے باہر آ گئی

ازلان جو مہر سے کوئی بات کرنے آیا تھا اسکو سر منہ لپیٹ کر سوتے دیکھ کر مسکراتے ہوے آگے بڑھا

کمبل اس کے منہ سے اتارا اور مہر کو پکارا

مہر

وہ جو کروٹ لے کر سو رہی تھی نیند میں سیدھی ہوئی

اور ازلان وہ یک دم ساکت ہو گیا وہ مہر نہیں حور تھی اسکے دل کی مکین

اسکی نظریں حور کے چہرے پر جا ٹکی سوتے ہوے بھی وہ بلکل معصوم لگ رہی تھی وہ معصومیت

جو اسکی شخصیت کا خاصہ تھی پونی میں مقید بالوں کو کچھ آوارہ لیٹں اسکے چہرے کو چوم رہی تھیں

ازلان کے دل نے بڑی بے تابی سے ایک خواہش کی جسے اگلے ہی لمحے اس نے

حور کی آوارہ لیٹوں کو کان کے پیچھے کر کے پورا کیا

http://novelshenovels.blogspot.com

حور ہلکا سا کسمسائی ازلان ایک نظر اسکے چہرے پر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گیا

حور جب اٹھی تو کافی ٹائم ہو گیا تھا وہ نیچے آئی تو تائی امی بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی تھیں

وہ آکر ان کے پاس بیٹھ گئی

نیند پوری ہو گئی میری بیٹی کی (انہوں نے پیار سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

جی ہو گئی (حور نے انکی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا

ماما نہیں آئی کیا تائی امی (حور نے آنکھیں موندے ہوئے پوچھا

آئیں تھی پر تم سو رہی تھی اسلئے میں نے کہا جب تم اٹھو گی پھر خود مل آنا (تائی امی نے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

ہم پھر ابھی مل آوں (حور جلدی سے اٹھتے ہوے بولی

ہاں جاؤ پر آرام سے اس طرح بھاگ کے نہیں جانا (انھوں نے اسکی جلد بازی دیکھتے ہوے کہا

اوکے تائی امی (وہ بولتے ہوے چلی گئ

شازو ماما کدھر ہیں (حور نے لاؤنج میں سے گزرتی ملازمہ سے پوچھا

وہ جی وہ اپنے کمرے میں ہیں

حور ماما کے کمرے کی طرف بڑھ گئ

السلام علیکم ماما (وہ جو آنکھیں موندے بیٹھی تھیں حور کی آواز پر جھٹ کھولیں

وسلام کیسی ہے میری شہزادی (انہوں نے کہتے ہوے حور کو اپنے ساتھ لگایا

میں بلکل ٹھیک ماما آپ کیسی ہیں (حور نے پوچھا

http://novelshenovels.blogspot.com

میں بھی ٹھیک ہوں(انہوں نے جواب دیتے ہوے اسکے سر کا بوسہ لیا

ماما آپی کدھر ہیں(حور نے انکے ساتھ لگے لگے ہی پوچھا

بیٹاوہ تو صبح ہی چلی گئی تھی کہ رہی تھی کچھ دنوں تک پھر چکر لگاے گی

پر مجھ سے ملے بنا ہی چلی گیں(حور کے لہجے میں شکوہ تھا

بیٹا گئی تھی تم سے ملنے تم سو رہی تھی کچھ دن تک لگاے گی نہ چکر

(انہوں نے حور کا شکوہ دور کرنا چاہا

اچھا ایک بات بتاؤ حور(انھوں نے حور سے پوچھا

بولیں ماما

بیٹا ازلان کا رویہ کیسا ہے تمہارے ساتھ میرا مطلب وہ تمہارے۔ساتھ ٹھیک تو ہے نہ

http://bestnovelscollection.blogspot.com

http://novelshenovels.blogspot.com

(انہوں نے اپنا حدشہ ظاہر کیا اور وہ ماں تھی اپنی بیٹی کے لئے فکرمند تھیں سو طرح کے حدشے تھے دل میں

جی ماما ٹھیک ہیں وہ بلکے بہت اچھے ہیں میرے ساتھ (حور نے کہتے ہوئے اپنی آنکھوں میں بے ساختہ آنے والی نمی کو چھپایا

وہ اپنی ماں کے لہجے کے حدشات کو محسوس کر چکی تھی اور انھیں بتا کر زیادہ پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی

اچھا اب بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو ہی دے دیں (حور نے زور سے کہتے ہوئے بات بدلنی چاہی

کیا کھانا ہے مجھے بتاؤ میں خود بنا کے دیتی ہوں اپنی بیٹی کو (انھوں نے پیار سے کہتے ہوئے اسے اٹھایا اور خود بھی اٹھ کے کچن کی طرف بڑھی

-- ❤❤❤

http://bestnovelscollection.blogspot.com

بابا میں نے کچھ بات کرنی تھی آپ سے (ازلان انکے کمرے میں آتے ہوے بولا

کیا بات ہے ازلان (انہوں نے ہاتھ میں پکڑے نیوز پیپر کو سائیڈ پے رکھتے ہوے کہا

باب ابھی کال آئی تھی مینیجر کی بزنس میں کچھ پرو بلمز آرہی ہیں تو مجھے جانا ہو گا آج ہی

(ازلان نے نے کہتے ہوے انکی طرف دیکھا

ٹھیک ہے بیٹا جاؤ ویسے اگر کچھ دن رک جاتے تو اچھا تھا

بابا چکر لگاتا رہوں گانا (ازلان نے انکے ہاتھ پے ہاتھ رکھتے ہوے کہا

حورین کو بھی لے کر جاؤ گے (انہوں نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

جی بابا وہ بھی جائے گی ساتھ (ازلان نے کہتے ہوے نظریں پھیریں

پر ازلان مجھے اسکی طرف سے تمہارے لئے کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیے (انہوں نو

سخت لہجے میں کہا

جی بابا اب میں مہر کو بتا لوں (وہ کہتے ہوے اٹھا

ٹھیک ہے کب نکلو گے (انہوں نے نیوز پیپر دوبارا پکڑتے ہوے پوچھا

کل صبح (وہ کہتے ہوے باہر کی طرف بڑھ گیا

لاؤنج میں آیا تو تینوں خواتین بیٹھی ہوئی تھیں

حور جا کر اپنی پیکنگ کر لو کل صبح ہم نے واپس جانا ہے (ازلان کہتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا

جب کے حور سر ہلاتی کمرے کی طرف بڑھ گئی کے مبادا سب کے سامنے ہی کچھ بول نا دے

http://novelshenovels.blogspot.com

بھائی آپ اتنی جلدی کیوں جا رہے ہیں (مہر نے پوچھا

بیٹا کچھ کام آگیا ہے نا کچھ دن تک آوں گا نا اور آپ بھی ساتھ چلو اگر جانا چاہتی ہو تو

(ازلان نے رسان سے سمجھایا

نہیں میں نے نہیں جانا اور بابا کی بھی تو طبیعت خراب ہے نا کچھ دن بعد چلے جایئے گا نا(

مہر نے اسرار کیا

ہاں ازلان ٹھیک کہ رہی ہے مہر (ماما نے بھی مہر کی حمایت کی

اوکے ماما کرتا ہوں کچھ (اذلان نے کچھ سوچتے ہوے حامی بھری

کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد جب پیکنگ کی غرض سے کمرے کی طرف بڑھا تو حور میڈم

اسکی پیکنگ کرنے میں مگن تھیں

میں نے تمہیں صرف تمہاری پیکنگ کرنے کا کہا تھا اپنی نہیں اور نا مجھے ضرورت ہے

http://novelshenovels.blogspot.com

تمہاری میں خود کر لوں گا(اذلان نے غصے سے بولتے ہوئے اسکے ہاتھ سے اپنی شرٹ کھینچی

لیکن ازلان پہلے بھی تو میں کر دیتی تھی تو اب کیا مسلہ ہے(وہ ہنوز اسکی پیکنگ کرتے ہوئے بولی

اب تم مجھے بتاؤ گی کے کیا سہی ہے اور کیا نہیں(ازلان ne غصے سے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کرتے ہوئے کہا

ازلان چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے

(حور نے روتے ہوئے کہا

اسکی آنکھوں سے نکلتے ہوئے آنسو دیکھ کر یکدم ازلان کے دل کو کچھ ہوا وہ اسے ادھر ہی چھوڑ کر باہر نکل گیا

http://novelshenovels.blogspot.com

حورین وہی بیڈ پر بیٹھ گئی ازلان کا رویہ اسکی سمجھ سے بالاتر تھا وہ جتنی کوشش کر رہی تھی ازلان کو سمجھنے کی سب اتنا ہی الٹا ہو رہا تھا

وہ سوچوں کے بھنور میں الجھی ہوئی تھی جب دروازے پر نوک ہوا دیکھا تو مہر تھی

ایسے کیوں بیٹھی ہو حورین کیا ہوا ہے (مہر نے اسکی شکل دیکھتے ہوے پریشانی سے کہا

ن نہیں کچھ نہیں بس پیکنگ کر رہی تھی (حورین نے لڑکھڑاتے ہوے لہجے میں کہا

حورین مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تم ایسا کرو آرام کرو تھوڑی دیر اور کل آپ لوگ نہیں جا رہے شہر ابھی دو تین دن ہیں اسلئے ابھی پیکنگ کی ضرورت نہیں ہے ہوں (مہر نے بیڈ سے پھیلاوا سمیٹا اور حور کو بیڈ پر لیٹا کر لائیٹ آف کرتی باہر چلی گئی

کہیں نا کہیں تو وہ بھی ازلان کے رویے کو سمجھ رہی تھی جو اسکا حور کے ساتھ تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

آج رات پھر ویسے ہی گزری ازلان پوری رات کمرے میں نہیں آیا تھا اور یہ ایک طرف سے حور کے لئے اچھا ہی تھا کم سے کم اسکے سخت رویے سے تو بچی ہوئی تھی

اگلے دن جب ازلان کمرے میں آیا تو حور کہیں نہیں تھی اسنے جا کے کپ بورڈ کھولی تو حیرت کا جھٹکا لگا وہاں ازلان کے کپڑوں کے ساتھ حور کے کپڑے بھی تھے

ازلان نے بے اختیاری کی کیفیت میں اسکے کپڑوں پر ہاتھ پھیرا

کھٹکے کی آواز پہ وہ چونکا حور کمرے میں آچکی تھی

ایک سخت نظر اس پر ڈال کر اپنے کپڑے لے کر واشروم میں چلا گیا

جبکے حور جلدی جلدی نیچے چلی گئی اسکی موجودگی میں تو کمرے میں رہنا محال تھا

نیچے آئی کچھ دیر تائی امی کے پاس بیٹھی

تائی امی میں ماما کی طرف جاؤں

کہیں نہیں جارہی تم کمرے میں جاؤ(تائی امی کے بولنے سے پہلے ہی ازلان جو ابھی آیا تھا سخت لہجے میں بولا

ازلان یہ کیا کہ رہے ہو تم (تائی نے حیرانگی سے پوچھا

ماما پلیز یہ ہم دونوں کا معملا ہے آپ اس میں نا پڑیں

اور تم کمرے میں جاؤ(ماما کے بعد اسنے حور کو مخاطب کیا

پر میں نے ماما

شادی سے پہلے تمہاری مرضی تھی جدھر تم جانا چاہتی تھی جاتی تھی لیکن سب تم میرے نکاح میں ہو اور میں نہیں چاہتا کے تم اس گھر کے کسی بھی فرد سے ملو

(اسنے حور کی بات کاٹتے ہوے دو ٹوک لہجے مسن کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

پر اس سب میں میرا کیا قصور ہے ازلان آپ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں (حور نے روتے ہوے کہا

قصور تمہارا اور تمہارے اس بھائی کا ہی تو ہے تم دونوں کی وجہ سے ہی تو آج یہ حالات ہیں (ازلان پھنکار رہا تھا

بس کر دیں ازلان اگر غلطی میرے بھائی کی تھی تو غلطی حماد بھائی کی بھی ہو سکتی ہے ہو سکتا ہے ان کے کردار........

حور کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ازلان کا ہاتھ اٹھا اور حورین کے گال پے اپنا نشان چھوڑ گیا

حور تو لہرا کر زمین پر گر گئی تائی امی جلدی سے آگے بڑھی

http://novelshenovels.blogspot.com

ازلان کچھ شرم کرو یہ کیا طریقہ ہے بات منہ سے کی جاتی ہے (انہوں نے ازلان کو سخت لہجے میں کہا

آپ چھوڑیں اسے (اس نے کہتے ہوے ساکت سی بیٹھی حور کو بازو سے پکڑا اور کھینچتا ہوا کمرے کی طرف بڑھ گیا جب کے وہ کسی بے جان گڑیا کی مانند اسکے ساتھ کھینچتی گئی

ازلان نے لا کر اسے بیڈ پر پٹخا

ایک لفظ بھی اور نکالا منہ سے تو زبان کھینچ لوں گا تمہاری (اس نے حور کا منہ دبوچتے ہوے کہا

اور خبر دار اگر گھر سے باہر نکلی ٹانگیں توڑ دوں گا (وہ کہتا ہوا جھٹکے سے اسے چھوڑ کر باہر نکل گیا جب کے حور تو وہی گر گئی آج تک کسی نے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی اس سے اور آج

http://novelshenovels.blogspot.com

قسمت کی اس ستم ظریفی پر وہ جتنا روتی کم تھا

جب مہر کو پتا چلا تو وہ بھاگتی آئی

حورین کے لئے دودھ گرم کر کے لائی جو وہ نہیں پی رہی تھی

حورین میری جان تھوڑا سا پی لو نا (مہر نے کہتے ہوے اس کے منہ سے گلاس لگایا بمشکل دو تین گھونٹ لینے کے بعد اسنے گلاس پیچھے کر دیا

اور لیٹ گئی مہر نے اس پر کمبل درست کیا اور اٹھ کر جانے لگی

جب حورین نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا مہر نے اسکی طرف دیکھا تو حور کی آنکھوں میں التجا تھی

وہ ادھر ہی اسکے پاس بیٹھ گئی جب کے حور نے ابھی بھی اسکا ہاتھ پکڑا ہوا تھا

اسکا دل غم وغصے کی شدت سے پھٹا جا رہا تھا آج کیا ہو گیا تھا اس سے جو زندگی میں نہیں سوچا تھا

وہ تو خود عورت پر ہاتھ اٹھانے کے سخت خلاف تھا لیکن آج اسنے خود وہی کام کیا تھا

کمرے کی ہر چیز بکھری پڑی تھی کوئی کہہ ہی نہیں سکتا تھا کے یہ کمرہ ازلان کا ہے

جس کو اپنے کمرے کی ہر چیز جگہ پر چاہیے وہ بے چینی اور اضطراب کی کیفیت میں ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا

ٹہلتے ٹہلتے اسکی نظر ڈریسنگ پر پڑی اور اگلے ہی لمحے ڈریسنگ کا شیشہ چکنا چور ہو کر زمین پر پڑا تھا اور ازلان کے ہاتھ سے خون کے فوارے نکل پڑے تھے

پر اسے کوئی احساس نا تھا یہ تکلیف اس تکلیف سے کئی گنا کم تھی جو وہ مسلسل جھیل رہا تھا

-- ❤❤❤

مہر حور کے پاس ہی بیٹھ گئی تھی اور مسلسل اسکی بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی حور تو شائد روتے روتے ہی سو چکی تھی

مہر کی نظر اسکے گال پر گئی جہاں انگلیوں کے نشان تھے دل میں درد کی اک لہر اٹھی تھی

اسکی دوست سے زیادہ بہن تھی حور اور آج اسکو ایسی حالت میں دیکھ کر مہر کو بہت تکلیف ہو رہی تھی

وہ اپنا ہاتھ حور کے ہاتھ سے نکال کر اٹھنے لگی تھی کے حور نے نیند میں ہی زور سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

لبوں سے اک ہچکی نکلی تھی مہر کو بہت دکھ ہو رہا تھا اسکی حالت پے دل کٹ کے رہ گیا تھا وہ دوبارہ وہی بیٹھ گئی

❤❤❤ --

کافی دیر بعد اس نے خود کو سمبھالا اور اور کمرے سے نکل کر دوسری طرف آیا

ماما جو رو رہی تھیں اس کے ہاتھ پر نظر پڑتے ہی جلدی سے اسکی طرف آئیں

یا خدا ازلان یہ کیا کر لیا ہے تمنے کتنا خون نکل رھا ہے وہ پریشانی سے اسکا ہاتھ دیکھتی ہوئیں بولیں

کچھ نہیں ماما بس غلطی سے ہو گیا (وہ لاپرواہی سے بولا

جانتی ہوں میں کے کتنا غلطی سے ہوا ہے اب چپ کر کے بیٹھو میں پٹی کر دیتی ہوں (وہ سخت لہجے میں بولیں

ازلان بھی انکا لہجہ دیکھ کر چپ کر کے بیٹھا رہا

انہوں نے فرسٹ ایڈ منگوایا اور ازلان کی پٹی کی

ازلان بہت افسوس ہوا آج مجھے تمہاری اس حرکت سے آج تک ہمارے گھر میں کسی نے عورت پر ہاتھ نہیں اٹھایا

اور آج تم نے کیا کیا ہاتھ اٹھانا کوئی مردانگی نہیں ہے حالت دیکھو حور کی ذرا افسوس ہے

http://novelshenovels.blogspot.com

مجھے تم پر ازلان (انھوں نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا

میں مانتا ہوں کے مجھے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا لیکن وہ جو بول رہی تھی بھائی کے بارے

میں وہ کیا سہی تھا (اس کی باتیں یاد کر کے ازلان کو غصہ آ رہا تھا

اس نے جو کہا وہ تمہاری باتوں کا رد عمل تھا پر تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

اور یہ بات یاد رکھو ازلان کے جتنی عزیز مجھے مہر ہے اتنی ہی عزیز مجھے حورین ہے

اگر تم اسے تکلیف پہنچاؤ گے تو تکلیف مجھے بھی ہو گی (ازلان کچھ بولنے ہی لگا تھا

کے حور کی ماما آتی ہوئی دکھائی دیں وہ اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

کمرے میں آیا تو حور سوئی ہوئی تھی اور مہر پاس بیٹھی ہوئی تھی

مہر نے بھائی پر ایک شکوہ کنا نظر ڈالی اور حور کے ہاتھ سے آرام سے اپنا ہاتھ نکال کر باہر

کی طرف بڑھ گئی

ازلان نے آگے بڑھ کے دروازہ بند کیا اور حور کی طرف آیا جو بے خبر سو رہی تھی

ازلان کی نظر اسکے چہرے کی طرف گئی تو ندامت نے آن گھیرا انگلیوں اور آنسوں کے

نشان تھے

اسکے چہرے پر

http://novelshenovels.blogspot.com

وہ آگے بڑھا اور جہاں مہر بیٹھی ہوئی تھی وہیں بیٹھ گیا اور حور کے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگا

پھر آہستگی سے جھکا اور اسکے رخسار پر اپنے دہکتے لب رکھ دیے

حور ہلکا سا کسمسائی لیکن ازلان کو کوئی فرق نا پڑا اچانک اسکی آنکھیں کھلی تو یکدم چیخ نکلنے لگی جسے ازلان نے ہاتھ رکھ کر روکا

حور کی آنکھوں میں خوف ہلکورے لینے لگا اور پورے جسم میں لرزش شروع ہو گئی کچھ پل ایسے رہنے کے بعد ازلان اٹھا حور کی سانس کچھ بحال ہوئی

لیکن حوف کے ساتھ اب شرم بھی آ رہی تھی

نیچے تمہاری ماما آئی ہیں مل لو جا کر (ازلان کہتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا اور موبائل یوز کرنا شروع کیا

جب کے حور حیران تھی کے ابھی تھوڑی دیر پہلے تو وہ کیا کہ رہا تھا اور اب۔۔

اب بیٹھی کیوں ہو مل لو جا کر اور جانے سے پہلے اپنا حلیہ درست کر جانا (وہ ہنوز موبائل میں سر دیے بولا

حور آہستگی سے اٹھی اور واشروم کی طرف بڑھ گئی اپنی شقل آئینے میں دیکھتے ہی آنسو

http://novelshenovels.blogspot.com

دوبارہ جاری ہو گئے

جلدی جلدی فریش ہو کے نیچے کی طرف بڑھ گئی

وہ نیچے آئی تو ماما اور تائی امی دونوں بیٹھی ہوئیں تھیں حور کو دیکھتے ہی ماما جلدی سے اسکی طرف بڑھی

حور میری جان آپ ٹھیک ہو نا(ماما نے اسے گلے لگاتے ہوے کہا

اور ساتھ لئے صوفے پے بیٹھ گیں

حور نے انکے سوال کا کوئی جواب نا دیا حور میری جان کچھ تو بولو

ماما مجھے یہاں سے لے جایں میں نے انکے ساتھ نہیں رہنا ماما وہ بہت سخت ہیں اگر میں اور ادھر رہی تو مر جاؤں گی پلیز ماما

(حور جب بولی تو اسکے لہجے میں۔ کرب تھا

سامنے بیٹھی دونوں ماؤں کا دل اسکی باتوں پے کٹ گیا

حور میرا بچا تائی امی کے پاس بھی نہیں رہنا کیا میں ازلان کو سمجھاؤں گی وہ ٹھیک ہو جائے گا میں نے سمجھایا ہے اسے

(تائی امی نے اپنے ازلی نرم رویے میں کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

مجھے گھر جانا ہے تائی امی پلیز مجھے گھر جانے دیں میں آجاؤں گی واپس پر ابھی مجھے جانے دیں (حور ہنوز روتے ہوے بولی

ٹھیک ہے حور آپ جاؤ لیکن رونا نہیں ہے ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی (تائی امی نے مصنوئی خفگی سے کہا جس پر حور روتے میں بھی مسکرا دی

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چلی گئی یہ جانے بغیر کے اب ازلان کیا کرے گا

گھر آ کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں گئی کمرے میں داخل ہوتے ہی لاتعداد یادیں یاد آ گئی

کمرے میں لگی لارج سائز فریم فوٹو جس میں حورین ازلان مہر حماد اور ازلان کی تصویر تھی

کتنی خوشیاں تھیں رونقیں تھیں کتنی خوبصورت یادیں تھیں اس کمرے میں اسکی

وہ الماری کی طرف ڈرار سے فوٹو البم نکالا اور وہیں بیڈ پر بیٹھ کر پکچرز دیکھنے لگی

دل میں اک ڈر کنڈلی مارے بیٹھا تھا کے آ تو گئی ہے پر پتا نہیں اب ازلان کیا

http://novelshenovels.blogspot.com

کرے گا بس دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی کے تائی امی سب سمبھال لیں

ابھی تو مرد سارے اس قصے سے نا واقف تھے احراز تو کسی کام سے لاہور گیا

ہوا تھا جبکے مراد اور ضرار راؤ بھی کسی پنچایت میں گئے ہوے تھے

ازلان نیچے آیا تو صرف ماما اور مہر کو ہی لاؤنج میں پایا

مہر اور ماما دونوں نے اسے دیکھتے ہوے بھی نظر انداز کیا

ماما حور کدھر ہے)ازلان نے انکی بے رخی کو نظر انداز کرتے ہوے پوچھا

ندرت کے ساتھ گئی ہے کہ رہی تھی کچھ دن رہ کے آے گی)انھوں نے

بیٹے پر حفا سی نظر ڈال کر کہا

پر ازلان وہ تو اتنا سن کر ہی کے حور گئی ہے غصّے میں آ گیا تھا

ماما اتنا کچھ ہونے کے باوجود وہ میری مرضی کے بغیر گئی ہے)اس نے اپنے

غصّے کو کنٹرول کرتے ہوے کہا

میرا نہیں حیال کے اسنے کچھ غلط کیا ہے بلکے میرے حیال میں صاحب زادے

غلطی پر آپ ہیں)ماما نے اسکی بات کے جواب میں کہا

کچھ منٹ لاؤنج میں مکمل خاموشی رہی اور اس خاموشی کو ازلان کی آواز نے

http://novelshenovels.blogspot.com

توڑا

مہر میرے روم میں بلیک کلر کا بیگ پڑا ہے وہ گاڑی میں رکھواؤ)یہ کہتے ہوئے ازلان اٹھ کھڑا ہوا

بھائ آپ کہاں جا رہے ہیں ؟)مہر نے اٹھتے ہوئے پوچھا جب کے بیگم مراد بھی اسی کے جواب کی منتظر تھیں

شہر جا رہا ہوں کچھ ضروری کام ہے کچھ دن تک چکر لگاؤں گا آپ اپنا اور ماما بابا کا خیال رکھنا ہوں)اسنے مہر کو اپنے ساتھ لگایا اور اسکے سر پر بوسہ دیا

بھائ حور)مہر نے اس سے الگ ہوتے ہوئےبات ادھوری چھوڑی

ساتھ جا رہی ہے وہ بھی)ازلان کہتے ہوئے خفا خفا بیٹھی ماں کی طرف بڑھ گیا اور مہر ازلان کے کمرے کی طرف بڑھ گئ

اپنا خیال رکھئے گا میرے لئے)ازلان کہتے ہوئے جھکا اور انکے شفیق چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر انکی پیشانی چومی اور باہر کی طرف قدم بڑھا دیے ماں کی آنکھ میں نمی دیکھی تھی پر اگر رکتا تو کمزور پڑ جاتا

جب تک ازلان گاڑی تک آیا مہر بھی آ چکی تھی ازلان نے بیگ لے کر پیچھے

رکھا اور جا کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی

بھائی)گاڑی چلنے لگی کے مہر نے آواز دی

حور کے ساتھ کچھ برا نا کریے گا)مہر نے اتنا کہا ازلان نے ایک نظر اس پر

ڈالی اور گاڑی سٹارٹ کر دی

❤️❤️❤️--

حورین کمرے میں ہی تھی جب ملازمہ آئ

حور بی بی وہ نیچے آپ کو ازلان بابا لینے آیں ہیں)ملازمہ کی بات پر حور کی

رنگت یکدم زرد ہوئی پھر خود پر قابو پاتے بولی

ٹھیک ہے میں آتی ہوں)حور کے کہنے پر ملازمہ سر ہلاتی چلی گئ

حور نےپاس پڑا البم پکڑا اور اپنے اندر ہمت جمع کی اور باہر نکل آئ

سامنے ہی وہ صوفے پر بیٹھا ہوا تھا

حور کو آتا دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا

اورایک نظر اس پے ڈال کر باہر کی جانب بڑھ گیا

http://novelshenovels.blogspot.com

حور نے بے بسی سے ماں کی طرف دیکھا جنہوں نے جانے کا اشارہ کیا

وہ آنکھوں میں آئی نمی کو اندر دھکیلتے اس کے پیچھے چل دی

باہر آئی تو ازلان کی گاڑی کھڑی تھی پورچ میں اور وہ اندر بیٹھ چکا تھا

حور حیران ضرور ہوئی مگر کچھ پوچھنے کی ہمت نا کر سکی

اور چپ چاپ فرنٹ ڈور کر بیٹھ گئی اسکے بیٹھتے ہی ازلان نے گاڑی سٹارٹ کی

اور حویلی سے باہر نکالی

وہ خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا حور نے ایک نظر اسے دیکھا

سفید کلر کے شلوار سوٹ میں حسب عادت بازو کہنیوں تک فولڈ کیے گھری

موچھوں تلے عنابی لب آپس میں بھینچے ہوے ہاتھ مضبوطی سے سٹیرنگ پر

جمے ہوے تھے حور نے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں موند لیں

پتا نہیں کتنا وقت گزر گیا تھا جب حور کے کانوں میں آواز پڑی

Apni kahani kesy kahein gy

Apni kahani kesy kahein gy

http://novelshenovels.blogspot.com

Dil e umeed torra hai kisi ny

Dil e umeed torra hai kisi ny

Dil e umeed torra hai kisi ny

Dil e umeed torra hai kisi ny

Apni kahani kesy kahein gy

Apni kahani kesy kahein gy

Apni kahani kesy kahein gy

Apni kahani kesy kahein gy

Na manzil hai na manzil ka nishan hai

Na manzil hai na manzil ka nishan hai

Na manzil hai na manzil ka nishan hai

Kahan py laa ky chorra hai kisi ny

Kahan py laa ky chorra hai kisi ny

Dil e umeed torra hai kisi ny

http://novelshenovels.blogspot.com

Dil e umeed torra hai kisi ny

یہ گانا اسکے دل کی عکاسی کر رہا تھا اسے نہیں یاد پڑتا تھا کے ازلان کے ساتھ کبھی اسکا سفر اس قدر خاموشی سے گزرا ہو کچھ موتی آنکھوں سے نکل کر گالوں کو بھگوتے جا رہے تھے

❤️❤️❤️ ۔

احراز کی جب واپسی ہوئی تو سارے قصے کا علم ہوتے ہی مردانے کی طرف بڑھا جہاں بابا اور بڑے بابا تھے

السلام علیکم)احراز نے دونوں کو سلام کیا اور وہیں بیٹھ گیا

و سلام)دونوں نے جواب دیا کچھ لمحے خاموشی رہی احراز اندر ہی اندر الفاظ جوڑ رہا تھا بات کرنے کے لئے

میں بہت شرمندہ ہوں ہوں تم دونوں سے ازلان نے بہت غلط کیا ہے آج مراد صاحب شرمندہ سے بولے(

نہیں بھائی صاحب آپ کیوں شرمندہ ہو رہے ہیں واقعی ازلان نے غلط کیا ہے آپ بھی جانتے ہیں کے اس گھر کی بچیوں کو بہت نازوں سے پا لا ہے

http://novelshenovels.blogspot.com

ہم نے اور مجھے بہت دکھ ہے اس بات کا اور میں خود اب بات کروں گا اسکو ھدایت دیں)ضرار ازلان سے اسکے علاوہ ہم دعا ہی کر سکتے ہیں کے اللہ صاھب نے مراد صاھب کی بات کاٹتے ہوے نرمی سے کہا

اب آپ یہ بتایں مہر بیٹی کو کب بھیجیں گے ہمارا گھر تو ویران پڑا ہے)انہوں نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا

کیوں کے وہ مراد راؤ کی طبیعت کے بارے میں پہلے ہی کافی پریشان تھے حالات چاہے جو بھی تھے وہ نہیں چاہتے تھے کے مراد صاھب کی طبیعت اور خراب ہو

بس مہر سے بات کی تھی میں نے کچھ وقت درکار ہے اسے اپنے آپ کو سمبھالنے میں اس لئے میں نے بھی زیادہ زور نہیں دیا احراز بیٹے آپ نے بھی پریشان نہیں ہونا

انہوں نے کہتے ہوے احراز کو تائید کی جس اور وہ ہلکے سے مسکرا دیا (

❤❤❤ --

رات تک وہ لوگ گھر پہنچ گئے تھے گیٹ کے باہر گاڑی روکتے ہی ازلان کی

http://novelshenovels.blogspot.com

سخت آواز آئی

اترو نیچے

حور جلدی سے دروازہ کھول کر باہر نکلی اس کے نکلتے ہی ازلان گاڑی زن سے

بھگا لے گیا وہ سست قدموں سے چلتی ہوئی اندر آئی

ملازمین کو شائد پہلے ہی ان کے آنے کا پتا چل چکا تھا

السلام علیکم حور بی بی)حور کے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی ملازمہ نے کہا

وعلیکم السلام)حور کہتی ہوئی صوفے پر بیٹھ گئی

جب ملازمہ نے اسے پانی لا کے دیا

کھانا کھایں گی)اسنے گلاس لیتے ہوے پوچھا

ہاں کمرے میں ہی لے آنا)وہ سر ہلاتی چلی گئی

اور حور اٹھ کر اپنے اور مہر کے مشترکہ کمرے میں آ گئی حویلی میں تو مجبوری

تھی ازلان کے کمرے میں رہنے کی لیکن یہاں تو کوئی مجبوری نہیں تھی نا

اسے پتا تھا کے ازلان اب بھی نہیں آے گا اپنے کمرے میں اسی لئے وہ خود

ہی اس کمرے میں آ گئی تھی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

http://novelshenovels.blogspot.com

کھانا کھانے کے تھوڑی دیر بعد ہی وہ سو گئی تھی رات کے کسی پہر آنکھ کھلی تو

ٹائم دیکھا جو کے 11 ہو رہے تھے

پیاس محسوس کرتے ہی وہ پانی پینے کی غرض سے باہر آئی

ازلان کے روم کی طرف دیکھاجو کے بند تھا وہ کچن میں ہی تھی جب گاڑی

کی آواز آئی

اور کچھ ہی لمحوں بعد ازلان لاؤنج میں تھا ایک نظر اس پر ڈالنے کے بعد وہ

آگے بڑھنے لگا

کھانا کھایں گے)حور کی بات پر اسکے بڑھتے قدم رک گئے تھے

ہوں)فقط اک لفظ بول کر وہ آگے بڑھ گیا تھا جب کے حور ہونے بے قابو

ہوتی دھڑکن کو سمبھال رہی تھی بہت ہمت متجمع کر کے اس نے یہ پوچھا تھا

پھر وہ کچن میں گئی فرج کھول کے آٹا نکالا

اور اسکی چپاتی بنانے لگی کیوں کے ازلان کو ہمیشہ سے ہی تازہ چپاتی کھانے کی

http://novelshenovels.blogspot.com

عادت تھی

اتنی دیر میں ازلان بھی آ گیا تھا فریش ہو کر وہ کچن میں ٹیبل کے گرد رکھی کرسیوں پر بیٹھ گیا

حور کو اسکی موجودگی سے گھبراہٹ ہو رہی تھی اور ازلان اسکی نظریں مسلسل حور پر تھیں

حور نے جلدی جلدی ساری چیزیں سیٹ کیں اور ٹرے میں رکھ کر اسکے سامنے ٹیبل پر رکھیں

کھانا ٹیبل پر لگاؤ)وہ پلٹنے لگی تھی جب ازلان کی بھاری سنجیدہ آواز آئی تھی

اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے جلدی سے ساری چیزیں رکھیں اور اور پلٹ کر اس کے لئے چاے بنانے لگی

جب تک ازلانکھانا ختم کیا حور نے چاے بنا کے اسکے سامنے رکھی اور کھانے کے برتن اٹھا کر دھوے

http://novelshenovels.blogspot.com

وہ چاے پی کر اٹھا کپ سلیب پر رکھا اور خاموشی سے باہر نکل گیا

جب کے حور کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا

وہ کمرے کی گلاس ونڈو میں کھڑی م افق پر پھیلتی چاند کی روشنی کو دیکھ رہی تھی اور سوچوں کے بھنور میں الجھی ہوئی تھی شام سے کئیں دفع اذلان کو کال کر چکی تھی لیکن اسکا نمبر بند جا رہا تھا سوچوں کا رخ احراز کی طرف گیا وہ جو اسکا محرم تھا جو دل سے عزیز تھا لیکن اپنے بھائی کو کھونے کے بعد اس کا دل اس کی طرف سے بدگمان ہو گیا۔ایک طرف نکاح کا مقدس رشتہ تھا تو دوسری طرف وہ خوفناک حادثہ ایک طرفہ مقدس رشتہ احراز کے قریب اسے لاتا تھا تو دوسری طرف وہ حادثہ اسے احراض سے دور کرتا تھا

وہ انہی سوچوں میں تھی جب پیچھے سے کسی نے اسے اپنے حصار میں لیا مہر کی روح تک کانپ گئی وہ اس لمس کو پہچانتی تھی پیچھے مڑنا چاہا لیکن مقابل نے اپنی گرفت مضبوط کر کے اس کی کوشش ناکام کی اور اپنا سر مہر کے کندھے پے رکھ دیا۔

کیا دیکھ رہی تھی آسمان پر (وہ مہر کے کان کے بلکل قریب منہ کر کے بولا

مہر مسلسل خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی اسکی سانسیں مہر کو اپنا آئی کان کی لوئں پر محسوس ہو رہی تھیں

http://novelshenovels.blogspot.com

ک کیوں آیں ہے آپ یہاں (مہر نے اپنے کپکپاتے لہجے پے قابو پاتے ہوے کہا

تمہاری تشنگی تمہاری ناراضگی مٹانے کے لئے (اس نے جذبات سے چور لہجے میں کہتے

ہوے اس کے کیچر میں قید بالوں کو آزاد کیا جب کے گرفت ہنوز مضبوط تھی

اور مہر وہ تو اسکا لہجہ اور حرکتیں دیکھ کر اندر تک کانپ گئی تھی اسے احراز سے خوف

محسوس ہونے لگا تھا

چاہتے کیا ہیں آخر آپ کیوں میری زندگی میں اور مشکلات پیدا کر رہے ہیں

مہر نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا سے کہا اور آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے

احراز نے اس کا رخ اپنی طرف کیا مہر کے آنسو صاف کیے

صرف تمہیں چاہتا ہوں تمہارا ساتھ چاہتا ہوں (احراز نے کہتے ہوے پردے برابر کیے

پلیز احراز آپ چلیں جایں یہاں سے پلیز (مہر نے روتے ہوے کہا اسکی ٹانگیں بری

طرح کپکپا رہیں تھیں دل اندر ہی اندر لرز رہا تھا

آج نہیں آج میں تمہاری ساری ناراضگی ختم کر دوں گی (احراز نے کہتے ہوے اسے اپنے

بازوں میں اٹھایا اور بیڈ تک لے گیا

مہر نے زور سے اپنی آنکھیں بند کر دیں

http://novelshenovels.blogspot.com

کیوں کے اخراز نے اسکے فرار کے سارے راستے مسدود کر دیے تھے

❤❤❤ --

اگلی صبح حور جب تک اٹھی ازلان جا چکا تھا اس نے ناشتہ کیا

اور اب وہ بور ہو رہی تھی موبائل کا خیال آ آتے ہی وہ کمرے کی طرف بڑھی اس نے مہر

کو کال کی لیکن وہ اٹھا نہیں رہی تھی

پھر ماما کو کال کی تھوڑی دیر ان سے بات کرنے کے بعد وہ اٹھی اور لاؤنج میں آئی لاؤنج کی

بیل بجی حور دروازہ کھولنے چلی گئی

ارے آنٹی آپ آئے نہ ہمسائی والی آنٹی حمیرا تھیں۔وہ دونوں آکر لاؤنج میں بیٹھ گئیں

بیٹا میں تو کل بازار سے آئی تو آپ لوگوں کی گاڑی دیکھی سوچا کل ملوں گی

جی ہم کل ہی آئے ہیں (حور نے جواب دیا

ہاں میں بھی سوچوں اس دفعہ کچھ زیادہ ہی دن رہے آپ لوگ وھاں خیریت تھی بیٹا جو

اتنے دن وہاں لگا دیے۔حمیرا آنٹی نے مزید پوچھا پوچھا

جی وہ مہر کی شادی تھی اس کے بعد حماد بھائی کی وفات حادثے کے تحت ہو گئی بتاتے

ہوئے حور کی آنکھوں میں نمی اتر آئی

http://novelshenovels.blogspot.com

ہائے بیٹا اسے کیا ہوا وہ تو ماشاءاللہ جوان تھا۔ حور مزید کچھ نہ بول پائی

اللہ بہتر کرے گا اب پریشان نہ ہو۔ مہر یا اور کوئی نہیں آئی کے اذلان کے ساتھ اکیلی

آئی ہو کیا انہوں نے تشویشی انداز میں پوچھا حور ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ کیا کہے کے

پیچھے سے اذلان کی آواز آئی۔جی حور میرے ساتھ آئی ہے اور اب میری بیوی ہے اس

نے گھمبیر آواز میں کہا۔

ارے بیٹا آ گئے تم کیسے ہو احراز کا بہت افسوس ہوا اور ہیں تمہاری شادی کب ہوئی حمیرا

نے سر پر پیار کرتے ہوئے پوچھا۔انٹی آپ بیٹھیں نہ میں آپ کے لئے چائے بناتی

ہوں (حور نے کہا وہ وہاں سے کھسکنا چاہتی تھی

حور میں فائل بھول گیا تھا وہی لینے آیا ہوں میں جا رہا ہوں

اس نے کہا اور قدم باہر پر ھا دیے۔

پھر حور ان کے لئے چائے لے کے آئی کافی دیر بیٹھنے کے بعد وہ گیں اور حور کی بھی

بوریت تھوڑی بہت دور ہو گئی

---❤❤❤

مہر کی جب آنکھ کھلی تو چہرہ موڑ کر دوسری طرف دیکھا تو وہ جگہ خالی تھی رات کا سارا منظر

http://novelshenovels.blogspot.com

اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا آنسو ایک دفع پھر رستہ بنا کے نکل آے تھے

پھر گھڑی پے نظر پڑتے ہی جلدی سے اٹھی اور واشروم کی طرف بڑھی اور فریش ہونے چلی گئی

فریش ہو کر آئی تو ڈریسنگ کے شیشے میں اپنا عکس نظر آتے ہی شرم سے چہرہ گلابی ہو گیا

پھر سر جھٹکتی بال سلجھانے لگی۔ ❤️❤️❤️

ازلان جس وقت گھر آیا رات ہو چکی تھی اور سدرہ (ملازمہ) جا چکی تھی

حور نے پانی کا گلاس لا کر دیا جسے اس نے خاموشی سے پکڑ لیا اور پھر فریش ہونے چلا گیا

حور نے کل کی طرح کھانا ٹیبل پر لگایا کیوں کے اسے کل والی بات یاد تھی خود تو وہ شام کو سینڈوچ کھا چکی تھی

ازلان کے کھانا کھانے کے بعد اس نے برتن سمیٹے جب باہر آئی

تو ازلان لاؤنج میں ہی بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا اور سامنے نیوز چل رہیں تھیں

حورین نے مہر کو کال کرنی تھی لیکن موبائل کی بیٹری لو تھی لینڈ لائن سے کرنے کا سوچا

لیکن اب ازلان کی وجہ سے سوچا بعد میں کرے گی

اور کمرے میں چلی گئی

http://novelshenovels.blogspot.com

کافی دیر بعد نکلی تب بھی وہ وہیں بیٹھا تھا

حور نے ہمت کی اور لاؤنج میں رکھے فون سے کال کرنے لگی جو کے کچھ مسلہ کر رہا تھا

جسکی وجہ سے کال نہیں جا رہی تھی

دو تین بار ٹرائی کرنے کے بعد حور نے فون رکھ دیا اور پلٹنے لگی

لیکن اذلان کے فون پر نظر پڑتے ہی اسکی آنکھیں چمک اٹھیں جو کے صوفے کے ساتھ

ٹیبل پر پڑا ہوا تھا

حور نے کن اکھیوں سے ازلان کی طرف دیکھا جو کے ہنوز لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ تھا

اس نے آلتو جلال کا ورد کرتے ہوے موبائل اٹھایا اور بھاگنے کی کی

اور پھر کچن میں آ کے ہی دم لیا اور مہر کا نمبر ملانے لگی

مہر نے جب ازلان کے نمبر سے کال دیکھی تو یاد آیا کے حور کو بھی کال کرنی تھی اور حور

کے نمبر سے کالز کالز آئی تھیں

وہ خود کو کوستی کال اٹھانے لگی لیکن آگے حور کی آواز سن کر بہت خوش ہوئی

حور نے تھوڑی سی بات کر کے کال بند کی اور مڑی تو سانس سینے میں ہی اٹک گئی

سامنے ہی اذلان کھڑا تھا اور پر سکون ہو کر اسے دیکھ رہا تھا پر اسکی آنکھوں میں جو شعلے

http://novelshenovels.blogspot.com

تھے حور کو ان سے خوف آ رہا تھا

اس نے خود ہی موبائل والا ہاتھ آگے کیا ازلان نے اپنا فون پکڑا اور حور کی طرف دیکھا جو سر جھکائے لب کاٹ رہی تھی

ازلان نے اپنے دوسرا ہاتھ حور کے سامنے لہرایا حور نے دیکھا تو کے ہاتھ۔ میں حور کا فون تھا

میری اجازت کے بغیر میرا فون کیوں لیا؟ (اذلان کی سخت آواز سے اسے اپنے ماتھے پے پسینے کے کچھ قطرے محسوس ہوے

وہ (ابھی اس نے کچھ بولنا چاہا تھا کے ازلان نے زور سے اسکا فون دیوار میں دے مارا جو ٹکرے ٹکرے ہو گیا تھا

حور تو اسکے غصے سے اندر تک لرز گئی تھی اور اب تو وہ باقاعدہ کانپ رہی تھی

یہ سزا ہے میری اجازت کے بغیر میری چیز لینے کی اب ہر دفع کال کرنے سے پہلے تمھیں میری اجازت درکار ہے ہوں (اذلان اپنے اسی سخت لہجے میں کہتا اسکا گال تھپتھپاتا ہوا باہر نکل گیا جب کے حور اپنے بے جان ہوتے وجود کو گھسیٹتے کمرے میں آ گئی روتے روتے نہ جانے کب اسکی آنکھ لگی تھی اسے پتا ہی نہی چلا

http://novelshenovels.blogspot.com

❤❤❤ ۔

اگلا پورا دن وہ کمرے میں ہی بند رہی شام ہوئی اور جب بھوک زیادہ برداشت نہ ہوئی تو وہ باہر نکل آئی

باہر آئی تو سدرہ نہیں تھی کچن بھی خالی تھا گارڈ سے پوچھنے پر پتا چلا کے آج وہ آئی ہی نہیں طبیعت خرابی کی وجہ سے

حور اندر بڑھ گئی اور کھانے کا کچھ سوچنے لگی کیوں کے اسے تو کچھ چیزیں ہی بنانی آتی تھیں

اس نے کچھ سوچ کے دال بنالی کیوں کے یہ ہی اچھے سے بنا لیتی تھی وہ

اذلان کے آنے تک اس نے کھانا بنالیا تھا اور اسکے فریش ہو کر آنے تک حور کھانا ٹیبل پر لگا چکی تھی

اذلان نے کھانا دیکھا اور ایک نظر حور کو جو خاموشی سے کھا رہی تھی

اور اگلے ہی لمحے اس نے حور کا منہ کی طرف جاتا ہوا ہاتھ پکڑا اور اپنے منہ کی طرف لے گیا

اور حور اسے تو تب سمجھ آئی جب نوالے کے ساتھ وہ حور کی انگلی بھی بری طرح کاٹ چکا

تھا

حور کی ایک سسکی نکلی تھی اس نے اپنی انگلی کی طرف دیکھا جہاں سے خون کی بوندیں نکل رہیں تھیں

آئندہ کچھ بھی اسطرح کا بنانے سے اختیاط کرنا ورنہ اگلی دفع میں تمہارے ہاتھ کے ساتھ بھی کوئی دریغ نہیں کروں گا (اتنا کہتے ہوے وہ جھٹکے سے اٹھا اور باہر نکل گیا جب کے حور ڈبڈبائی نظروں سے اسے جاتا دیکھ رہی تھی

حور وہی بیٹھ کے روتی چلی گئی پچھلے کچھ دنوں سے وہ رو ہی تو رہی تھی اس نے اپنا سر ٹیبل پر رکھ لیا آنسو لگاتار نکل رہے تھے دل بہت زیادہ اداس تھا اک حسرت دل میں اٹھی تھی کاش کوئی اپنا کاش ماما کے پاس وہ جا سکتی تو ان کی گود میں سر رکھ کر خوب روتی لیکن اب تو وہ فون پر بات کرنے کے لئے بھی ازلان کی محتاج تھی لینڈ لائن میں بھی کوئی مسلہ تھا جس کا اذلان کو ابھی تک علم نہیں تھا کافی دیر بعد حور اٹھی برتن سمیٹے اور اپنے کمرے میں چلی گئی

اور کچھ نہ سوجھا تو دوار پے نسب ایل سی ڈی آن کر کے بیٹھ گئی

اور کافی دیر دیکھنے کے بعد بیٹھے بیٹھے ہی سو گئی

http://novelshenovels.blogspot.com

ازلان کافی لیٹ جب گھر آیا تو اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے حور کے کمرے سے آتی آوازوں نے اس کے قدم وہی روک لئے اس نے اپنا رخ حور کے کمرے کی طرف کیادروازے تک پہنچ کر ہینڈل پر ہاتھ رکھا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

نظر بیڈ پر پڑی تو حور میڈم بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاے سو رہی تھی اور سامنے ایل سی ڈی پر کوئی فنی پروگرام چل رہا تھا ازلان سر جھٹکتا آگے بڑھا ریموٹ سے بند کیا اور حور کی طرف بڑھا اس پر لحاف ڈالتے ہوے اذلان کی نظر انگلی پر پڑی جو کے تھوڑی سوج چکی تھی اس نے فرسٹ ایڈ باکس سے ٹیوب نکالی اسکی انگلی پے لگائی اور دروازہ بند کرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

وہ حور کی ہوش میں کبھی بھی اسکے ساتھ نرم رویہ نہیں رکھ سکتا تھا اس کے بھائ کو بھی تو پتا چلے کے اپنوں کو تکلیف ہو تو کیسا لگتا ہے لیکن دل کے ایک کونے میں ابھی بھی حور تھی اور شائد ہمیشہ رہتی ۔

❤❤❤۔

رات کے کسی پہر جب حور کی آنکھ کھلی تو یاد آیا کے وہ تو کوئی فنی پروگرام

http://novelshenovels.blogspot.com

دیکھ رہی تھی اور پھر وہی سو گئی تھی تو یہ کمبل کیسے اس کے اوپر آیا اور پروگرام بھی بند ہو چکا تھا

تو کیا وہ آے تھے کمرے میں کیا انھیں ابھی بھی میری فکر ہے)دل میں خوش فہمیاں جگہ لے رہی تھیں وہ تو سوچ رہی تھی کے شائد ازلان بدل رہا ہے لیکن اسے نہیں پتا تھا کے ابھی مشکلات شروع ہوئیں تھیں

❤❤❤ -

ازلان آفس میں بیٹھا تھا جب اسکا موبائل بجا نمبر دیکھا تو بابا کا تھا گہری سانس لیتے ہوے کال پک کی یہ حویلی سے آنے کے بعد یہ پہلی کال تھی انکی

السلام علیکم بابا اسنے سلام میں پہل کی

و سلام کیسے ہو برخوردار

اللہ کا شکر ہے بابا آپ کیسے ہیں

جو کارنامہ آپ یہاں کر کے گئے ہیں اس کے بعد کیا توقع رکھتے ہو)انکی غصے بھری آواز ابھری

بابا مانتا ہوں کے غصے سے اٹھ گیا ہاتھ اب کیا کروں پھر اس نے بھی تو غلط

http://novelshenovels.blogspot.com

بولا تھا نہ)اذلان نے کہا

لیکن بیٹا جی اسکی غلطی کوئی بڑی نہیں تھی کے آپ وہ سب کرتے اس دفع تو پہلی اور آخری دفع سمجھ کر معاف کر رہا ہوں اذلان لیکن اگر آئندہ حور کو کوئی بھی تکلیف پوھنچی تو یاد رکھنا سب سے پہلے تمہارے سامنے میں آؤں گا ان کی آواز میں غصہ تھا اذلان کو لگ رہا تھا کے اگر وہ اس وقت ان کے) سامنے ہوتا تو ضرور ایک آدھ لگا دیتے

ماما اور مہر کیسی ہے بابا)اذلان نے بات بدلنی چاہی تا کے انکا غصہ کچھ کم ہو

ٹھیک ہیں وہ دونوں تم بتاؤ حور کیسی ہے اور اذلان اسے پریشان مت کرنا زیادہ)انہوں نے اب کی بار نرم لہجے میں کہا

ٹھیک ہے وہ بابا مجھے ایک میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے اسکا ٹائم ہو گیا ہے

حافظ ٹھیک ہے حور کی بات کروانا مجھ سے اور اپنا حیال رکھنا اللہ

حافظ)اذلان نے کہتے ہوئے فون رکھا اور میٹنگ کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اللہ

❤❤❤ -

وہ جائے نماز پے بیٹھی مسلسل دعا مانگ رہی تھی اور ساتھ ساتھ آنسو اور

http://novelshenovels.blogspot.com

سسکیاں بھی جاری تھیں

جی پلیز میری مشکلیں آسان کر دیں ازلان پہلے کی طرح ہو جایں پلیز اللہ یا اللہ

جی میرے دل کو سکون دے دیں سکون آ جائے میری زندگی میں جیسے پہلے

تھا وہ دعا مانگ کر ہاتھ پھیرنے لگی تھی کے ازلان آگیا حور نے اسے دیکھا تو

جلدی جلدی دوبارہ ہاتھ دعا کے لئے کھڑے کر دیے

ازلان جو کے اس سے کچھ بات کرنے آیا تھا اسے ایسے دیکھ کر خاموشی سے

صوفے پے بیٹھ کر موبائل یوز کرنے لگا

حورین نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا جو کے موبائل میں کچھ ٹائپ کر رہا تھا

یہ شائد نظروں کی تپش کا احساس تھا کے ازلان نے نظریں اٹھا کر حور کی

طرف دیکھا

اس نے سٹپٹاتے ہوے جلدی سے نظریں پھیریں اور دعا مانگنے میں مگن ہو

گئی ازلان نے ٹائم دیکھا تو دس منٹ گزر چکے تھے لیکن حور ابھی بھی ویسے

ہی دعا مانگ رہی تھی

وہ اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا پانچ منٹ مزید سرکے ازلان کے صبر کا پیمانہ

http://novelshenovels.blogspot.com

لبریز ہو رہا تھا لیکن حور پر کوئی اثر نہیں تھا

کچھ سوچتے ہوے وہ باہر کی طرف بڑھا اسکے کمرے سے نکلتے ہی حور نے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اٹھنے لگی کے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گیں

اذلان دروازے سے ٹیک لگاے کھڑا تھا بازو سینے پے لپیٹے کھڑا تھا

ہو گئی ختم دعا یا ابھی اور کرنی ہے)وہ بغور اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوے کہنے لگا

ن نہیں ہو گئی ختم آ آپ کو کوئی کام ہے)حور نے لرکھرائی زبان میں کہا اب تو اسکے سامنے بولنے سے پہلے ہی زبان لڑکھڑا جاتی تھی

ہمم میرے کمرے میں آو ابھی)اتنا کہتے ہی وہ روم سے نکل گیا جب کے حور سوچ رہی تھی کے اب پتا نہیں کیا کہنا ہے بس سب خیر ہو

وہ سست قدموں سے چلتی ہوئی اسکے کمرے کی طرف بڑھی دروازہ کھولا تو وہ سامنے ہی صوفے پے بیٹھاہوا تھا سامنے لیپ ٹاپ رکھا تھا اور ارد گرد فائلز بکھری ہوئ تھیں حور ابھی ایک ہی قدم آگے بڑھی تھی جب اسکی آواز کانوں میں پڑی

http://novelshenovels.blogspot.com

واپس جاؤ)حور تو حیران تھی کے یہ کیا کہ رہا تھا وہ

ج جی)حور فقط ایک لفظ ہی بول پائی

واپس جاؤ اور نوک کرو جب تک میں نہ کہوں تم اندر نہیں آو گی)اب کی بار اس نے غصے سے کہا حور نے اسکو آنکھوں میں دیکھتی واپس مڑی

باہر جاکر دروازہ نوک کیا لیکن کوئی آواز نہیں آئ تھی اس نے دوبارہ نوک کیا لیکن کوئی فائدہ نہیں تھا اب وہ کمرے میں بھی نہیں جا سکتی تھی

اور اندر بیٹھا ازلان جیسے کان بند کیے بیٹھا تھا آخر کار جب حور کو باہر کھڑے پندرہ منٹ گزر گئے تو سولویں منٹ ازلان نے اسے اندر آنے کی اجازت دی

یہ حور کو ازلان کو انتظار کروانے کی سزا تھی

جب وہ کمرے میں آئ تو اسکے چہرے پر بے بسی رقم تھی

آپ نے بلایا تھا)اس دفع اپنے لہجے کو مضبوط بناتے ہوے بولی

اب سے مجھے ہر صبح میرے کپڑے جوتے ٹائی والٹ میری امپورٹنٹ فائلز ہر چیز تیار اور جگہ پر ملنی چاہیے جو کے تم کرو گی اور غلطی کی بلکل گنجائش نہیں ہوگی سمجھ گئی)اس نے بات کے آخر میں حور سے پوچھا جو کے بغور سن رہی

http://novelshenovels.blogspot.com

تھی

اسنے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا

اوکے گڈ اب صبح کے لئے میری وائٹ شرٹ نیوی بلیو پینٹ کوٹ بلیک ٹائی اور بلیک شوز ریڈی کر دو)وہ کہتا ہوا اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا جب کے حور رات کے اس وقت اتنے کام سن کر چکرا کر رہ گئی

ابھی ضروری ہے)اس نے اٹکتے ہوے پوچھا

اگر تم صبح کرنا چاہو تو پانچ بجے سے پہلے سب کچھ ریڈی کر دینا)وہ کہ کر دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا

جب کے حور اسکی واڈ روب کی طرف بڑھی بڑی مشکل سے پینٹ کوٹ ڈھونڈنے کے بعد شرٹ ڈھونڈی اور پھر اینڈ پے ٹائی جو کے ایک مشکل کام تھا

بلیک کی جگہ سلور۔۔۔۔۔۔)اتنا کہتے ہی ازلان کی سخت نظروں سے خائف ہو کر وہ بلیک ٹائی ڈھونڈھنے لگی بلاآخر بلیک ٹائی مل ہی گئی پھر کپڑے پریس کیے جو کے بہت ہی مشکل تجربہ تھا ابھی وہ ہینگ کر کے وارڈروب میں رکھنے

لگی جب ازلان کی آواز بلکل اپنے پیچھے سے سن کر ہینگر ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا

دوبارہ کر کے لاؤ پریس اسے)ازلان کے کہنے پر اسنے ایک نظر ازلان پر ڈالی

ابھی تو کر کے لائی ہوں پھر کیوں)حور نے ہمت کر کے کہا

خود بھی دیکھ لو اپنی کیے گئے پریس کو یہ پہلی اور آخری دفع ہے آئندہ اس طرح ہوا تو اپنی سزا بھی سوچ لینا)وہ کہتا ہوا بیڈ پر نیم دراز ہو گیا جب کے حور دوبارہ سے پریس کرنے چلی گئ نیند بھی بہت سخت آئ تھی لیکن کیا کرتی کپڑوں کے بعد اس نے جوتے پالش کر کے رکھے

میں نے بلیک شوز کہا تھا)ازلان کی گرج پر وہ جو فائل پکڑ رہی تھی فائل ہاتھ سے چھوٹ گئ

س سوری مسن ابھی کر دیتی ہوں)حور کہتی ہوئی جلدی سے جوتوں کی طرف بڑھی بلیک شوز پالش کرنے کے بعد فائل اکٹھی کر کے بیگ میں ڈالیں اور دیوار گیر گھڑی پر نظر ڈالی جو بارہ کا ہندسہ کراس کر گئ تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

میں جاؤں اب)حور نے ازلان سے پوچھا اور اجازت ملتے ہی فورا سے باہر نکلی

کب سے رکی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی

ازلان کی حسب معمول فجر کے وقت آنکھ کھل گئی تھی نماز پڑھ کر آیا اور

ٹریک سوٹ پہن کر جوگنگ پے چلا گیا ایک گھنٹے بعد واپس آیا تو اپنے کمرے

کی طرف جاتے ہوئے نظر حور کے کمرے کی طرف گئی ۔اسکے کمرے کا

دروازہ بند تھا ۔

اس نے اپنے قدم حور کے کمرے کی طرف موڑ لئے دروازے کا ہینڈل گھمایا

تو حسب توقع دروازہ ان لاک تھا وہ اندر داحل ہوا تو کمرے میں فل اندھیرا

تھا اور حور دنیا جہاں سے بے خبر حواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی

حور)وہ اسکے سر پر کھڑا اسے اٹھا رہا تھا

حور تھوڑا سا کسمسائی اور دوبارہ سو گئ

حور اٹھو)اب کی بار ازلان نے جھک کر اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا

حور نے تھوڑی سی آنکھیں کھولیں اور ازلان کو اپنے اوپر جھکا ہوا دیکھتے ہی

اسکی آنکھیں پٹ سے کھل گیں اتنی دیر میں ازلان بھی کھڑا ہو چکا تھا ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

میں لیٹ ہو رہا ہوں اٹھو اور ناشتہ بناؤ)ازلان نے ہاتھ پے بندھی گھڑی

دیکھتے ہوے کہا

اور مڑنے لگا جب پھر رک گیا

آج یہ لاسٹ ٹائم تھا آئندہ مجھے تمہیں اٹھانا نہ پڑے)اتنا کہتے ہوے وہ یہ جا

وہ جا جب کے حور ہونقوں کی طرح منہ کھولے اسے دیکھتی رہ گئی ۔

پھر جلدی سے اٹھی فریش ہو کر کچن میں ناشتہ بنانے آ گئی ناشتے بناتے بناتے

اسکی آنکھیں بند ہو رہی تھیں رات لیٹ سونے کی وجہ سے نیند بھی پوری

نہیں ہوئی تھی ۔

جب تک اس نے ناشتہ بنایا ازلان تیار ہو کے خوشبوئیں بکھیرتا کچن میں

ڈائننگ ٹیبل کے گرد رکھی کرسی پر بیٹھ گیا ۔

حور نے خاموشی سے ناشتہ ٹیبل پے لگایا اور خود چیزیں سمیٹنے لگی ازلان جو کے

موبائل یوز کر رہا تھا نظر ہٹا کر ناشتے کو دیکھا اور پھر حور کو ۔

حور یہاں آو)ازلان نے کہتے ہوے موبائل سائیڈ پے رکھا

جی)حور نے پاس آ کر بولا دل میں اک ڈر بھی تھا کے پتا نہیں اب کیا کہے

گا

بیٹھو)ازلان نے کہتے ہوے کرسی اپنی کرسی کے نزدیک کی

حور نے ایک نظر اسے دیکھا جو حور کو ہی دیکھا رہا تھا اور سمٹ کر بیٹھ گئی

ازلان نے ناشتہ اسکی طرف کیا جب کے حور خاموشی سے بیٹھی اپنی انگلیاں مسل رہی تھی ۔

چلو اب کھلاؤ مجھے)ازلان کی بات پر حور نے یک دم سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا ۔

اس کے دل میں ڈر بھی تھا ابھی دو دن پہلے ہی تو اسنے کتنی بری طرح اسکی انگلی زخمی کی تھی

حور کو اپنی ہتھیلیاں عرق آلود ہوتی محسوس ہوئیں

تنفس کی رفتار تیز ہو گئی تھی اسنے بمشکل ازلان کو دیکھتے ہوے نفی میں سر ہلایا ۔

اور اٹھنے لگی کے ازلان نے اسکے ہاتھ پے اپنا ہاتھ رکھا اور گرفت مضبوط کر لی ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

اسکی گرفت اتنی مضبوط تھی کے حور کو اپنے ہاتھ کی ہڈیاں ٹوٹتی ہوئیں محسوس ہوئیں ۔

حور میں کیا کہ رہا ہوں)اب کی بار وہ دبے دبے لہجے میں دھاڑا۔

اب جب تک وہ اسکی بات مان نہ لیتی اسکا ہاتھ نہیں چھوٹ سکتا تھا ۔

حور نے کپکپاتے ہاتھ سے نوالہ بنایا اور نظریں نیچی کیے اسکے منہ کی طرف بڑھا دیا

ازلان نے حور کا کپکپاتا ہاتھ پکڑا اور اپنے منہ کی طرف لے گیا ۔

پورا ناشتہ اسنے حور کے ہاتھوں سے ہی کیا تھا جب کے اس دوران حور کے کئی موتی آنکھوں سے ٹوٹ کر گر رہے تھے ازلان کے ہاتھ کی گرفت ہنوز مضبوط تھی جس کی وجہ سے حور کو تکلیف ہو رہی تھی ۔

ناشتہ ختم ہوتے ہی ازلان نے حور کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا

گڈ اسی طرح میری بات مانتی رہو گی تو تمہارے لئے اچھا ہو گا)ازلان اسکا گال تھپتھپاتا اپنی چیزیں اٹھا کر باہر نکل گیا جب کے حور کی نظر اپنے ہاتھ پر گئی جو بری طرح سرخ ہو چکا تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

❤❤❤ ۔

مہر اپنے کمرے میں تھی جب مراد صاحب اسکے کمرے میں آے

بابا آپ آیں نہ کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیا ہوتا ۔)مہر جو کے کپڑے تے کر کے رکھ رہی تھی انہیں دیکھتے ہوئے بولی

ضروری ہے کوئی کام ہو تب ہی آؤں میں تو اپنی بیٹی سے باتیں کرنے آیا ہوں)وہ کہتے ہوے بیڈ پر بیٹھ گئے جب کے مہر بھی ساتھ ہی بیٹھ گئ ۔

کیا کر رہی تھی میری بیٹی)انہوں نے نرمی سے پوچھا

کچھ نہیں بابا بس کچھ کپڑے تھے وہ تے کیے

بیٹا آپ نے کیا سوچا ہے اب آپ کے چھوٹے بابا اور احراز بھی پوچھ رہے تھے بیٹا یہ جو زندگی ہے نہ اس میں بہت سے غم تکلیفیں اور آزمائشیں آتی ہیں اور ایک بہترین انسان وہ ہوتا ہے جو ان تکلیفوں اور آزمائشوں کا سامنے کرے نہ کے ڈر کے بیٹھ جائے اور بیٹا مجھے پتا ھے کے آپکا دماغ ابھی ڈسٹرب ہے پر بچے جب بچے آپ سامنا کرو ان سب چیزوں کا اور جہاں تک حماد کی

http://novelshenovels.blogspot.com

کی امانت تھا اور اسکی اتنی ہی زندگی تھی اسمیں اخراز کا کوئی بات ہے تو وہ اللہ

قصور نہیں یہ تو ہم سب کی قسمت میں ایسے ہی لکھا تھا آپ سمجھ رہی ہو نہ

انہوں نے بڑی نرمی سے سمجھاتے ہوے آخر میں پوچھا)

جی بابا)مہر نے آہستگی سے کہا

چلو پھر آپ کی چچی کی طبیعت بھی نہیں ٹھیک جاؤ ان کی خبر لو جا کے شاباش

انہوں نے کہا جس پر مہر اثبات میں سر ہلایا)

❤❤❤ ۔

ازلان آفس میں بیٹھا کب سے مسلسل لینڈ لائن پے کال کر رہا تھا لیکن بیل

جانے با وجود کوئی اٹھا نہیں رہا تھا ۔

اسکی کچھ فائلز آنی تھیں اور حور کو بتانا تھا کے انھیں سمبھال کے رکھ لے

لیکن اب وہ کال ہی پک نہیں کر رہی تھی

اذلان نے اپنا کام ختم کیا اور گھر روانہ ہو گیا ۔

حور لاؤنج میں بیٹھی کوئی مگن سو انداز میں پروگرام دیکھ رہی تھی جب لاؤنج

کا دروازہ کھلنے کی آواز آئ ۔پر وہ سمجھی شائد سدرہ ہو گی وہ کسی کام سے باہر

http://novelshenovels.blogspot.com

گئی تھی ۔

کال کیوں نہیں پک کر رہی تھی)لیکن اسکا اندازہ غلط ثابت ہوا جب اگلے ہی

لمحے ازلان اسکے سر پے کھڑا پوچھ رہا تھا ۔

ک کونسی کال کوئی ک کال نہی آئ)حور نے اٹکتے ہوے جواب دیا

ازلان نے لب بھینچے کچھ سوچا اور لینڈ لائن کی طرف بڑھا

کچھ دیر چیک کرنے کے بعد اسے ادراک ہوا کے واقعی کچھ مسلہ ہے ۔

کب سے حراب ہے یہ)اسنے مڑ کر حور سے پوچھا

دو دن ہو گئے ہیں

تو مجھے کیوں نہیں بتایا)اب وہ کڑے تیوروں کے ساتھ استفسار کر رہا تھا

م مجھے یاد نہیں رہا)حور نے گویا اطراف جرم کیا تھا جب کے دل میں تو وہ

سوچ رہی تھی کے ہر وقت تو لارڈ صاحب کو غصہ رہتا ہے بتاتی کب ۔

ہمم کچھ دیر تک کچھ فائلز آیں گی میرے کمرے میں پہنچا دینا اور میں روم

میں جا رہا ہوں کافی بنا کے وہیں دے جانا)وہ کہتا ہوا کمرے کی طرف بڑھ گیا

جب کے حور کچن کی طرف

http://novelshenovels.blogspot.com

کافی بنا کے ٹرے میں رکھی وہ سوچ رہی تھی کے ازلان کو ہی بولے کے مہر

سے اور ماما سے بات کروا دے کتنے دن ہو گئے بات کیے ہوے

یہی سوچتے ہوے وہ اسکے کمرے تک گئی نوک کیا لیکن کوئی آواز نہ آئ

دوبارہ نوک کرنے پر بھی بے سود اسنے ہمت کر کے اندر جھانکا تو روم حالی تھا

وہ اندر داحل ہو گئی کافی ٹیبل پے رکھی اور خود بھی وہیں بیٹھ گئی تا کے ازلان

سے بات کر سکے ۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کے واشروم کا دروازہ کھلا تھا اور ازلان باہر آیا بلیک

ٹراؤزر میں شرٹ کے بغیر

حور کی رنگت گلابی ہو گئی ازلان بھی اسے دیکھ چکا تھا اسی لئے اس کی طرف

بڑھا

رات کو میں نے کیا بولا)وہ سخت لہجے میں پوچھ رہا تھا

م میں ن نے نوک کیا تھا ڈور)حور نے نظریں قالین پے گاڑے جواب دیا

تو پھر جواب ملا تھا کیا

وہ م مجھے آ آپ سے بات کرنی تھی)حور نے کپکپاتے لہجے میں کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

کرو سن رہا ہوں)ازلان کہتے ہوئے تھوڑا آگے بڑھا جب کے حور پیچھے ہونے کی وجہ سے صوفے پر گر گئی

ۓ وہ مجھے ماما اور م مہر سے بات کرنی ہے)حور کی پیشانی پر قطرے نمودار ہو گئے تھے دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تھا

ٹھیک ہے کروا دوں گا)ازلان کہتے ہوئے شرٹ پہننے کے لئے مڑا جب کے حور اسکے مڑتے ہی ایسے بھاگی جیسے گدے کے سر سے سینگھ

❤❤❤ -

شام کو ازلان نے حور کو فون دیا تھا بات کرنے کے لئے مہر کے پوچھنے پر کے سب ٹھیک ہے حور رو پڑی

مہر کچھ ٹھیک نہیں ہے ازلان کو پتا نہیں کیا ہوگیا ہے ۔ وہ ہر وقت غصہ کرتے ہیں مجھے ان سے بہت ڈر لگتا ہے مہر مجھے لگتا ہے کے میں اگر اور یہاں رہی تو مر جاؤں گی مہر مجھے آ کر لے جاؤ یہاں سے پلیز ورنہ آپ سب کی حور مر جائے گی)وہ ہچکیوں کے ساتھ کہ رہی تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

حورین دیکھو رو نہیں م میں کرتی ہوں بات تمہیں لے آیں گے کچھ نہیں ہو گا تمہیں تم بس ٹینشن نہ لو)مہر نے اسے سمجھا بجھا کے چپ کروایا تو حور کو بھی تھوڑی تسلی ہوئی

لیکن اسے نہیں پتا تھا کے جو ہم سوچتے ہیں وہ نہیں ہوتا اب اسکے ساتھ کیا ہو گا اس بات سے وہ انجان تھی

فون بند ہوا تو حور اذلان کے کمرے میں اسے فون دینے گئ لیکن وہاں نہیں تھا وہ واپس مڑی تو اذلان پیچھے ہی کھڑا تھا اور اسے ہی گھور رہا تھا حور کی رنگت یکدم بدلی کے ازلان نے کچھ سن نہ لیا ہو

موبائل ؟(کچھ دیر بعد اذلان کی آواز آئ

حور نے موبائل دیا جسے اذلان نے جھپٹنے کے انداز میں لیا اور چلا گیا

لیکن حور تو حیران تھی آج ہٹلر کچھ کہے بنا ہی چلے گئے

اس نے دل میں سوچا لیکن وہ پر سکون ہو گئ تھی

مہر سے بات کر کے۔ اتنے دنوں بعد کسی اپنے کو دل کا حال بتا کے

اب اسے یقین تھا کے حالات میں بہتری اے گی۔۔

❤❤❤ ۔

ازلان گھر سے نکلا اور بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑانا شروع کر دیا ذہن میں مختلف سوچیں تھیں

غصے سے دماغ پھٹ رہا تھا حور کی مہر سے کی گئی باتیں وہ سن چکا تھا حور کو کیسے جانے دے سکتا تھا

دل میں لگی آگ اور بڑھ رہی تھی اب اس نے ایک فیصلہ کرنا تھا

مُڈل ختمی فیصلہ جو کے حور کی زندگی کو مزید کٹھن بنا دیتا۔۔۔

❤❤❤ ۔

مہر گھر آگئی تھی لیکن ابھی تک اسکا اور اخراز کا سامنا نہیں ہوا تھا اور نہ ہی وہ چاہتی تھی

لیکن ایسا کب تک ممکن تھا کے ایک ہی گھر میں آمنا سامنا نا ہو۔

وہ تو پہلے ہی اس سے سخت بدگمان تھی لیکن اس رات کے بعد تو وہ اس سے اور بھی نالاں ہوگئی تھی۔

اسی لئے سارے کام ختم کرنے کے بعد وہ کمرے میں آئی اور اخراز کے آنے سے پہلے ہی سو گئی۔

http://novelshenovels.blogspot.com

❤️❤️❤️ --

حورین ابھی نہا کر نکلی تھی نم بالوں کو سلجھایا اور انہیں جوڑے میں مقید کر دیا وہ اٹھی ہی تھی

کے ازلان کا چہرہ شیشے میں نظر آیا وہ مڑی تو واقع ہی ازلان کھڑا تھا اور اسکے ہاتھ میں شاپنگ بیگ تھا

حور کھولو اسے (ازلان نے کہتے ہوئے بیگ حور کی طرف بڑھایا

حور نے بیگ پکڑ کر کھولا تو حیران رہ گئی کچھ دیر تو الفاظ ہی ساتھ نہیں دے رہے تھے

ی یہ کیا م میرا م مطلب ک کیوں (کچھ دیر بعد دماغ نے سمجھنا شروع کیا تو اسنے اٹکتے ہوئے پوچھا

یہ برائیڈل ڈریس ہے اور کل رات جب میں اوں تو مجھے میرے کمرے میں اس لباس کے ساتھ چاہیے ہو (ازلان نے بغور حور کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا اور جانے لگا

حور جو سن سی کھڑی تھی اسکو جاتے دیکھا تو دل اور دماغ نے کہا کے وقت ہے ابھی کہ لو

---

http://novelshenovels.blogspot.com

م میں یہ ن نہیں پہنوں گی (حور نے آنکھیں بند کر کے کہا

اور ازلان وہ تو حور کی بات سن کر مڑا

تو پھر پتا ہے میں کیا کروں گا (ازلان نے کہتے ہوئے قدم حور کی طرف بڑھائے

حور نے آنکھیں کھولی تو ازلان کو اپنے قریب پایا

بے ساختہ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

ازلان آگے بڑھا اور حور کو جھٹکے سے قریب کیا۔ اسکے جوڑے میں مقید نم بال ایک جھٹکے سے کھلے تھے اور آبشار کی طرح اسکی کمر پر پھیل گئے تھے۔

ابھی اسی وقت تمہیں اٹھا کے اپنے کمرے میں لے جاؤں گا اور پھر تمہاری ہر مزاحمت بیکار جائے گی۔

(ازلان کی بات پر حور نے لبوں کو دانتوں تلے دبا کر سسکی کو روکا جب کے آنسو پلکوں کی بار توڑ کر باہر نکل آئے تھے۔

اوں ہوں یہ تمہارے پاس میری امانت ہیں اور میں نہیں چاہتا کے میرے سوا کوئی ان پے ظلم کرے

(ازلان نے کہتے ہوئے اسک لبوں کو دانتوں سے آزاد کروایا اور چھوڑتا ہوا نکل گیا۔

http://novelshenovels.blogspot.com

جب کے حور اس نئی آزمائش پے رو رہی تھی

❤❤❤ --

احراز جب روم میں آیا تو دیکھا مہر سر منہ لپیٹے سو چکی تھی وہ ایک ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا

وہ تو چاہتا تھا کے مہر سے بات کر کے ساری غلط فہمیاں دور کر دے لیکن ابھی تو یہی سوچ اسے پر سکون کر گئی تھی کے مہر آ تو گئی ہے۔

❤❤❤ -

پوری رات اسکی دعاؤں میں گزری تھی روتے روتے وہ جائے نماز پر ہی سو چکی تھی۔

ازلان جب حور کے کمرے سے آیا تو آنکھیں حد درجہ سرخ تھیں شاور کے نیچے پتا نہیں کتنی ہی دیر کھڑے رہ کر اپنے اندر لگی آگ کو بجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ حور اپنی مکین دل کو کیسے اتنے دکھ دے سکتا ہے وہ جس کے ہر دکھ کا مداوا ہی وہ کرتا تھا اب اسے ہر دکھ دیتا ہے اسکے ہر دکھ کی وجہ بنتا ہے

سوچوں کے بھنور سے جان چھڑوانے کے لئے اسنے دراز سے سلیپنگ پلز نکالی اور کھا گیا کچھ ہی لمحوں بعد وہ نیند کی آغوش میں تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

صبح جب ازلان کی آنکھ کھلی تو کافی وقت ہو چکا تھا نماز کا وقت بھی نکل چکا تھا وہ آفس کے لئے تیار ہو کر نیچے آیا تو نظر بے اختیار حور کے کمرے کی طرف پڑی بند دروازہ اسکا منہ چڑا رہا تھا۔

وہ آفس روانہ ہو گیا

حور روتے روتے وہیں سو گئی تھی جب اٹھی تو وہ ویسے ہی پڑی رہی کچھ دیر ہی گزری تھی جب دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔

وہ چونک گئی خوف غالب آنے لگا سانس رکنے لگی تھی

دروازہ پھر سے کھٹکھٹایا گیا

حورین باجی (دروازے پار سے آنے والی آواز سن کے اسے حوصلہ ہوا

رکی ہوئی سانس چلنے لگی تھی آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو سامنے سدرہ کھڑی تھی۔

باجی آپ دروازہ کیوں نہیں کھول رہی تھی مجھے تو بڑی فکر ہو رہی تھی (دروزہ کھولتے ہی سدرہ شروع ہو گئی۔

وہ رات کو لیٹ سوئی تھی نا اسلئے آنکھ نہیں کھلی آپ آج جلدی آگیں

میں تو روز اسی ٹائم آتی ہوں (سدرہ کے کہنے پر اسکی نظر دیوار گیر گھڑی پر پڑی تو ادراک

http://novelshenovels.blogspot.com

ہوا کے وہ کافی دیر سوتی رہی ہے

اچھا آپ فریش ہو جایں میں ناشتہ بنا دیتی ہوں (سدرہ کے کہنے پے وہ فریش ہونے چلی گئی۔

حور جب فریش ہو کر آئی تو سدرہ نے پراٹھا اور ساتھ میں آملیٹ اور چائے بنا کر ٹیبل پر رکھی۔

آپ بھی آجایں (حور نے دعوت دی ویسے بھی اس کی کافی بے تکلفی تھی مہر اور حور کے ساتھ

نہیں جی میں ناشتہ کر کے آئی ہوں (وہ کہ کر دوبارہ کام کی طرف متوجہ ہو گئی۔

حورین باجی مہر باجی کیسی ہیں اور کب آیں گی۔ (اس نے کام کرتے ہوے پوچھا

ہاں ٹھیک ہے پتا نہیں اب کب آیں گی (حور نے کھوے کھوے لہجے میں جواب دیا۔

ہاۓ قسم سے کتنا مزا آتا تھا جب مہر باجی بھی ہوتی تھیں کتنا ہلا غلا کرتی تھیں آپ لوگ (وہ اپنی باتیں کہی جا رہی تھی جب کے حور تو سوچ رہی تھی کے وہ وقت تو چلا گیا اب شائد ہی زندگی میں سب کچھ پہلے جیسا ہو۔

❤❤❤ -

http://novelshenovels.blogspot.com

مہر جب اٹھی تو اخراز ابھی سو رہا تھا وہ فریش ہو کر نیچے آ گئی ضرار صاحب کا ناشتہ ٹیبل پر لگا کر وہ چچی کا ناشتہ ٹرے میں رکھ کر ان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

امی ناشتہ (مہر نے ان کے سامنے ٹرے رکھتے ہوئے کہا وہ بیماری کے باعث کمرے میں ہی رہتی تھی زیادہ

بیٹا خوش رکھو تم نے کر لیا (انہوں نے پیار سے کہتے ہوئے پوچھا

میں ابھی کر لوں گی (مہر نے مسکراتے ہوئے کہا

اچھا بیٹا دھیان سے کر لینا

مہر (کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد ان کی آواز آئی

جی امی (مہر نے سر اٹھا کر انھیں دیکھا وہ کل کی حور کی بات سے پریشان تھی سمجھ نہیں آ رہی تھی کے کس سے بات کرے۔

تمہاری حورین سے بات ہوتی ہے جب سے گئی ہے میری بات صرف ایک دفع بات ہوئی ہے اس سے مجھے بڑی فکر ہے اس کی (کہتے ہوئے انکی آنکھوں میں نمی در آئی وہ ماں تھیں انکا دل اپنی اولاد کے لئے فکر مند تھا

جی میری ہوتی ہے بات اس سے اور ٹھیک ہے وہ اور آپ پریشان نا ہوں میں اسکی بات

http://novelshenovels.blogspot.com

کرواؤں گی فون آیا جب (مہر نے مسکراتے ہوئے کہا وہ انکو بتا کر مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ان کو مطمئن کرنے کو بعد وہ آئی چائے پی ناشتے کا تو دل نہیں تھا کمرے میں آئی تو اخراز شیشے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا

گڈ مارننگ

مہر کو دیکھ مسکرایا

مہر اسے نظر انداز کرتی آگے بڑھی اور کمبل سمیٹنے لگی۔

ناشتہ ملے گا؟ (اخراز جب اپنے آپ کو نظر انداز کرتے دیکھا تو پوچھا

جیسے روز کرتے ہیں آج بھی کر لیں (مہر بے رخی سے کہا

میں تو کر لوں گا پر کیا سوچیں گے سب کیسی بیوی ملی ہے کے شادی کے بعد بھی دوسروں کو کہہ رہا ہوں (اخراز نے شوخی سے کہا۔

اور باتوں پے تو جیسے لوگ کچھ نہیں کہتے نا (مہر کا اشارہ اس رات کی طرف تھا۔

اب لوگ فارغ تو نہیں ہوتے ہر وقت میں نے تو تمہاری بھلائی سوچی تھی پر تمہیں نہیں منظور تو خود چلا جاتا ہوں (اخراز کہتے ہوئے آگے بڑھا پر مہر اس سے پہلے ہی اس پر ایک

http://novelshenovels.blogspot.com

غصیلی نظر ڈال کر دروازے کی طرف بڑھ گئی

جس پر اخراز نے بمشکل اپنی مسکراہٹ روکی

۔❤❤❤

حور پریشانی سے ازلان کی باتوں کو سوچ رہی تھی عصر کا وقت ہو چکا تھا سدرہ بھی ازلان کے آنے سے پہلے چلی جاتی تھی

ابھی وہ یہی سوچنے میں مصروف تھی کے لاؤنج کی بیل بجی تھی اور سدرہ کے دروازہ کھولتے ہی ایک انجان چہرہ نمودار ہوا تھا ایک دو باتوں کے بعد وہ سدرہ کے ساتھ اندر کی طرف آ رہی تھی۔

یہ ہیں حورین باجی (سدرہ اس لڑکی کو بتا کر واپس مڑ چکی تھی جب کے حور الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

السلام علیکم میم مجھے ازلان سر نے آپ کو ریڈی کرنے کے لئے بھیجا ہے پر آپ تو ویسے ہی بہت خوبصورت ہیں (وہ کہتی ہوئی اک ادا سے کھکھلائی تھی

جب کے حورین تو اسکے لفظوں میں ہی اٹکی ہوئی تھی۔

آپ رہنے دیں میں خود ہو جاؤں گی (حور نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

http://novelshenovels.blogspot.com

بٹ میم ہمیں سر نے سختی سے تاکید کی ہے کہ آپ کو تیار کرنا ہے کیوں کے آپ تیار ہونے کے معمالے میں کافی گھبراتی ہیں (اسنے اپنے پیشہ ور انداز میں کہا۔

میں ان سے بات کرلوں گی ڈونٹ وری (حور نے بظاھر اپنے لہجے کو مضبوط کرتے ہوے کہا۔

اوکے میں ان سے بات کرلیتی ہوں وہ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے (وہ اپنے مخصوص انداز میں مسکراتی ہوئی بولی۔

اور فون نکال کر نمبر ملایا کچھ سیکنڈ کی بات کے بعد اسنے فون حور کی طرف بڑھایا جسے اس نے کانپتے ہاتھوں سے تھاما اور اٹھ کر کمرے میں آگئی۔

ہیلو (موبائل کان سے لگاتے ہوے اس نے کہا

تیار کیوں نہیں ہو رہی تم (حور کو اسکی آواز سے صاف لگ رہا تھا کے وہ غصے میں ہے۔

حور نے آنکھیں بند کیں اور بولنا شروع کیا

اذلان آپ کیوں کر رہے ہیں ایسا میں میں تیار نہیں ہونگی م میں وہ ڈریس ڈال لوں گی پر تیار نہیں پلیز۔(حور کی آواز میں التجا تھی بے بسی تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

تمہیں پتا ہے کل تمہارے انکار کی وجہ سے ہوا ہے سب اور اگر تم تیار نہیں ہونا چاہتی تو میں خود یہ کام کر لوں گا

اور میرے خیال میں پہلے والا طریقہ تمہارے لئے آسان ہو گا (اتنا کہتے ہی فون بند ہو چکا تھا حور نے ایک نظر فون کو دیکھا اور باہر آگئی۔

اگلے دو گھنٹوں میں وہ دلہن بنی تیار تھی اسکا لہنگا ریڈ اور گولڈن کلر کا تھا اور دوپٹہ ریڈ کلر کا جس پر کافی کام ہوا تھا۔

لہنگے کے ساتھ کی جیولری تھی جب وہ تیار ہوئی تو آئینے میں اپنا آپ دیکھ کر حیران رہ گئی تھی

وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کے واقعی کسی حور کا گمان ہو رہا تھا۔

بیوٹیشن اور سدرہ اسے اذلان کے روم میں بیٹھا کے جا چکی تھیں اور حور ان کے جانے کے بعد ایک دفع پھر آنسوں کو راستہ مل گیا تھا اسے پتا ہی نہیں چلا روتے روتے کب اسکی آنکھ لگی

اذلان کافی دیر سے گھر آیا تھا کمرے میں آکر اذلان نے ایک نظر اسکے وجود پر ڈالی اور گھڑی اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی پھر صوفے پے بیٹھ کر جوتے اتارے اور وارڈروب سے

http://novelshenovels.blogspot.com

لباس نکال کر واشروم کی طرف بڑھ گیا کچھ دیر بعد واشروم سے نکلا

پھر ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر بال بنائے خود پر پرفیوم سپرے کیا اور بیڈ کی طرف

آ گیا۔

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سو رہی تھی

آج وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کے ازلان کا دل چاہا سب کچھ بھول جائے لیکن وہ صرف

ایک لمحے کی سوچ تھی

اگلے ہی لمحے ازلان نے ہاتھ بڑھا کر حور کے کان میں پہنے ہوئے آویزے کو کھینچ ڈالا تھا

جس کی وجہ سے حور کی آنکھ کھلی اور لبوں سے اک سسکی نکلی تھی۔

جس کو نظر انداز کرتے ہوئے اسنے دوسرے کان سے بھی آویزا کھینچ ڈالا

حور رخسار پر گرنے والے موتیوں کو روک نا سکی۔

اسکا ہاتھ حور کے گلے میں پہنے لاکٹ کی طرف جا رہا تھا۔

ازلان پلیز (حور نے کہتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

جاؤ اتارو ان سب چیزوں کو اور آئندہ کے بعد تم اسطرح کی کوئی چیز نہیں پہنو گی جاؤ

(ازلان نے سرد لہجے میں کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

حور فوراً اٹھی اور ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہو کر باری باری سارے زیور اتارنے لگی

ازلان اٹھا اور حور کے پیچھے کھڑا ہو گیا

حورkا دوپٹہ پیچھے کر کے وہ اس کے گردن پر جھکا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ پیچھے ہوا تھا اور اسکا دوپٹہ کھینچ کر اتار چکا تھا جسکی وجہ سے حور کے کئی بال ٹوٹ گئے تھے

ازلان نہیں (اسنے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا پر ازلان کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا وہ روئی تھی لیکن اسکی سسکیاں اسکے مضبوط وجود میں دم توڑ گئی تھیں اسکی ہر مزاحمت بیقار گئی تھی

اک کانچ کی ہاں گریا تھی

پتھر کے دل سے پیار تھا

ٹوٹی وہ اس طرح سے کے۔

ہاتھوں میں نا اختیار تھا 😭😭

سورج طلوح ہو چکا تھا پرندوں کی چہچہاہٹ شروع ہو چکی تھی اسکی آنکھ کھلی تو نظر اپنے ساتھ پڑی جہاں وہ اس کے بازو پر سر رکھے بے خبر سو رہی تھی

آنسو کے نشان اسکے رخسار پر تھے آنکھوں کے پپوٹے سوجے ہوئے اس بات کی غمازی

http://novelshenovels.blogspot.com

کر رہے تھے کے وہ پوری رات روتی رہی ہے

جانتے ہوئے بھی وہ اسے دکھ دے چکا تھا

کے بے اختیار ہی وہ جھکا تھا اور اس کی سوجی ہوئی آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھو لیا اور اس

کا سر آہستہ سے تکیے پر رکھ کر اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا۔

جب واپس آیا تو وہ ویسے ہی سو رہی تھی ایک نظر اس پے ڈالتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا

کچھ سوچ کر کوارٹر کی جانب بڑھا جہاں سدرہ اپنے شوہر اور بچے کے ساتھ رہتی تھی

اسے ہدایت دے کر کے حور کو احتیاط سے ناشتے کے بعد میڈیسن دے دینا کیوں کے

اسے ادراک ہو چکا تھا کے میڈم کو بخار ہے وہ آفس کے لئے روانہ ہو گیا۔

❤❤❤ --

حور کی جب آنکھ کھلی تو سر میں درد ہو رہا تھا وہ بمشکل اٹھی اور فریش ہوئی رو رو کر اب تو

آنسو بھی سوکھ چکے تھے۔

وہ ابھی واشروم سے نکلی تھی کے سدرہ آ گئی اسکے ہاتھ میں غالبا ناشتے کی ٹرے تھی۔

حورین باجی ناشتہ کرلیں (اسنے ٹرے حورین کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

مجھے بھوک نہیں ہے ابھی جب ہوئی تو کرلوں گی (حور نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا

http://novelshenovels.blogspot.com

باجی اذلان صاحب کہ کر گئے ہیں آپ کو ناشتہ بھی کروادوں اور دوائی بھی کھلا دوں

اس کے کہنے پر حور کے دل میں درد کی لہر اٹھی تھی

کیا اسے واقعی اتنی پرواہ تھی

آپ جایں میں کرلوں گی (حور نے ان کی تسلی کی

وہ سر ہلاتی چلی گیں جب صبح سے دوپہر ہوئی اور حور کا ناشتہ پڑا پڑا ٹھنڈا ہو چکا تھا اور وہ

بے سدھ بیڈ پر پڑی ہوئی تھی

-- ❤❤❤

وہ ایک میٹنگ اٹینڈ کر کے ابھی روم میں آیا تھا کے اسکا موبائل بجا نمبر دیکھا تو مہر کا تھا

اس نے گہری سانس لیتے ہوے کال پک کی

السلام علیکم بھائی

وعلیکم السلام مہر بیٹا کیا حال ہے (اذلان نے نرم لہجے میں پوچھا

جی بھائی میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں اور حورین کیسی ہے

میں بھی ٹھیک ہوں اور حور بھی ٹھیک ہے آپ بتاؤ گھر میں سب ٹھیک ہے؟

جی بھائی سب ٹھیک ہیں بھائی آپ آفس میں ہیں؟

http://novelshenovels.blogspot.com

جی بچے کیوں کوئی بات ہے کیا(اذلان کے لہجے میں فکر تھی۔

نہیں بھائی وہ حورین سے بات کرنی تھی تو اسلئے پوچھا(مہر کی بات پر اسے یاد آیا کے صبح حورین کی طبیعت خراب تھی۔

ہاں وہ آج گھر جا کر آپ کی بات کروادوں گا(اذلان نے کہا پھر کچھ باتیں کرنے کے بعد فون رکھ دیا۔

تھوڑی دیر ہی گزری تھی کے ایک بار پھر فون بجا اس دفع بنا دیکھے ہی کال اٹھائی لیکن اگلے الفاظ سنتے ہی اسنے فونبند کیا گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر نکل آیا۔

گاڑی چلاتے ہوے ہی فون اٹھا کے کال کی اور اگلے کچھ ہی منٹوں میں وہ گھر تھا۔

گاڑی سے اتر کر سیدھا اپنے کمرے کی طرف گیا۔

کمرے میں پہنچتے ہی نظر سیدھی حورین کے بے سدھ پڑے وجود پر پڑی اور پاس ہی سدرہ بیٹھی ہوئی تھی۔

کیا ہوا ہے حور کو(اپنا لہجہ حتہ المقدور نارمل رکھتے ہوے پوچھا۔

وہ جی صبح میں انہیں ناشتہ دینے آئ تھی تو انہوں کہا وہ خود کرلیں گی میں جی اپنے کاموں میں لگ گئی جب عصر کے وقت آئ تو یہ بیہوش پڑی تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

تو میں کیا کہ کر گیا تھا کے خیال رکھنا حور کا(اذلان نے غصے سے کہا ابھی وہ اور کچھ کہتا

جب ڈاکٹر کے انے کی اطلاح ملی جس کو اس نے راستے میں ہی کال کر دی تھی

ڈاکٹر چیک کرنے کے بعد اسکی طرف متوجہ ہوا۔

کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے سردی کی وجہ سے بخار ہو گیا ہے اور کمزوری کی وجہ سے

بیہوش ہو گئی ہیں یہ میڈیسن دیں ٹھیک ہو جایں گی ان شاءاللہ

شکریہ ڈاکٹر صاحب(اذلان نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور انھیں باہر تک چھوڑ کے آیا ایک

گارڈ کو میڈیسن لانے کا کہا اور خود کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

پہلے حور کی طرف دیکھا پھر کچھ سوچ کر ملازمہ کو انڈے اور دودھ لانے کا کہا۔

کچھ ہی دیر میں وہ دودھ اور انڈے لے کر آگئی تھی اور اذلان کو مطلع کر کے اپنے کواٹر

میں چلی گئی۔

حور اٹھو شاباش کچھ کھالو(ازلان نے اس کا گال تھتھپا کر اسے اٹھانے کی کوشش کی

لیکن بے سود رہا۔

اس نے بیڈ پر بیٹھ کر حور کو اٹھایا اور اپنے بازو کے حصار میں لے کر اسے کھلانے لگا۔

حور بند آنکھوں سے اسکے سینے سے لگی کھا رہی تھی۔

ب بس اور نہیں (اسنے تھوڑے سے انڈے کے پیس کھا کر ازلان کے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے کہا جیسے اس سے بچنا چاہ رہی ہو۔

وہ اپنے ہوش میں نہیں تھی ورنہ کبھی ایسی حرکت نا کرتی۔

حور تھوڑا سا کھا لو (اس نے حور کو سیدھا کرتے ہوئے کہا لیکن اسنے نفی میں سر ہلایا پھر ازلان نے بڑی مشکل سے اسے میڈیسن کھلائی اور لیٹا دیا۔

وہ کمرے سے ملحقہ ٹیرس پر کھڑا تھا کافی دیر بعد جب کمرے میں گیا تو ٹھٹھک گیا۔

حور کی بند آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے

اور غنودگی میں ہی وہ بڑبڑا رہی تھی

حور (ازلان نے پاس جا کر پکارا لیکن اسکی بڑبڑاہٹ جاری تھی۔

ماما۔۔۔ماما آجایں مجھے۔۔۔۔لے جایں ماما (ازلان کو اسکی حالت پے بہت دکھ ہوا تھا۔

وہ خاموشی سے اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا اور حور اسکی بڑبڑاہٹ بھی بند ہو چکی تھی

۔

صبح جب حور کی آنکھ کھلی تو کچھ محسوس ہونے پر چہرہ گھما کے دیکھا تو احساس ہوا کے وہ ازلان کے بازو پر سر رکھے سو رہی ہے اور اسکا ایک بازو حور کے اوپر رکھ کر اسے قید کیا

http://novelshenovels.blogspot.com

ہوا تھا۔

اس نے تھوڑا پیچھے کھسکنا چاہا لیکن اسکی گرفت مضبوط تھی۔

وہ تھک کر وہیں سر رکھ کر آنکھیں موند گئی۔

کچھ دیر بعد ازلان اٹھا جب فریش ہو کر آیا تو حور بھی اٹھ چکی تھی

کہاں جا رہی ہو (وہ باہر نکل رہی تھی جب ازلان کی آواز آئی

ناشتہ بنانے جا رہی ہوں (حور نے اپنے لہجے کو مضبوط بناتے ہوئے کہا

چپ کر کے بیٹھی رہو یہاں سدرہ آگئی ہو گی بنا دیا ہو گا اسنے ناشتہ (ازلان کے کہنے پر حور واپس آکر بیٹھ گئی۔

ایک اور بات حور وہ میڈیسن پڑی ہیں ناشتے کے بعد یاد سے کر لینا اس معاملے میں میں کوئی لاپرواہی برداشت نہیں کروں گا (وہ سخت لہجے میں کہتا ہوا باہر نکل گیا

حور جو کے لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی ازلان کی گاڑی کا ہارن سنتے ہی اٹھی کچن کی طرف بڑھی

ازلان جب لاؤنج میں آیا تو حور ندارد تھی

وہ سیدھا اوپر کمرے میں چلا گیا

http://novelshenovels.blogspot.com

لیکن کمرے میں بھی وہ نہیں تھی

وہ فریش ہو کر نیچے آیا تو ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگا ہوا تھا وہ ایک نظر ارد گرد ڈال کر وہ کھانا کھانے بیٹھ گیا

کچھ دیر جب حور نظر نا آئی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور لان کی طرف بڑھ گیا

اندازے کے مطابق وہ لان کے پچھلے حصے میں بنی سیڑیوں پر بیٹھی تھی

گھٹنوں پر سر رکھے وہ پتا نہیں آسمان پے کیا تلاش کر رہی تھی صبح والے کپڑوں میں ملبوس تھی جو کے شکن آلود ہو چکے تھے

بالوں کی چٹیا بنائے ہوئے تھی جن میں کچھ شریر لیٹیں چٹیا سے نکل کر اس کے چہرے کے اطراف پھیلی ہوئیں تھیں اور دوپٹہ لاپرواہی سے کندھے پر جھول رہا تھا۔

وہ ابھی اسکا جائزہ لینے میں مصروف تھا جب کسی کی نظروں کی تپش محسوس کر کے حور نے ارد گرد دیکھا تو ازلان کو کھڑے پایا۔

ازلان اسکے دیکھنے پر سر جھٹکتے ہوئے آگے بڑھا اور حور کے پاس جا کھڑا ہوا وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

کوئی کام ہے آپ کو(ازلان کی نظروں سے خائف ہو کر وہ بولی۔

http://novelshenovels.blogspot.com

مہر تم سے بات کرنا چاہتی ہے کال کر لو اسے (اذلان نے کہتے ہوئے فون حور کی طرف بڑھایا

جب کے مہر کے نام پر حور کے چہرے پر آتی مسکراہٹ کو اذلان نے بخوبی نوٹ کیا

حور موبائل پکڑنے لگی

جب اذلان نے فون والا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

ایک بات یاد رکھنا حور مہر سے اپنے یہاں جانے کی بات ہرگز مت کرنا کیوں تمہارے فرار کے سارے راستے تو میں مسدود کر ہی چکا ہوں۔

(اتنا کہتے ہوئے وہ اسکی طرف جھکا تھا جب کے حور کی آنکھوں میں خوف کے ڈورے نمایا ہوئے تھے

یک لخت اسکی آنکھوں میں نمی آئی تھی پر اس سنگ دل کو کیا پروا تھی وہ تو بس اپنی کہے جا رہا تھا

یہ نا ہو

سو اگر تمہیں اب بھی یہاں سے جانے کا شوق ہوا تو یہ اسکے نتائج بھی سوچ لینا

(اس کے اور حور کے چہرے بلکل قریب تھے اتنے کے حور اسکی سانسوں کی تپش اپنے

http://novelshenovels.blogspot.com

چہرے پر محسوس کر سکتی تھی

اپنی بات کہ کر وہ پیچھے ہٹا اور جانے لگا کے یک دم رکا

اور ایک بات آئندہ میں جب گھر آوں تو تم مجھے سامنے چاہیے ہو (اپنی بات کہ کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا

جب کے حور آنکھوں میں آئ نمی کو پیچھے دھکیلتی مہر کا نمبر ملانے لگی۔

کچھ بیل کے بعد دوسری طرف سے کال اٹھالی گئی تھی۔

لیکن دوسری طرف سے آتی آواز سے آنکھیں ایک دفع پھر سے نم ہو چکی تھیں کچھ بولنے کی کوشش میں لب پھڑ پھڑاے تھے

ب بھ بھائی (ٹوٹے پھوٹے لفظ ادا ہوے تھے کتنے دن بعد اپنے ماں جائے کی آواز سنی تھی۔

کیسی ہے میری گڑیا (دوسری طرف سے اسکی پیار بھری آواز آئ تھی۔

م میں ٹھیک ہوں بھائ آپ کیسے ہیں اور ماما بابا۔ مہر سب کیسے ہیں (جب بولنے لگی تو جواب کے ساتھ ہی سوال بھی کر ڈالا۔

جس پر دوسری طرف اخراز ہنس دیا تھا

سب ٹھیک ہیں اور آپ کو بہت مس کرتے ہیں

میں بھی بہت مس کرتی ہوں سب کو کہتے ہوے

اس کی آنکھوں میں نمی در آئی تھی

حور بیٹے آپ ٹھیک ہو نا؟ ازلان کا رویہ آپ سے ٹھیک تو ہے نا (اخراز کے لہجے میں تشویش تھی فکر تھی پیار تھا

اسکے اس لبوں لہجے پر حور کا دل کا سب کچھ اسے بتا دے پر پھر ازلان کی باتیں یاد آتے ہی وہ سوچوں کو جھٹک چکی تھی۔

میں ٹھیک ہوں بھائی اور ازلان بھی ٹھیک ہیں میرے ساتھ (حور نے اپنے لہجے کو مضبوط بناتے ہوے کہا

دیکھو حور بیٹا مجھے پتا ہے کے وہ آپ کے ساتھ ٹھیک نہیں ہے میں نے اسے کئی دفع کالز بھی کی ہے لیکن۔۔۔

خیر آپ نا امید نا ہو وہ ٹھیک ہو جائے گا میں بھی پھر بات کروں گا آپ نے پریشان نہیں ہونا ٹھیک ہے نا؟ (اس نے بات کر کے آخر میں پوچھا

http://novelshenovels.blogspot.com

جی بھائی (پھر کافی دیر اس سے اور مہر سے باتیں کرنے کے بعد وہ فون بند کر کے اٹھی اور

کمرے کی طرف بڑھ گئی یہ سوچ کر کے ازلان سو چکا ہو گا

لیکن اسکی سوچ کے بر عکس وہ جاگ رہا تھا حور خون کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔

-❤❤❤

اگلا دن حسب معمول گزرا تھا حور صبح ناشتہ تیار کر کے ازلان کے کہنے کے مطابق کمرے

میں ہی لے آئی تھی وہ ناشتہ کر تا گاہے بگاہے اس پر بھی نظر ڈال رہا تھا جو بکھری چیزیں

سمیٹ رہی تھی۔

اذلان کی نظر اسکے حلیے پر گئی تو غصہ عود آیا وہ بلکل ملگجے سے حلیے میں تھی

حور بیڈ شیٹ ٹھیک کر کے مڑی تو ازلان بلکل اسکے پیچھے کھڑا تھا

وہ بیڈ پر گرنے کو تھی جب اذلان نے ہاتھ بڑھا کر اسے تھام لیا۔

یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے تم نے (وہ اسکو پکڑے پکڑے سخت تیوروں سے اس سے پوچھ رہا تھا

-

اور اسکے غصے سے ہی تو حور کی جان جاتی تھی۔

ک کیا ہوا ہے میرے حلیے کو

http://novelshenovels.blogspot.com

(حور نے آہستگی سے پوچھا

یہ آخری بار کہہ رہا ہوں حور آئندہ مجھے تم اس ملگجے حلیے میں نظر نا آو ورنہ بہت بری طرح پیش اوں گا

(وہ کہتے ہوے اسے چھوڑ کر ٹیبل سے اپنی فائلز اٹھاتا خدا حافظ بول کر باہر نکل گیا

جب کے حور اسکے نئے حکم پر غش کھا کر رہ گئی

--❤️❤️❤️

حور پورا دن بولائی بولائی پھرتی رہتی سدرہ اپنے کاموں میں لگی رہتی وہ اپنا دل بہلانے کے لئے ٹی وی دیکھتی رہتی لیکن کتنی دیر عصر کا وقت ہوا تو نماز پڑھ کر کچن میں آ گئی کھانے بنانے لگی

جب تک کھانا بنا اذلان کے آنے کا وقت ہو گیا تھا حور کو یکدم ازلان کی صبح والی بات یاد آئی تو جلدی سے کمرے کی طرف بڑھی تا کے اسکے آنے سے پہلے اپنا حلیہ ٹھیک کر سکے

-

وارڈروب سے ایک خوبصورت سا سمپل بلیک کلر کا سوٹ نکالا اور واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

http://novelshenovels.blogspot.com

جب واپس آئی تب بھی ازلان ابھی تک نہیں آیا تھا اسے تشویش ہوئی بالوں کو سلجھا کر ابھی اٹھی ہی تھی جب اسکی گاڑی کا مخصوص ہارن بجا حور لاؤنج کی طرف بڑھی

وہ لاؤنج میں داخل ہوا تو حور نے معمول کے مطابق پانی کا گلاس لا کر تھمایا

وہ فریش ہونے چلا گیا تو حور کھانا لگانے لگی ازلان کے آنے کے بعد وہ جانے لگی جب ازلان بولا۔

کہاں جا رہی ہو؟

کچن میں (مختصر سا کہہ کے وہ کچن کی طرف بڑھی

بیٹھو یہیں اور کھانا کھاؤ (ازلان نے نظروں سے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ مجھے بھوک نہیں ہے جب ہوئی تب کھالوں (وہ ایک دفع پھر آگے بڑھی۔

جب کے ازلان اب کی بار خاموشی سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔

جب وہ کام ختم کر کے کمرے میں آئی تو ازلان صوفے پے بیٹھا لیپ ٹاپ پے کوئی کام کر رہا تھا جب کے فائلز ارد گرد بکھری ہوئیں تھیں وہ چونکی تو تب جب۔ نظر ساتھ پڑی جہاں سنگل صوفے پر شاپنگ بیگز پڑے ہوے تھے۔

تمہاری چیزیں ہیں ان میں رکھ لو جہاں رکھنی ہیں (ازلان نے ایک دفع سر اٹھا کر کہہ کر

http://novelshenovels.blogspot.com

دوبارہ لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

جب کے حور حیران ہوتی آگے بڑھی اور ساری چیزیں دیکھنے لگی ان میں حور کے کپڑے جوتے اور کچھ چیزیں تھیں۔

حور نے بیگز اٹھائے اور انہیں جگہ پر رکھ کر ابھی بیڈ کی طرف بڑھنے لگی تھی جب ازلان کی آواز آئی۔

حور ادھر آو

جی (حور صوفے کے پاس جا کر بولی۔

ادھر بیٹھو (ازلان نے اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

جس پر وہ سوچتی ہوئی آکر بیٹھ گئی

یہ فائل پکڑو اور صبح تک اسکے پورے پیجیز ٹائپ کر دو

(ازلان کے کہنے پر حور نے حیران گی سے اسے اور پھر اسکے ہاتھ میں پکڑی فائل کو دیکھا جس کے اتنے پیجیز تھے کے وہ تو کبھی بھی صبح تک ٹائپ نہیں کر سکتی تھی سارے۔

پر ازلان یہ تو بہت زیادہ ہیں (حور نے فائل کو دیکھتے ہوے کہا

تو؟ (ازلان نے اک ابرو اٹھا کر پوچھا

http://novelshenovels.blogspot.com

تو یہ کے یہ میں کل کر دوں گی آج مجھے بہت نیند آئی ہوئی ہے (حور نے التجایا لہجے میں کہا

۔

نہیں بلکل نہیں مجھے کل یہ ہر صورت میں چاہیے۔

تو کوئی اور نہیں کر سکتا کیا پلیز (حور نے اک آخری کوشش کی تھی

کیوں کے اتنی رات کو اتنا کام سن کر وہ پریشان ہو چکی تھی۔

حور یہ پکڑو فائل اور شروع کرو ٹائپنگ (ازلان نے کہتے ہوئے فائل اس کی طرف

بڑھائی اور لیپ کا رخ اسکی طرف کیا

خود آرام سے دونوں ٹانگیں ٹیبل پر رکھے حور کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔

اور وہ بیچاری جب انگلیاں تھک جاتیں تو اک التجایا نگاہ ازلان پے ڈالتی لیکن اسے تو کوئی

فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

وہ اپنے کام میں پوری طرح مصروف ہونے کی کوشش کرتی لیکن ازلان کبھی آگے ہو کر

اسکی کوئی غلطی بتاتا تو کبھی کوئی جسکی وجہ سے حور عاجز آچکی تھی

وہ مسلسل اسے زچ کرنے کے درپے تھا کبھی اسکا کندھا ازلان کے کندھے سے ٹکراتا تو

کبھی اسکے ہاتھ پے اذلان اپنا ہاتھ رکھ کر ٹائپنگ مسٹیک بتاتا۔

http://novelshenovels.blogspot.com

آخر کار جب دو بجے کا ٹائم ہوا تو اذلان کی نظر اس پے پڑی جو ٹیبل پر سر گرائے سو رہی تھی

اسنے ایک نظر دیکھنے کے بعد لیپ ٹاپ بند کیا اور حور کی اٹھا کر بیڈ پر لٹایا اور خود بھی آکر سو گیا

اگلی صبح جب حور کی آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پر پایا چہرہ موڑ کے دیکھا تو سائیڈ ٹیبل پر ایک چٹ پڑی ہوئی تھے۔

آئندہ مجھ سے بھاگنے کی بجاے میری بات مانلینا فائدے میں رہو گی (حور نے چٹ پڑھ کر واپس سر تکیے پر گرا لیا

تو ازلان نے رات کو اس کے ساتھ کھانا کھانے کا بدلہ لیا تھا

زندگی اسی ڈگر پر رواں تھی اذلان کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں آئ تھی

حور وہ پورا پورا دن گھر میں بور ہوتی رہتی تھی

زندگی کے بارے میں کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا ابھی تو اس نے ماسٹر کرنا تھا کتنے خواب تھے

http://novelshenovels.blogspot.com

اس کے کے زندگی میں کچھ کرے گی اپنا آپ منوائے گی لیکن اب

اب تو سب کچھ بدل چکا تھا وہ شخص جو ہر بات ہر معاملے میں اس کا ساتھ دیتا تھا

اب ہر معاملے میں اسکے مقابل ہوتا ہے وہ انسان جو کبھی حور کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا اب اسے رلانے کا سبب ہی وہ ہے

اس کی سوچوں کا ارتکاز تب ٹوٹا جب لینڈ لائن پے آتی کال کی آواز آئی اس نے آگے بڑھ کر فون اٹھا یا۔

السلام علیکم)حور نے فون اٹھاتے سلام کیا

وعلیکم السلام حور بھائی کہاں ہیں وہ فون نہیں اٹھا رہے)فون سے مہر کی پریشان سی آواز آئی۔

وہ تو آفس گئے ہیں کیوں سب خیریت ہے نا)حور اسکی آواز سن کر پریشان ہو چکی تھی اس نے پریشانی سے پوچھا۔

حور چچی کی طبیعت بہت زیادہ حراب ہے تم پلیز جلدی آ جاؤ)مہر کی بات سن کر حور نے فون بند کر دیا تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

اور اگلے ہی لمحے وہ نمبر ملا رہی تھی پر فون نہیں اٹھایا جا رہا تھا ۔

یک دم اس کے ذہن میں اک حیال آیا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ اندر کی طرف بڑھی تھی کچھ دیر بعد باہر آئ تو کالی شال اوڑھی ہوئی تھی ۔

جلدی سے پورچ کی جانب بڑھی ۔

ڈرائیور آگے بڑھا تھا اسے دیکھ کر لیکن وہ خود ہی ڈرائیونگ سیٹ سمبھال چکی تھی

سب حیران تھے اس نے گاڑی باہر نکالی سائیڈ مرر سے میں دیکھا تو پیچھے گارڈ کی گاڑی آ رہی تھی ۔

آدھے گھنٹے بعد وہ ازلان کے آفس کے باہر تھی ریسپشن پے رک کر وہاں بیٹھی لڑکی سے پوچھا

ازلان آفس میں ہیں اپنے ؟)وہ لڑکی حیرانگی سے حور کو دیکھ رہی تھی اسکی سوالیہ نظروں کے جواب میں حور بولی

میں ان کی وائف ہوں

http://novelshenovels.blogspot.com

میم سر تو بہت امپورٹنٹ میٹنگ میں ہیں آپ ان کے آفس میں ویٹ کر سکتی ہیں)اس نے پیشہ ورانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا

حور سنی ان کرتی ہوئی آگے بڑھی تھی میٹنگ روم کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھولا تھا

سارے افراد ایک دم چونک گئے تھے اور ان میں سے ایک فرد جس کی آنکھوں میں حیرانگی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے غصہ در آیا تھا۔

میٹنگ ختم ہوئی آپ لوگ جا سکتے ہیں)ازلان کے کہتے ہی پورا روم خالی ہو گیا تھا اب صرف ازلان اور حور تھے روم میں ۔

ازلان ماما کی طبیعت بہت خراب ہے میں نے گاؤں جانا ہے)اسکی سرخ آنکھوں اور سرد نگاہوں کے جواب میں حور بولی تھی

وہ چلتا ہوا حور کے قریب آیا

کس کے ساتھ آئی ہو)سرد لہجے میں سوال کے جواب میں سوال پوچھا گیا۔

حور کو یکدم احساس ہوا کے وہ غلطی کر چکی ہے ۔

وہ م میں میں خود آئی ہوں)اسنے کچھ لمحوں بعد جواب دیا۔

http://novelshenovels.blogspot.com

ازلان یکدم اس کے قریب آیا تھا اور اگلے ہی لمحے اسکو کھینچ کر قریب کیا تھا اور حور کا بازو اسکی کمر کے پیچھے لے جا کر مروڑا کے اسکی چیخ نکل گئی ۔

کس سے پوچھ کر تم گھر سے باہر نکلی ہو)وہ حور کی حالت سے بے نیاز دھاڑا تھا ۔

ا ازلان م مجھے د درد ہو رہا ہے چھوڑیں)حور اپنے آپ کو چھرواتی ہوئی بولی

میری بات کا جواب دو جب میں نے ایک دفع بول دیا تھا کے تمہارا ان لوگوں سے کوئی رشتہ نہیں ہے تو پھر کیوں آئی ہو یہاں

وہ میری ماما ہیں ان کی طبیعت خراب ہے میں ۔ نے ماما کے پاس جانا ہے)آج وہ بھی اس کے سامنے ڈٹی ہوئی تھی ۔

ازلان نے اسکا ہاتھ پکڑا اور روم سے باہر لے گیا راہداری سے چلتا ہوا ایک روم کا دروازہ کھولا حور کو احساس ہوا کے یہ اسکا روم ہے

اسی روم میں آگے بڑھ کے ایک دروازہ کھولا اور لا کر وہاں رکھے صوفے پر پٹخا حور کو لگا جیسے اسکی ہڈیاں ٹوٹ گئیں ہوں

ایک انچ بھی یہاں سے ہلی تو چلنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا)اس نے اپنے

http://novelshenovels.blogspot.com

شعلے برساتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اسے کہا

اور مڑ کر وہاں سے باہر نکل گیا جب کے حور تو وہیں جم کے رہ گئی ۔

اپنے آفس میں آ کر اس نے ادھر ادھر ٹہل کر اپنا غصہ کم کرنا چاہا

اس کے دل میں تھوڑی سی جو گنجائش نکلی تھی حور کے لئے اسکی حرکتوں کی وجہ سے وہ بھی ختم ہو گئی ۔

پھر آ کر اپنی چیئر پر بیٹھ گیا اور لیپ ٹاپ کھول کر خود کو مصروف کرنے کی کوشش کرنے لگا

اور گاہے بگاہے سیٹنگ روم کے دروازے پر بھی نظر ڈال لیتا معمول کے مطابق کام کرتا رہا

اور اپنے ٹائم پر کام ختم کیا اور سیٹنگ روم کی طرف آیا دروازہ کھولا تو سامنے ہی وہ صوفے پر سکڑی سمٹی بیٹھی بیٹھی سو رہی تھی ۔

ازلان آگے بڑھا اور اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر باہر کی طرف بڑھا اسکے اٹھانے پر ایک لمحے کو کسمسائی لیکن پھر دوبارہ سو گئی

http://novelshenovels.blogspot.com

ازلان نے لا کر اسے سیٹ پر بٹھایا اور دوسری طرف سے آکر گاڑی سٹارٹ کر دی ابھی کچھ ہی دیر گزری ہو گی کے حور کی آنکھ کھلی کچھ لمحے حیرانگی سے دیکھتی رہی پھر خفگی کے توڑ پر اسکی طرف سے منہ موڑ کر کھڑکی کی طرف منہ کر لیا۔

پورچ میں گاڑی رکتے ہی حور اور ازلان کی نظر بیک وقت وہاں کھڑی بلیک لینڈ کروز کی طرف گئی جو کے بڑے بابا کی تھی ۔

حور بغیر کسی تاخیر کے باہر نکلی اور اندر کی طرف بڑھ گئی ۔

سامنے ہی لاؤنج میں مراد راؤ بیٹھے ہوے تھے

بڑے بابا)ان کو دیکھتے ہی حور جلدی سے ان کی طرف بڑھی

اور اگلے ہی لمحے وہ بھاگتی ہوئی ان کے سینے سے لگی ہوئی تھی ۔

بس بس میرے بچے میں آ گیا ہوں اپنے بیٹے کے پاس)انہوں نے حور کو خود سے الگ کیا اور اسکے آنسو صاف کرتے ہوے بولے ۔

ازلان بھی یہ منظر دیکھ رہا تھا۔

چلو اب آپ جلدی سے فریش ہو جاؤ اور اپنا ضروری سامان پیک کر لو ہمیں

http://bestnovelscollection.blogspot.com

http://novelshenovels.blogspot.com

ابھی کچھ دیر تک نکلنا ہے

بڑے بابا ماما تو ٹھیک ہیں نا)حور فکرمندی سے بولی

میرا بچا وہ ٹھیک ہیں بس آپ کو یاد کر رہی ہیں چلو اب جلدی سے جاؤ

ان کے کہنے پر حور جلدی سے کمرے کی طرف بڑھی اور اس سب میں اس نے ایک دفع بھی ازلان کو نہیں دیکھا کیوں کے وہ جانتی تھی ۔

السلام علیکم بابا کیسے ہیں آپ ؟)حور کے جاتے ہی ازلان نے پوچھا

وعلیکم السلام آپ نے میرا نام فخر سے بلند کر دیا ہے تو پھر کیا توقع رکھتے ہیں کیسا ہو سکتا ہوں)انہوں نے طنزیہ لہجے میں کہا ۔

بابا کیوں ناراض ہو رہے ہیں کچھ غلط تو نہیں کیا میں نے)اذلان نے ان کے جواب میں کہا

ابھی کچھ کیا ہی نہیں جب کرتے تب کیا ہوتا یہ جانتے ہوے بھی کے حور ہم سب کو اور ہم سب سے زیادہ تمہیں عزیز ہے

اور تم اسے اتنی اذیت دیتے ہو پھر بھی کس چیز کی سزا دے رہے ہو اسے صبح سے مہر نے کال کی ہوئی ہے وہاں بیمار پڑی ہے اسکی ماں اور تم بے حس

http://novelshenovels.blogspot.com

بنے پھر رہے ہو

ازلان نے کچھ بولنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کے انھوں نے حور کو)

آتے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوے اور ازلان کو ہاتھ کے اشارے سے بولنے

سے منا کیا۔

بہر حال تم نے جو کیا سو کیا پر اب میں حور کو لے کر جا رہا ہوں اگر کسی کی

یا سب سے زیادہ اپنی بوڑھی ماں کی فکر ہوئی تو چلے آنا چلو حور

انہوں نے حور کو آخر میں مخاطب کیا اور وہ بھی ازلان کو بنا دیکھے باہر نکل)

گئی

حورین بڑے بابا کے ساتھ روانہ ہو چکی تھی اور کچھ ہی گھنٹوں میں وہ لوگ گاؤں کی حدود

میں داخل ہو چکے تھے

حویلی کے پورچ میں گاڑی رکتے ہی حور جلدی سے باہر نکلی اور اندرونی جانب کی طرف

بڑھی۔

رات کی سیاہی نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا ہر سو خاموشی تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

حور راہداری عبور کرتی ہوئی اندر کی جانب بڑھ رہی تھی جب اندر سے مہر اور احراز دونوں ایک ساتھ آتے دکھائی دئیے۔

مہر جلدی سے آگے بڑھی اور حور کو گلے سے لگایا دونوں کی آنکھیں نم تھیں کچھ دیر بعد حور مہر سے الگ ہوئی اور پھر آخراز سے ملی

کیسی ہے میری گڑیا (اخراز اسے خود سے الگ کرتے ہوئے بولا۔

میں ٹھیک ہوں بھائی ماما کیسی ہیں اور کدھر ہیں (حور نے جلدی سے پوچھا۔

ماما اب تو ٹھیک ہیں اور کمرے میں ہیں ابھی کچھ دیر پہلے ہی سوئی ہیں (اخراز اسی اپنی ہمراہی میں لئے اندر کی طرف بڑھتے ہوئے بولا

کمرے میں پہنچ کر حور ماما کی طرف بڑھی وہ سو رہی تھیں چہرہ زرد تھا

حور انکے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئی اور ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لئے وہ ماں تھیں اپنی اولاد کا لمس پہچانتی تھیں انہوں نے آنکھیں کھولیں

حور میری جان (حور کو دیکھتے ہی ان کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی

ماما کہتی ہوئی انکے سینے سے لگی

وہ بے اختیاری کی کیفیت میں حور کا سر اور منہ چوم رہی تھیں

http://novelshenovels.blogspot.com

مہر بھی پاس ہی بیٹھی ماں بیٹی کی محبت دیکھ رہی تھی۔

ماما بس کریں اور لیٹ جائیں آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو جائے گی

(ان کی طبیعت کے باعث فکر مندی سے بولی

تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لے کر آتی ہوں (مہر حور کو کہتی ہوئی اٹھنے لگیں

نہیں مہر میں نے بڑے بابا کے ساتھ راستے میں کھالیا تھا اب بھوک نہیں ہے۔ (حور نے مہر کو کہا۔

اچھا ٹھیک ہے تم آرام کرو میں ہوں چچی کے پاس

نہیں تم آرام کرو دن میں بھی کافی کام ہونگے تو تھک گئی ہو گئی میں ماما کے پاس ہی ہوں

(حور نے مہر کے چہرے پر تھکن کے اثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

لیکن حور (مہر نے کچھ کہنا چاہا لیکن حور کے خفگی بھرے تاثرات دیکھ کر خاموش ہو گئی۔

اچھا پھر اگر کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو مجھے بتانا (مہر اٹھتے ہوئے بولی

حور اثبات میں سر ہلانے لگی۔

--❤❤❤

http://novelshenovels.blogspot.com

ازلان حور کے جانے کے بعد کمرے میں آگیا اسے رہ رہ کر حور اور اپنے اپر غصہ آرہا تھا کے اسنے کیسے حور کو جانے دیا اور اس کے منع کرنے کے باوجود وہ کیوں چلی گئی دل میں ہی غصے کا لاوا پک رہا تھا جو کے حور پر ہی پھٹنا تھا

❤❤❤ ۔

دن تیزی سے گزر رہے تھے حور نے آنے کے بعد ازلان سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا اور نا ہی ازلان کی طرف سے کوئی کال آئی پر اندر ہی اندر وہ ڈر رہی تھی کے ازلان کی یہ خاموشی طوفان سے پہلے والی خاموشی ثابت نا ہو بس۔

وہاںہی سوچوں میں گھری تھی جب مہر کی آواز پر چونکی۔

کہاں کھوئی ہو میڈم

اوں ہوں کہیں نہیں (حور نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

مہر بھی اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

حور میں نے ایک بات نوٹ کی ہے ویسے (کچھ دیر کی خاموشی کے بعد مہر بولی تھی

حور نے سوالیہ نظروں سے مہر کی جانب دیکھا۔

تم کتنی بور ہو گئی ہو نا پہلے کی طرح بولتی ہو نا شرارتیں کرتی ہو (مہر کے لہجے میں شکوہ تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

فکر تھی۔

کیا کروں مہراب میرا دل ہی نہیں کرتا کچھ کرنے کو روح پے گھاؤ ہی ایسے لگے ہیں (حور دور خلاؤں میں دیکھتی ہوئی بولی

حور پلیز یار تم اداس نا ہو وقت کے ساتھ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا بس تم خوش رہا کرو

حور محض مسکرا کے رہ گئی۔

اچھا یہ بتاؤ شادی پے کیا پہننا ہے (مہر نے بات کا کارخ بدلہ۔

حور کی خالہ اور مہر کے ماموں کے بیٹے کی شادی تھی

ابھی تو سوچوں گی کے کیا پہنوں تم کیا پہنو گی

نہیں میں نے سوچا دونوں مل کر کریں گی (مہر نے جواب دیا۔

اچھا آؤ ابھی دیکھ لیتی ہیں (حور کہتی ہوئی اٹھی

چلو (مہر بھی ساتھ ہولی۔

❤❤❤ ۔

شادی میں کچھ دن ہی رہ گئے تھے فرحانہ بیگم لاؤنج میں بیٹھی ہوئیں تھیں جب یکدم نگاہ اٹھی اور پھر ساکت رہ گئی۔

السلام علیکم ماما(وہ ان کے قریب آیا

کیسی ہیں آپ(اور ان کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولا جب کے وہ تو خیر ان تھیں۔

لیکن اگلے ہی لمحے وہ ازلان کے سینے سے لگے رو رہی تھیں۔

ماما کیا ہو گیا ہے آپ کو میں آ گیا ہوں نا(ازلان نے کہتے ہوئے انھیں چپ کروایا

اتنے دنوں بعد اے ہو اور جو حال تم نے میری بچی کا کیا ہے نا اسکے لئے میں تمہیں کبھی معاف نا کروں(اب کے انہوں نے سخت لہجے میں سنائی۔

ماما آپ بھی اتنے دنوں بعد آیا ہوں اور آپ کو بھی ان میڈم کی فکر ہے میری کوئی فکر نہیں ہے

اور جہاں تک بات اسکی ہے تو ماما وہ بیوی ہے اور یہ ہم دونوں کا معملا ہے(ازلان کہتے ہوئے اٹھا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔

کھانا کھاؤ گے نیچے ہی لگواؤں یا کمرے میں بھیج دوں(پیچھے سے انکی خفگی سے بھرپور آواز آئی۔

کمرے میں ہی بھیج دیں(وہ کہتا ہوا کمرے کی طرف بڑھ گیا

❤❤❤ ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

اور شام تک سب کو علم ہو چکا تھا ازلان کی آمد کا

حور جو کے دن میں دو سے تین چکر تائی امی کی طرف لگا کر آتی تھی

آج ایک دفع بھی نہیں گئی تھی اور وہ جا کر اپنی شامت نہیں بلوانا چاہتی تھی

حور یار کیا اندھیرا کر کے بیٹھی ہو باہر نکلو دیکھو کتنا پیارا موسم ہے باہر (مہر اس کے کمرے میں آکر بولتی ہوئی کھڑکی سے پردے پیچھے کرنے لگی۔

کچھ نہیں بس طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تو

کیا ہوا ہے تمہاری طبیعت کو (مہر فکر مندی سے بولی

کچھ نہیں ہوا آؤ لان میں چلتی ہیں تازہ ہوا کھاؤں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی (حور کہتی ہوئی اٹھی۔

وہ دونوں لان میں آگئیں کل ان سب کو شادی کے لئے نکلنا تھا۔

وہ دونوں واک کر رہی تھیں اور دو آنکھیں مسلسل انہیں دیکھ رہی تھیں۔

واک کرتے کرتے حور کو یک دم پتا نہیں کیا ہوا کے اگلے ہی پل وہ زمین بوس ہو چکی تھی

اور مہر حواس باختہ سی ہو گئی

http://novelshenovels.blogspot.com

حور اٹھو حور (مہر اس پر جھکی اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ بے سدھ پڑی تھی اخراز اور بابا بھی گھر نہیں تھے

ابھی اسی کشمکش میں تھی کے ازلان آیا

پیچھے ہٹو (ازلان مہر کو کہتا ہوا جھکا اور حور کو کسی نازک کلی کی طرح اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور اندر کی جانب بڑھ گیا اور مہر کو جھٹکا

تو تب لگا جب وہ اپنی حویلی کی طرف بڑھا

بھائی (مہر نے اسے پکارا لیکن وہ سنی ان سنی کرتا آگے بڑھ گیا۔

جب کے مہر بھی پیچھے ہی تھی اس نے حور کو لے جا کر اپنے کمرے میں بیڈ پر لٹایا اور لیڈی ڈاکٹر کو کال کی۔

ماما اور تائی امی بھی پریشان سی کھڑی تھیں۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر آئی تو سب کو کمرے سے باہر جانے کا بولا

کچھ ہی دیر بعد وہ کمرے سے باہر آئیں

مبارک ہو آپ سب کو شی از پریگنینٹ (ڈاکٹر کے کہنے پر سب کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

http://novelshenovels.blogspot.com

حور کو جب ہوش آیا تو خود کو اپنے کمرے کی بجائے ازلان کے کمرے میں دیکھ کر آنکھیں یکدم حیرت سے پھیل گئی۔

حور بہت بہت مبارک ہو (حور ابھی سہی سے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جب مہر کی پرجوش آواز آئی۔

حور نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگ گئی۔

حور میں پھوپھو اور تم ماما بننے والی ہو۔

حور تو حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔

منہ تو بند کر لو (مہر کے کہنے پر اسے یکدم احساس ہوا۔

کیا ہوا تم خوش نہیں ہو (مہر نے اسے خالی خالی نظروں سے دیکھتے پا کر استفسار کیا۔

نہیں میں خوش ہوں (حور نے مسکرانے کی کوشش کی۔

اچھا تم آرام کرو میں تمہارے لئے کچھ لے کر آتی ہوں (مہر کہتی ہوئی اٹھ کے چلی گئی۔

اور وہ سوچوں میں گھری رہ گئی

اسے خود سمجھ نہیں آ رہی تھی کے وہ خوش ہے یا نہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کے کیا ہے

http://novelshenovels.blogspot.com

اسکا مستقبل سوچوں کا رخ ازلان کی طرف مڑ گیا کیا وہ خوش ہے یا نہیں اس نے تو محض انتقام کی خاطر شادی کی تھی تو اب کیا وہ ٹھیک ہو جائے گا یا ابھی بھی اسکا رویہ ویسا ہی رہے گا

-- ❤❤❤

مہر کمرے کی چیزیں سمیٹ رہی تھی جب اخراز کمرے میں داخل ہوا دونوں کے درمیان لاتعلقی ہنوز تھی اخراز نے کافی کوشش کی تھی لیکن مہر کی طرف سے ہر دفع خاموشی ہوتی۔

مہر بات سنو(اخراز نے مہر سے کہا۔

جی(مہر اپنے کام میں مصروف رہتے ہوئے بولی۔

کب تک چلے گا یہ

کیا؟(مہر نے ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

یہ سب یہ تمہاری بیگانگی یہ لاتعلقی یہ سب کب تک چلے گا۔(اخراز نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا جو لے خلاف توقع اس نے چھڑایا نہیں تھا۔

مہر میں کچھ پوچھ رہا ہوں(اخراز نے اسے خاموش پا کر دوبارہ سوال کیا۔

http://novelshenovels.blogspot.com

اخراز میں آپ سے خفا نہیں ہوں نا ہی آپ سے لاتعلقی برت رہی ہوں پر میرا ذہن اتنا زیادہ ڈسٹرب ہو چکا تھا کے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی

میں میں کبھی آپ سے بیگانا ہو ہی نہیں سکتی میں نے انجانے میں ہی اتنے دن آپ سے رویہ برار کھا مجھے معاف کر دیں میں سمجھ گئی ہوں غلطی میری ہے

مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا (مہر روتے ہوئے اخراز سے کہہ رہی تھی اور وہ وہ تو اس سب سے اتنا خوش تھا کے بیان سے باہر تھا۔

چپ مہراب نہیں رونا چپ میں خفا نہیں ہوں نا ہی مجھے کوئی گلہ ہے تم سے

(اخراز نے کہتے ہوئے اسے اپنے باہوں کے حصار میں لایا دھند کے بادل جھٹ چکے تھے اب بس خوشیاں ہی خوشیاں تھیں اسکی زندگی میں۔

--❤❤❤

حور کمرے میں لیٹی ہوئی تھی کچھ دیر پہلے ہی مہر اسے دودھ دے کر گئی تھی کے پی لے

لیکن اسے دودھ سے اتنی چڑ تھی کے اسنے کبھی پیا ہی نہیں تھا۔

ازلان جب کمرے میں آیا تو ایک نظر حور پر ڈال کر واشروم کی طرف بڑھ گیا

واپس آیا تو تب بھی وہ ایسے ہی بی نیاز بیٹھی تھی۔

http://novelshenovels.blogspot.com

ازلان کی نظر دودھ لے گلاس پر پڑھی۔

حور دودھ کیوں پیا تم نے ؟(وہ حور کے سامنے بیٹھا قدرے نرم لہجے میں استفسار کر رہا تھا

۔

کیوں کے میں دودھ نہیں پیتی

تم نہیں پیتی لیکن یہ تمہاری صحت کے لئے ضروری ہے حور (ازلان نے کہتے ہوے دودھ

کا گلاس حور کے ہونٹوں سے لگایا

حور (حور دودھ کا گلاس پیچھے کر رہی تھی جب ازلان نے تنبیہ کی۔

مجبوراا سے دودھ پینے پڑا۔

حور میں تم سے ایک بات کلئیر کر دینا چاہتا ہوں مجھے اپنی اولاد کی بہت فکر ہے اور یہ بات

یاد رکھنا

ہمارے رشتے کی وجہ سے ہماری اولاد پر کوئی اثر نہیں ہونا چاہیے اور نا ہی میں اس سلسلے

میں کوئی کوتاہی یا غلطی برداشت کروں گا یہ بات اپنے دماغ میں بیٹھا لو۔

آرام کرو تمہیں آرام کی ضرورت ہے (وہ کہتا ہوا اٹھ کر کمرے سے ملحقہ ٹیرس پر چلا

گیا

http://novelshenovels.blogspot.com

جب کے حور تو خیر ان سی بیٹھی تھی۔

۔ ❤❤❤

آج ان سب نے شادی پر جانا تھا حور اور ازلان ایک گاڑی میں جب کے بڑے ایک گاڑ

ی میں اور مہر اور اخراز دونوں ایک گاڑی میں تھے

وہاں پوھنچ کر مرد تو مردانے کی طرف بڑھ گئے جب کے حور اور مہر دونوں سب سے مل

کر کزنز کے ساتھ بیٹھ گئیں اور ماما اور تائی دونوں بڑوں کے ساتھ بیٹھ گئیں۔

آج مہندی کا فنکشن تھا اور کل بارات تھی لڑکیوں نے خوب ہلہ گلہ مچایا ہوا تھا ساری کزنز

ڈانس کرنے میں مصروف تھیں تو ایسے میں حور کیسے پیچھے رہ سکتی تھی

کچھ کزنز مہندی لگانے میں مصروف تھیں لیکن حور کو تو شروع سے مہندی سے الرجی

تھی

وہ بڑے مگن سے انداز میں ڈانس کر رہی تھی جب نظر سامنے کھڑے ازلان پر پڑی تو

یک دم رک گئی وہ خشمگی نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔

شیزہ یہ میری زوجہ محترمہ کو بھی مہندی لگادو (ازلان نے جو کزن مہندی لگا رہی تھی

اسے بولا

http://novelshenovels.blogspot.com

جب کے نظر حور پر تھی جب کے حور تو دنگ سی ہو گئی تھی اسکی بات پر۔

میں تو لگا دوں گی ازلان بھائی لیکن آپ پہلے اپنی زوجہ سے تو پوچھ لیں وہ لگوائیں گی بھی یا نہیں (شیزہ نے حور کو پریشان دیکھ کر کہا۔

میں کہہ رہا ہوں نا تو اب تو یہ لگائیں گی ہی کیوں حور (ازلان نے حور کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

حور واضح اسکی آنکھوں میں وارننگ دیکھ سکتی تھی اسکا سر میکانکی انداز میں اثبات میں ہل گیا۔

وہ تو چلا گیا پر اب شیزہ حور کو پکڑے بھر بھر کر مہندی اسکے ہاتھوں پے لگا رہی تھی اور اسکا دل اتنا خراب ہو رہا تھا کے بس۔۔۔

اور حور وہ یہ کیوں بھول گئی تھی کے یہاں ازلان بھی ہے جو کے اسے کبھی نہیں بخش سکتا ۔۔۔

شیزہ حور کو لئے بیٹھی تھی اور بھر بھر کر مہندی لگا رہی تھی جب کے حور تو اس وقت کو کوس رہی تھی

جب اس نے ڈانس کیا تھا اسکی طبیعت خراب ہو رہی تھی لیکن ضبط کر کے بیٹھی تھی ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

حورین تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا)شیزہ نے یک دم سر اٹھا کر حورین کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہاں ٹھیک ہوں میں)حورین نے بمشکل مسکراتے ہوئے کہا۔

تمہاری آنکھیں کیوں سرخ ہو رہی ہیں مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہی)اس نے تشویش سے حور کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو کے بہت زیادہ سرخ ہو چکی تھیں۔

ہاں بس سر میں درد ہے شائد اس وجہ سے)حور نے بہانہ بنایا۔

شیزہ اثبات میں سر ہلاتی دوبارہ مہندی لگانے کی طرف متوجہ ہو گئ۔

پھر کچھ ہی دیر میں حور کے دونوں ہاتھوں پر مہندی لگ چکی تھی وہ اٹھ کر جس کمرے میں ٹھہری تھی وہاں آ گئ۔

مہندی کی خوشبو کی وجہ سے طبیعت زیادہ خراب ہو رہی تھی لیکن اب مہندی ۔۔۔۔۔وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔

حور کا دل حراب ہو رہا تھا۔وہ بار بار آنے والی ابکائی کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

http://novelshenovels.blogspot.com

ازلان نے آتے وقت کچھ رقم حور کے بیگ میں رکھوائی تھی جو لینے کے لئے

وہ اس کے پاس آیا۔

حور کا دل اتنا خراب ہو رہا تھا وہ اٹھ کر واش روم چلی گئی۔وہ جب باہر نکلی تو

اس کا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔حور ٹشو سے منہ کو صاف کر رہی تھی ازلان اس

کے پیچھے آکر کب کھڑا ہو گیا اسے معلوم ہی نہ ہوا۔

ازلان کی آواز پر وہ چونک گئ

حورجو رقم میں نے تمہیں دی تھی وہ لا کے دو۔وہ ہمیشہ کی طرح سخت لہجے

میں بولا۔

حور نے مڑ کار ازلان کی طرف دیکھا۔آنکھیں سرخ تھیں اور ان میں پانی

بھرا ہوا تھا

۔چہرہ بھی زرد ہو چکا تھا۔ازلان حور کاچہرہ دیکھ کر پریشان ہو گیا ہوں تم

ٹھیک تو ہو تمہارا رنگ اتنا زرد کیوں ہو گیا ہے۔

وہ فکرمندی سے پوچھنے لگا حور کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ پھر ابکائی آنے پر وہ

دوبارہ سے واش روم کی طرف بھاگی۔

http://novelshenovels.blogspot.com

اذلان کو اس کی حالت دیکھ کر آ تشویش لاحق ہو رہی تھی ۔

حور کے باہر آنے پر اس نے حور کا ہاتھ تھام کر اسے بٹھایا۔

کیا ہوا تمہیں حور)حور کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو چکے تھے۔

میں مہندی ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ دوبارہ سے اس کا دل خراب ہونے لگ گیا وہ کچھ بھی بول نہیں پا رہی تھی ۔

ازلان نے ایک نظر اس کے ہاتھوں پر ڈالی جو مہندی سے بھرے ہوئے تھے از لان نے اسے اٹھایا اور واش روم لے جا کر اس کے ہاتھ دھو دیئے ۔

مہندی جلدی اتار دی گئی اس کے باوجود مہندی کا رنگ کافی زیادہ آیا تھا ۔

از لان نے حور کا بازو تھام کر اسے اپنے ساتھ گاڑی تک لے آیا۔اور کال کر کے مہر کو حور کی طبیعت کا بتادیا اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ اسے یہاں سے لے کر جا رہا ہے ۔

وہ حور کولے کر سیدھا ڈاکٹر پاس چلا گیا

ڈاکٹر نے حور کو چیک کیا۔دیکھیں از لان حور کے کنڈیشن ویسے ہی خراب

http://novelshenovels.blogspot.com

ہے اور انکا بے بی بھی بہت ویک ہے ۔

آپ ان کا بہت خیال رکھیں ۔اور جن چیزوں سے خور کو ایلرجی ہے ان سے

تو خاص طور پر انہیں دور رکھیں ہوسکتا ہے کہ بے بی کو بھی پھر الرجی کا

پرابلم ہو جائے ۔

اس لئے آپ تھوڑی احتیاط کریں

۔ڈاکٹر نے مزید ہدایت از لان کو دی ۔

ازلان نے خور کو تھاما اور اسے گاڑی تک لے آیا اس نے گاڑی سیدھا گھر کی

طرف جانے والے راستے پر ڈال دی ۔

حور نڈھال سی بیک سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھی ہوئی تھی

گاڑی پورچ میں رکھتے ہیں ازلان گاڑی سے باہر نکلا اور دوسری طرف آکر

حور کو اپنی باہوں میں اٹھا لیا اور اندر کی طرف بڑھ گیا

کمرے میں جاکر اسے بیڈ پر لٹایا اور خود باہر نکل گیا ۔

کچھ دیر بعد واپس آیا تو ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی ۔

حور اٹھو کھانا کھا لو)از لان نے ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

اور خود پیٹھ پر بیٹھ کر اسے کھانا کھلانے لگا اسنے ایک شکوہ کناں نظر ازلان

پر ڈالی اور کھانا کھانے لگی

بس)تھوڑا سا کھانے کے بعد حور نے نڈھال سی آواز میں کہا

ازلان نے اسے میڈیسن کی جو اس نے بغیر کسی بحث کے کھالی۔

اور کچھ ہی دیر میں سو گئی ازلان جب دوبارہ کمرے میں آیا تو نظر سوئی ہوئی

حور کی ہاتھوں پر پری اس کے ہاتھ سرخ ہو چکے تھے

اذلان کوئی قدم شرمندگی نے اندھیرا اس کو حور کی نہ سہی لیکن اپنے بچے کی

فکر ہونی چاہیے تھی

اور اسے ایسی احمقانہ حرکت نہیں کرنی چاہیے تھی حور کے اوپر جتنا غصہ سہی

لیکن اپنے بچے کے ساتھ وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا

وہ تو پوری رات سکون سے سوئی رہی لیکن اذلان نے وہ رات سگریٹ پھونکتے

ہوئے گزار دی ۔

صبح جب حور آنکھ کھلی تو کافی وقت ہو چکا تھا اس نے اپنی طبیعت کے پہلے

سے بہتر محسوس کی جب وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو ازلان کمرے میں ہی تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

اور ٹیبل پر ناشتہ پڑا ہوا تھا

وہ خاموشی سے ڈریسنگ کی طرف بڑھ گئ

حورناشتہ کر لو آ کر)کچھ دیر بعد اذان کی آواز آئ

حور خاموشی سے جاکر ناشتہ کرنے لگ گئ

طبیعت کیسی ہے تمہاری اب)از لان نے اپنا ناشتہ ختم کرتے ہوئے کہا لہجہ

کسی تاثر سے عاری تھا۔

ٹھیک ہوں پہلے سے)وہ کہہ کر دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہوگئ

اگر تم بیٹر فیل نہیں کر رہی تو میں فون کرکے وہاں جانے سے ایکسکیوز کرلیتا

ہوں)کچھ دیر بعد اس نے کہا

اور وہ سوچ رہی تھی کہ کیا اسے میری اتنی ہی پرواہ ہے

نہیں ٹھیک ہے پہلے سے میں چلی جاؤں گی)کچھ دیر بعد اس نے جواب دیا

ٹھیک ہے پھر تیار ہو جانا مجھے کچھ ضروری کام ہے وہ کر کے آ جاؤں گا

ازلان کہتا ہوں اپنی چیزیں لے کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔)

نے کچھ دیر آرام کیا پھر اٹھ کر فنکشن میں پہننے کے لئے کوئی کپڑے دیکھنے

http://novelshenovels.blogspot.com

لگی کیوں کہ جو اس نے سلیکٹ کیے تھے وہ تو ادھر ہی تھے ۔

کچھ دیر بعد اس نے ڈریس سلیکٹ کر لیا ازلان جب کمرے میں آیاتو خود کو دیکھ کر دنگ رہ گیا

میں بلیک کلر کی فراک ڈالی ہوئی تھی جس پر خوبصورت کام ہوا ہوا تھا

بالوں کا جوڑا بنائے وہ ڈریسینگ کے سامنے کھڑی تھی اور اتنی پیاری لگ رہی تھی کے ازلان کا دل کیا کے سارے فاصلے ساری رنجشیں مٹا دے لیکن وہ خاموشی سے آگے بڑھا اور بلکل اسکے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا

حور یک دم چونکی تھی اور ازلان کو شیشے میں سے دیکھا ۔

ازلان نے ہاتھ بڑھایا اور اگلے ہی لمحے حور کے بالوں کا جوڑا کھول دیا جب کے حور دم سادھے اسے دیکھ رہی تھی ۔

وہ اسکے کان کے پاس جھکا تھا ۔

مجھے بندھے بال پسند نہیں ہیں حور اور تمہیں صرف وہ چیزیں کرنی چاہیں جو مجھے پسند ہیں اسلئے آیندہ میری پسند کو مد نظر رکھ کر تیار ہونا ہوں

ساکت سی حور کو کہتا وہ اپنے کپڑے نکال کر واشروم کی طرف بڑھ گیا ۔)

http://novelshenovels.blogspot.com

کچھ دیر بعد باہر آیا تو بلیک ہی شلوار سوٹ میں ملبوس تھا اپنی تیاری کر کے ایک آخری نظر حور پر ڈالی اور اسے باہر آنے کا اشارہ کر کے خود باہر نکل گیا۔

ان کے پہنچنے سے پہلے بارات پہنچ چکی تھی مہر حور کو دیکھتے ہی اسکی طرف لپکی ۔

حور تم ٹھیک ہو ؟کیا ہو گیا تھا کل ؟)مہر فکر مندی سے پوچھ رہی تھی ۔

ٹھیک ہوں میں بس تھوڑی طبیعت خراب ہو گئی تھی)حور نے مسکراتے ہوے کہا ۔

اچھا میں تو پریشان ہو گئی تھی آؤ سب پوچھ رہی تھیں تمہارا)مہر حور کو لئے آگے بڑھی

معیداورفروا)دولہا دلہن (دونوں بہت اچھے لگ رہے تھے نکاح ہو چکا تھا اور فنکشن عروج پر تھا

ایسے میں کسی کی حسد بھری نگاہیں حور پر تھیں مسلسل اور وہ اس بات سے انجان تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

کیسی ہو خورین)اسٹیج کے پاس کھڑی تھی جب پاس سے آواز آئی اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ زمل کھڑی تھی ۔

شارٹ سلیو لیس شرٹ میں اور چست پاجامہ پہنے لبوں پر گہرے رنگ کی لپسٹیک لگاے کھڑی تھی ۔

میں ٹھیک آپ کیسی ہیں)حور نے مسکراتے ہوے جواب دیا۔

میں تو ٹھیک ہوں ایسی تم تو بڑی چیز نکلی ازلان کو ایسے قابو کیا تمنے کے اسنے آنافانا ہی نکاح پر واہ لیا

زمل لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے بول رہی تھی جب کہ حور تو جیسے حیرت) میں ڈوب گئی ۔

آپ میں سمجھ نہیں رہی آپ کیا کہہ رہی ہیں)کچھ لمحوں بعد حور نے حیرانگی سے کہا۔

اب اتنی بھی معصوم نا بنو تم تمہارے بھائی نے اسکے بھائی کو مار دیا اور تمنے اس سے ہی نکاح کر لیا)وہ تو بول رہی تھی اور حور کے دل کو بری طرح کچوکے لگا رہی تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

ویسے ایک بات یاد رکھنا اسکا پیار زیادہ دیر تک نہیں چلے گا کچھ مہینوں بعد ہی چھوڑ دے گا تمہیں ۔۔۔)

کیا باتیں ہو رہی ہیں یہاں)ابھی وہ کچھ کہتی جب ازلان وہاں آیا۔

کچھ نہیں بس میں حورین سے کہ رہی تھی کے ایسا کیا ہوا کے اتنی جلدی تم دونوں کا نکاح ہو گیا)زمل نے مسکراتے ہوئے کہا جب کے ازلان نے ایک ناگوار نظر زمل پر ڈالی اور حور کو بولا

حور تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے نا تو گھر چلتے ہیں میں نے مہر کو بتا دیا ہے ازلان نے مسکراتے ہوئے حور کو کہا اور اسے اپنے بازو کے حصار میں لیا)

جب کے حور تو زرد چہرہ لئے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ۔

حافظ)ازلان نے فق چہرہ لئے کھڑی زمل کو کہا اور حور کو لے اوکے زمل اللہ کر آگے بڑھ گیا۔

پھر وہاں سے نکل کر گاڑی تک لایا اور دروازہ کھول کر حور کے بیٹھا کر خود دوسری طرف آکر ڈرائیونگ سیٹ سمبھال لی ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

ار یو اوکے)ازلان نے حور کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو ابھی بھی گومگو کی کیفیت میں تھی۔

ازلان کی بات پر خالی خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگی اور پھر پتا نہیں اسے کیا ہوا کے یک دم ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رو پڑی ۔

اور ازلان وہ تو پریشان ہو گیا۔

حور کیا ہوا ہے تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا)ازلان نے اسکے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئےپوچھا۔

حور نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

پھر کسی نے کچھ کہا ہے زمل نے کہا ہے کچھ کیا؟)ازلان نے اسکا چہرہ جو کے رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا دیکھتے ہوئے پوچھا۔

حور نے کوئی جواب نا دیا۔

حور جب تک تم مجھے بتاؤ گی نہیں مجھے پتا کیسے چلے گا۔

ازلان کے کہنے پر اسنے ایک نظر ازلان کودیکھا۔

ووہ زمل آپی پتا نہیں۔۔ کیا کہ رہی تھیں م میں نے آپ کو قابو کر لیا اور

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اور ۔۔۔

وہ روتے ہوئے ہچکیوں سے اسے ساری بات بتا رہی تھی جیسے کوئی چھوٹی بچی)

ہو ازلان کے چہرے پر یک دم مسکراہٹ آ گئی جسے وہ بڑی مہارت سے چھپا

گیا۔

اور ؟

اور ۔ یہ کے آپ مجھے چھوڑ دیں گے)ازلان نے اسکی آخری بات پے بے

ساختہ اپنے لب بھینچے

ادھر دیکھو میری طرف)ازلان نے اسکے بازو پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف

کرتے ہوئے کہا۔

وہ جو کہ رہی تھی وہ سب فضول باتیں تھیں اور جہاں تک چھوڑنے کی بات

ہے تو وہ میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا اور ایک بات آیندہ تم زمل سے

دور رہو گی کوئی فنکشن ہو تو بھی اس سے نہیں ملو گی اوکے

ازلان کی بات پے اسنے بچوں کی طرح اثبات میں سر ہلایا۔

چلو اب رونا نہیں اور یہ لو)ازلان نے کہتے ہوئے اسے پانی کی بوتل تھمای

http://novelshenovels.blogspot.com

اور خود گاری سٹارٹ کر لی ۔

آج تو اسے جھٹکے لگ رہے تھے ازلان کا اتنا نرم رو

یہ اس سے ایسا لگ رہا تھا جیسے پہلے جیسا وقت آ گیا ہو حور نے کن اکھیوں

سے اسے دو تین دفع دیکھا لیکن وہ سنجیدگی سے ڈرایو کر رہا تھا ۔

گھر آکر وہ جلد ہو سو گئی جب کے ازلان اپنا کچھ کام کرنے لگ گیا ۔

❤️❤️❤️ ۔

بھائی کیا کر رہے ہیں)ازلان اپنے کمرے میں تھا جب مہر دروازہ نوک کر کے

اندر ای ۔

کچھ نہیں آپ اؤ)ازلان نے کہتے ہوے لیپ ٹاپ بند کیا ۔

مہر آ کرازلان کے ساتھ بیٹھ گئ ۔

حورین کہاں ہے)مہر نے کمرے میں نا پاکر کہا

نیچے ہے شائد

بھائی آپ نے چلے جانا ہے کل)مہر نے کہ لر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا ۔

ہاں ایک دوں دن میں کیوں)اسکو سمجھ نا ای ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

تو آپ اس دفع حورین کو یہاں ہی رہنے دیں نا سب اسکا خیال بھی اچھے سے رکھ لیں گے۔

نہیں حور کو میں ساتھ لے کر جاؤں گا آپ فکر نا کریں میں اسکا خیال رکھوں گا اچھے سے ۔

بھائی آپ ایسے کیوں ہو گئے ہیں)مہر نے کچھ لمحے کے توقف سے کہا۔

کیسا ہو گیا ہوں

مطلب پہلے آپ اتنے اچھے تھے ہمارے ساتھ تو اچھے اب بھی ہیں لیکن حورین پہلے آپ اسکا کتنا خیال رکھتے تھے

لیکن اب آپ اسکو کتنے دکھ دیتے ہیں بھائی آپ سمجھتے ہیں کے اخراز اور حورین کا قصور ہے لیکن بھائی آپ کو پوری بات ہی نہیں پتا۔۔۔ ان کا قصور نہیں ہے)مہر کہتی ہوئی چپ ہوئی

مہر میں دماغ یہ سب قبول نہیں کرتا اور نا دل اور آگر دل قبول کر بھی لے نا تو دماغ حاوی ہو جاتا ہے

پھر بھی میں کوشش کروں گا اور حور میرے ساتھ ہی جائے گی آپ ٹینشن نا

لیں میں خیال رکھوں گا اسکا)ازلان نے کہتے ہوے اسکے سر پر چپت لگای ۔

ارے مہر تم کب ای)حور کہتے ہوے اندر داخل ہوئی ۔

کچھ دیر پہلے ہی تم بتاؤ کدھر تھی

وہ حور کو لے کر باتیں کرنے میں مصروف ہو گئی جب کے ازلان دوبارہ سے)

پنے کام میں مصروف ہو گیا

❤❤❤۔

ازلان حور کو لے کر واپس آگیا تھا زندگی اسی ڈگر پر رواں تھی ازلان کا رویہ

پہلے سے بہتر تھا۔

حور کی آنکھ کھلی تو نظر ساتھ پڑی جہاں بیڈ خالی تھا وہ اٹھ کر واشروم کی

طرف بڑھی

کچھ دیر بعد باہر نکلی

نماز پڑھی پھر ازلان کا ٹریک سوٹ نکال کر رکھا اور خود قران مجید کی تلاوت

کرنے لگ گئی ۔

کچھ دیر بعد ازلان نماز پڑھ کر آیا ٹریک سوٹ اٹھایا اور واشروم کی جانب بڑھ

http://novelshenovels.blogspot.com

گیا باہر نکل کر ایک نظر حور پر ڈالی اور چیزیں لیتا باہر نکل گیا۔

حور کچن میں تھی جب ازلان آیا کمرے میں آکر آفس کے لئے تیار ہوا اتنی دیر میں وہ ناشتہ لئے اندر آ چکی تھی۔

وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی آکر بیٹھ گیا۔

پھر ایک گلاس میں جوس ڈال کر اسے پکڑایا پھر ٹوسٹ پر جیم لگا کر اسکے آگے کی اور خود بھی ناشتہ کرنے لگا۔)اور یہ تو روز کا معمول تھا

ڈاکٹر کے پاس جانا تھا آج)حور نے ناشتہ کرتے ہوئے اسے کہا۔

ہمم ٹھیک ہے ج پانچ بجے تک آ جاؤں گا تیار ہو جانا)ازلان نے اپنا ناشتہ ختم کرتے ہوئے کہا

ازلان)وہ اٹھنے لگا جب حور نے اسے بلایا

ہوں)وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

کیا آپ مجھے سی سائیڈ پر لے جایں گے آج)حور سے اس بات کی توقع نہیں کر رہا تھا وہ

اس نے حور کی طرف دیکھا اسکی آنکھوں میں آس تھی۔

http://novelshenovels.blogspot.com

ہمم ٹھیک ہے لے جاؤں گا)ازلان نے کہتے ہوے کی چین اور والٹ اٹھایا اور خدا خافظ کہتا باہر نکل گیا

ازلان آپ ایسے کیوں کیوں ہو گئے ہیں(وہ دونوں سی سائیڈ پے واک کر رہے تھے جب حور بولی

کیسا ہو گیا ہوں؟(ازلان نے اسے دیکھ کر پوچھا جو ازلان کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔

اتنے بدل گئے ہیں آپ نے تو کہا تھا آپ کبھی نہیں بدلیں گے(حور دور خلاؤں میں دیکھتی ہوئی بولی

وقت بدل گیا ہے خالات بدل گئے ہیں اور یہاں تک کے لوگ بھی بدل گئے ہیں تو پھر میر ابدلنا تو فطری ہے(ازلان نے کچھ لمحوں کے بعد جواب دیا۔

حور اسکے جواب پر بلکل خاموش ہو گئی۔

کیا سب کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا شائد آپ جو سمجھ رہے ہوں وہ غلط ہو(وہ پھر ہمت کر کے بولی۔

نہیں کچھ نہیں ٹھیک ہو سکتا اور آنکھوں دیکھا غلط نہیں ہو سکتا سو تم یہ حیال دل سی نکال دو کے کبھی سب کچھ پہلے کی طرح ہو گا

http://novelshenovels.blogspot.com

(وہ بے رخی سی بولتا ہوا حور کے دل میں موہوم سی امید کو توڑ گیا۔

--

After 8 month

حور دیکھو یہ کتنی پیاری ہے (ہسپتال کے کمرے میں اس وقت گھر کے سبھی افراد موجود تھے۔

مہر نے حور کی بیٹی اٹھائی ہوئی تھی۔

کتنے چھوٹے چھوٹے ہیں اسکے ہاتھ پاؤں

ہاں تو چھوٹی ہے تو ہاتھ پاؤں بھی چھوٹے ہوں گے نا

(ندرت بیگم نے اسکی اوٹ پٹانگ سی بات پر مسکراتے ہوئے کہا۔

بھائی اسکا نام کیا رکھیں گے (مہر نے بچی ازلان کو دیتے ہوئے کہا۔

عیشال (ازلان نے اسکی پیشانی پے بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

ماشاءاللہ بہت پیارا نام ہے ہینا حورین (مہر نے حور سی تائید چاہی جس پر وہ ہلکا سا مسکرائی۔

ویسے عیشال کا مطلب کیا ہے ازلان (بیگم مراد نے پوچھا۔

جنت کا پھول مطلب ہے اس نام کا

http://novelshenovels.blogspot.com

ماشاءاللہ اچھا اب ہمیں بھی اٹھانے دو تم دونوں بھائی بہن خود ہی کب سے اٹھاے ہوے

ہو عیشال کو (ان کے کہنے پر ازلان نے مسکراتے ہوے عیشال انھیں دی۔

--

ان آٹھ ماہ میں ازلان کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی اور اگر وہ تھوڑا نرم ہوا

تھا

تو وہ بھی بچے کی وجہ سی ورنہ کئی باتوں میں اسکا رویہ حد سی زیادہ سخت تھا

اور حور کو لگتا تھا کے واقعی اسنے ٹھیک کہا تھا کے اب کبھی بھی سب کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا

۔

۔

حور گھر آگئی تھی اور مہر کے علاوہ باقی سب واپس جا چکے تھے دن گزرتے جا رہے تھے

اور حور وہ تو عیشال کے لئے ازلان کا پیار دیکھ کر حیران تھی کے کیا وہ شخص ابھی بھی اتنا

مہربان ہے۔

تھکے ہونے کے باوجود وہ کئی کئی گھنٹے عیشال کو اٹھاے رکھتا تھا اور وہ بھی باپ سی مانوس

ہوتی جا رہی تھی۔

http://novelshenovels.blogspot.com

حور کیا ہوا ایشال رو کیوں رہی ہے اتنا (مہر رونے کی آواز سن کر حور کے کمرے میں آئی۔

سوئی ہوئی تھی اب نیند خراب ہو گئی ہے تو رو رہی ہے (حور اسکو تھپکتے ہوئے پریشانی سے بولی۔

ادھر مجھے دو شائد چپ کر جائے

میرا شونا بے بی چپ چپ (مہر اسے حور سی لیتے ہوئے بولی لیکن اسکا باجا تو اونچا ہوتا جا رہا تھا۔

کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہے ایشو (ازلان کمرے میں آتا ہوا بولا اور ہاتھ بڑھا کر اسے مہر سی لے لیا۔

مہر کے بتانے پر اسنے ایک نظر حور پر ڈالی اور ایشو کو لیتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

-- ❤❤❤❤

آج وہ بہت خوش تھا آج اسنے وہ کام مکمل کر لیا تھا جو حماد کر رہا تھا

اسے آج افسوس تھا کے اسنے اس نے اگر تب حماد کی بات سن لی ہوتی تو آج یہ حالات ایسے نا ہوتے۔

ہمیشہ خوش رکھو (آج وہ اپنی بہن کو رخصت کرتے ہوئے کہہ رہا تھا اور آنکھیں کسی

http://novelshenovels.blogspot.com

احساس کے تحت نم تھیں۔

آپ کا بہت شکریہ بھائی کے آپ نے ہمارے لئے اتنا کیا(دعانے نم آنکھوں سے اخراز کو دیکھتے ہوے کہا۔

کچھ عرصہ پہلے ہی دعا اخراز کو ملی تھی اور دعا ہی وہ لڑکی تھی جسکی مدد حماد کر رہا تھا

اور جب اخراز کو پتا چلا تو اسکو ایک دفع پھر ندامت ہوئی اور اس نے دعا اور اسکے بابا کی مدد کی

اور اسکی شادی کے سارے اخراجات اٹھاے اور آج وہ بہت خوش تھا کے اسنے دعا کو بھائی بن کر دکھایا تھا

آفس سے واپسی پر گھر آیا تو لاؤنج میں حور کو ایشو کو چپ کرواتے ہوئے دیکھا حور کی شکل رونے والی ہوئی تھی

حور کیا ہوا ہے ایشو کیوں رو رہی ہے)ازلان نے فکر مندی سے پوچھا

پتا نہیں کیا ہوا ہے دوپہر سے روئے جارہی ہے نا دودھ پی رہی ہے نہ سو رہی ہے

حور رو ہانسی سے ہوئی

http://novelshenovels.blogspot.com

اس کی بات سن کر ازلان کوئی یک دم غصہ آیا۔

تو تم مجھے کال نہیں کر سکتی تھی میں)اس سے آگے وہ بولنے ہی لگا تھا جب

حور کی شکل دیکھ کر خاموش ہو گیا

اور پھر حور سے ایشو کو لے کر باہر کی طرف بڑھا اور حور کو بھی آنے کا

اشارہ کیا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں ہوسپٹل میں تھے

بچے کو سردی کی وجہ سے نمونیا ہو گیا ہے سے سردی سے بچائیں اور تین دن

انجیکشن لگوائیں انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گی)ڈاکٹر ہدایات دے رہا تھا

اور اور ڈاکٹر کی ہدایات کو چھوڑ کر حور ازلا ان کے تاثرات دیکھ رہی تھی جو

کہ ڈاکٹر کی بات تو سن کے ماتھے پر شکنیں ابھر آئی تھی ۔

ڈاکٹر نے انجیکشن کا بولا تو وہ سارے خوف بالائے طاق رکھ کر ہتھے سے اکھڑ

گئی ۔

میں اپنی بیٹی کو انجیکشن نہیں لگواؤں گی یہ چھوٹی سی تو ہے انجیکشن کیوں

وہ تو خود انجیکشن سے ڈرتی تھی اور اب ایشو کو سن کر تو اس سے رہا نہ گیا۔)

حوریہ ایشو کے لیے ضروری ہے)ازلان نے تحمل سے کام لیتے ہوئے کہا وہ یہاں کوئی مسئلہ کھڑا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

میں کسی صورت انجیکشن نہیں لگوانے دونگی)حور اسے ساتھ لگائے بولی ۔

ازلان نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور ڈاکٹر کے کمرے کے باہر لے گیا جھپٹنے کے انداز میں ایشو کو اس سے لیا اور دروازہ بند کرتا ڈاکٹر کی طرف آگیا ۔

جب کہ حور ہکابکا دیکھتی رہ گئی ۔

کچھ دیر بعد ازلان باہر نکلا تو حور کو پریشانی سے ٹہلتے ہوئے پایا ازلان کو دیکھتے ہی وہ فورا اس کی طرف لپکی ۔

لگوا دیا نہ انجیکشن دیکھیں کتنا رو رہی ہے)حور نے ایشو کو لینا چاہا لیکن ازلان ایک نظر اس پر ڈال کر آگے بڑھ گیا۔

حور کو گاڑی میں بٹھا کر ایشو کو اسے دیا اور خود میڈیسن لینے چلا گیا۔

گھر آتے ہی عشال کو حور سے لیا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔

حور بھی ہمت جمع کرتی اندر کی طرف بڑھی ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

کمرے میں ازلان نہیں تھا کمرے سی ملحقہ اسٹڈی کا دروازہ ۔ کھولا تو وہ وہاں تھا

ازلان ایشو کو سلا رہا تھا

آپ فریش ہوجائیں میں ایشوں کے پاس ہی ہوں)حور نے ہمت کرتے ہوئے کہا۔

لیکن اس کی آنکھوں سے نکلتے ہوئے شعلے دیکھ کر خاموش ہو گئی ۔

ازلا ن ایشو کو سلا کر حور کی طرف متوجہ ہوا

اس نے خود کا بازو پکڑا اور اسے لیے روم میں آگیا ۔

جب کے ہو تو اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ڈر رہی تھی۔

آئندہ تم ایشو کے پاس نہیں جاؤں گی نہ ہی اس کا کوئی کام کروں گی)ازلان حور پر گرج رہا تھا ۔

پر وہ میری بیٹی ہے)حور آہستہ سے منمنائی تھی ۔

آج تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہوئی ہے اور اگر اسے کچھ ہو جاتا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

http://novelshenovels.blogspot.com

تو آئی سویئر میں نے تمہاری جان لینے میں بھی دیر نہیں کرنی تھی)وہ دار سے کہتا ہوا دو قدم آگے بڑھا تھا

جبکہ حور بیساختہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی ۔

جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کہ میں اپنے اوپر اختیار کھو دوں)وہ ٹہلتے ہوئے اپنے غصے پر قابو کرتے ہوئے بولا ۔

پر میں)حور ہلکا سا منمنائی

وہ دھارا تھا۔(hoor i said out) حور آئ سیڈ اوٹ

اور دو قدم پیچھے ضرور ہٹی لیکن وہاں سے گی نہیں

حور میں کہہ رہا ہو جاؤ یہاں سے)وہ ضبط کرتے ہوئے بولا ۔

میں نہیں جاؤں گی یہاں سے)وہ بھی آج مضبوط بنی ہوئی تھی ۔

حور)یک دم کہتے ہوے اس کا ہاتھ اٹھا تھا

حور نے یکدم آنکھیں خوف سی میچ لیں دو موتی بے اختیار آنکھوں سی پھسل گئے تھے چہرہ یک دم۔ زرد ہوا ۔

ازلان کا اٹھا ہوا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا اور واپس اسکے پہلو میں آ گرا

http://novelshenovels.blogspot.com

جاؤ ایشو کے پاس لیکن آیندہ میں۔ برداشت نہیں کروں گا)اس کے کہنے پر حور نے آنکھیں کھولیں اور جلدی سے اسٹڈی کی طرف بڑھ گئی ۔

حور کے جانے کے بعد وہ بے دم سا بیٹھ گیا بالوں میں ہاتھ پھرتے پھیرتے ہوے خود پے کنٹرول کر رہا تھا

جتنی کوشش کرتا تھا کے غصہ نا کرے اتنا ہی غصہ آتا تھا کچھ دیر بعد اٹھا اور نائٹ ڈریس نکال کر واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

اور حور وہ عشال کے پاس بیٹھی مسلسل رو رہی تھی اب تو ایشال بھی ایک سال کی تھی اور حور نے جتنا صبر ان دو سالوں میں کیا تھابہت کم لوگ کر سکتے ہیں

ہر بات اس کی مانی تھی ہر وہ چیز ہر وہ کام چھوڑ دیا تھا جو کے ازلان کو پسند نہیں تھا یا جس سے اس نے منع کیا

تھا گھر والوں سے بات وہ نہیں کرنے دیتا تھے مجرم نا ہوتے ہوے بھی وہ مجرم بن گئی تھی ایک ایسی سزا کاٹ رہی تھی جو غلطی اسنے کی ہی نہیں تھی ۔

ان سب باتوں کے باوجود ازلان کی زندگی میں اسکی کوئی اہمیت نہیں تھی اگر

نے ایک سہارا بیٹی کا دیا تھا اب اللہ

تو وہ اسے بھی چھین رہا تھا سوچتے ہوئے بے اختیار اسنے ایشال کو ساتھ لگا کے خود میں بھینچ لیا

❤❤❤--

کے ساتھ کھیلو آپ بابا کام کر رہے(toys) ایشو اپنے ٹویز

ہیں نا)ازلان لیپ ٹاپ پے کچھ کام کر رہا تھا جب کے وہ بار بار لیپ ٹاپ پے ہاتھ مار کر کبھی کچھ کر دیتی کبھی کچھ ۔

ادان نو بار دھولے)ازلان نہیں باہر جھولے (اپنی توتلی زبان میں وہ بول رہی تھی ۔

ازلان کا بے ساختہ قہقہ لگا

کپڑے سیٹ کرتی حور نے بے اختیار مڑ کر اسے دیکھا تھا ۔

ادان کی ڈول بابا کہتے ہیں)ازلان نے لیپ ٹاپ پیچھے کرتے ہوئے اسے گود میں بیٹھا کر کہا ۔

نونو ادان)اپنا سر نفی میں ہلاتی ہوئی بڑی بڑی آنکھیں جھپکاتی ہوئی بولی ۔

چلو کہاں جانا ہے)ازلان اسے اٹھاتے ہوے بولا

دھولے لینے)جلدی جلدی وہ بولی ۔

چلو پھر)ازلان کی چین اٹھاتا ہوا بولا ۔

ادان اول)وہ حور کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی ۔

اول کیا؟)وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا ۔

جب کے حور مسکرا رہی تھی اسے دیکھ کر ۔

اول آ داؤ)وہ حور کو دیکھتے ہوے بولی جب ازلان نے پیچھے دیکھا اور بات

سمجھ آئ تو بے ساختہ اسکا قہقہ گونجا

اول نہیں بولتے گندی بچی ماما بولتے ہیں)وہ اسکی چھوٹی سی ناک دباتا ہوا بولا ۔

آپ جاؤ ایش میں پھر جاؤں گی)وہ اس کے قریب آتی ہوئی بولی ۔

ایشو بائے بائے کرتی چلی گئ جب کے حور اسکی باتوں کو سوچ کر مسکرا کر رہ گئ

میں بہت شرمندہ ہوں ۔مجھے بہت افسوس ہے ۔اس بات کا کہ مجھے اس وقت

اپنے حواسوں سے کام لینا چاہیے تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

۔مجھے ہماد کی بات سن لینی چاہیے تھی ۔لیکن افسوس گیا وقت واپس نہیں آ سکتا ۔

وہ اداسی سے گویا ہوا۔

بیتی ہوئی باتوں کو وقت کے ساتھ چھوڑ دینا چاہیے جس وقت حماد کی موت ہوئی میں پاکستان میں نہیں تھا

اور مجھے جب پتا چلا تو کچھ دن تو یقین ہی نہیں آیا لیکن خیر یہ تو قسمت لے کھیل ہیں کوئی کیا کر سکتا ہے)سامنے بیٹھا شخص نرمی سے گویا ہوا۔

بس کچھ اختلافات ایسے پیدا ہوگئے تھے چھوٹی چھوٹی رنجشوں سے پتا ہی نہ چلا کب دلوں میں اتنا میل آ گیا بس پھر اس سے آگے اس نے ساری رواداد علی کو سنا دی ۔

علی جو کہ حماد کا جگری یار تھا اور اب کافی سالوں بعد پاکستان آیا تھا اور آج اخراز اس سے ملنے آیا تھا

اب کمرے میں خاموشی تھی جسے علی کی آواز نے توڑا۔

اب جو قسمت میں تھا وہ تو ہو گیا حماد کے ساتھ میں شروع سے تھا اور مجھے

http://novelshenovels.blogspot.com

آج بھی کبھی کبھی لگتا ہے

کے جیسے وہ ہم سب کے بیچ میں ہے اسے کچھ نہیں ہوا لیکن حقیقت کو کون جھٹلا سکتا ہے

مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں ہے اخراز اور میں چاہتا ہوں کے جیسے پہلے تھے ہمارے تعلقات ویسے ہی رہیں)وہ ایک نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ بول۔ رہا تھا۔

لیکن ان سب میں ایک وجود دروازے کے پار کھڑا گویا بت بن گیا تھا اسکے سر پر تو جیسے آسمان ٹوٹ پڑا تھا

کیا کرتا آیا تھا وہ اتنے سالوں سے کس اذیت کی بھٹی میں جل رہا تھا خود بھی اور اپنے ساتھ جڑے رشتوں کو بھی جلا رہا تھا

اور سب سے زیادہ جس رشتے کو تکلیف دی تھی اسنے اسکا کیا آج اپنی کہی ہر بات ہر چیز یاد آ رہی تھی اپنی کی ہوئی ہر نا انصافی ۔۔۔۔۔۔

ازلان)ابھی وہ اپنے ہی خیالوں میں تھا جب علی کی آواز اسے ہوش میں لے آئی ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

علی کے ساتھ اخراز نے بھی مڑ کر دیکھا تھا اسے جسکا کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہورہی تھیں ۔

اخراز اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا ابھی ازلان کی طرف بڑھنے لگا تھا جب ازلان بھی آگے بڑھا اور آ کر اس سے لپٹ گیا ۔

جب کے اخراز پر تو خیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے ۔

مجھے معاف کردینا اخراز میں اپنے غصے اور انتقام میں اتنا اندھا ہو چکا تھا کے صیح کیا ہے

اور غلط کیا ہے یہ تک بھول گیا تھا اتنے سالوں سے مسلسل خود بھی اذیت میں مبتلا تھا اور اپنے عزیزوں کو بھی اذیت میں رکھا

میری عقل پے تو پٹی بندھ چکی تھی جیسے بس جو آنکھوں سے دیکھا تھا وہی سچ لگا

یہاں تک کے کسی سے پوری بات سننی تک گوارا نا کی تھی لیکن اب پتا چل چکا ہے کے سچ کیا ہے

اور جھوٹ کیا ہے میں نے بہت غلط کیا ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا)ازلان

http://novelshenovels.blogspot.com

پوری بات کہ کر اخراز کی طرف دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔

معافی تو مجھے بھی مانگنی چاہیے تم سے غلط تو میں نے بھی بہت کیا سچ ہی کہا ہے

غصہ حرام ہوتا ہے تمنے بھی غصے میں سب کیا اور میں نے بھی۔۔۔۔

اؤ بھئی یہ اب معافی تلافی ختم بھی کر دو تم دونوں یا مجھے رلا کے ہی دم لینا

ہے

ابھی اخراز کچھ کہتا جب علی درمیان میں بول پڑا جسکی بات پر دونوں بے)

ساختہ مسکرا دیے۔

ویسے ایک ٹریٹ تو ہونی چاہیے تم دونوں کی طرف سے نئ)علی نے مسکراتے

ہوے کہا آنکھوں میں شرارت تھی۔

پوری دنیا بدل گئ لیکن تم سدا کے بھوکے ہی رہنا)اخراز نے ازلان کی طرف

آنکھ دبا کر علی کو کہا۔

اب ٹریٹ دینی پر رہی ہے تو میں بھوکا ہو گیا ہوں چلو کوئی نئ ٹریٹ کے

لئے یہ بھی منظور ہے)اسنے دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا۔

لے لینا بھوکا کہی کا)یہ ازلان کی طرف سے تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

ویسے ازلان تم یہاں)اخراز نے دل میں آیا سوال پوچھا۔

ہاں وہ ایک پروجیکٹ کے ہم دونوں ساتھ کام کر رہے ہیں تو اسی سلسلے میں آیا تھا)ازلان نے جواب دیا

ویسے یہ بھوکے لوگوں کے ہاں اگر کوئی اے تو چائے پانی نہیں دیتے

اخراز کے کہنے پر ازلان کے بے ساختہ قہقہ گونجا جس پر علی ایک گھوری) سے نوازتا چایے وغیرہ آرڈر کرنے لگا

❤️❤️❤️ ۔

حور ایشو کو سلا چکی تھی ازلان آج خلاف معمول لیٹ ہو گیا تھا اور حور پریشان تھی

کیوں کے ایسا کم کم ہی ہوتا تھا کے ازلان جب لیٹ ہوتا تھا اور فون کر کے بتا دیتا تھا وہ لاؤنج میں ہی ٹہل رہی تھی جب گاڑی رکنے کی آواز آئ

اور کچھ ہی لمحوں بعد ازلان لاؤنج میں تھا اور اس کے ساتھ جو شخصیت تھی اسے دیکھ کر تو حور کو جیسے سکتا ہی ہو گیا تھا۔

اور اگلی ساعت میں وہ اخراز کے سینے سے لگی ہوئی تھی کتنے عرصے بعد

http://novelshenovels.blogspot.com

اپنے بھائی کو دیکھا تھا

اپنے ماں جائے کو آنسو تھے کے رک ہی نہیں رہے تھے اور ازلان کو آج اپنے اوپر شدید غصہ آ رہا تھا

کیاحال ہے میری گریا کا)اخراز نے اسے خود سے الگ کر کے آنسو صاف کرتے ہوے کہا ۔

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں اورماما بابا لوگ سب کیسے ہیں)وہ ایک ہی سانس میں سب بول گئ

جس پر اخراز کے ساتھ ازلان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئ ۔

سب ٹھیک ہیں اور سب آپ کو بہت یاد کرتے ہیں)اخراز نے اس سے کہا ۔

ایشال کہاں ہے

وہ نیند آ گئ تھی اسے تو میں نے سلا دیا)اخراز کے سوال کے جواب میں حور بولی ۔

بھئ آپکا اگر ملنا ہو گیا ہو تو میری طرف بھی دیکھ لیں ایک شوہر بھی ہے آپکا ازلان کی شرارت سے بھرپور آواز پے حور تو جیسے سکتے میں آ گئ)

http://novelshenovels.blogspot.com

ازلان اور وہ بھی حور کے ساتھ نرمی سے بات کرے مذاق کرے

وہ تو آنکھیں پھاڑے اور منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی جو لبوں میں

مسکراہٹ لئے اسی کی طرف متوجہ تھا۔

منہ بند کر لو۔ مکھی چلی جائے گی

ازلان کے کہنے پر اسنے جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھا اور بولی)

میں کھانا لگاتی ہوں آپ لوگ فریش ہو جایں

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا جب کے حور تو سب سمجھنے سے قاصر تھی

کھانے کے بعد چاے کافی کا دور چلا۔

حور کہاں جا رہی ہو)جب کافی دیر بیٹھنے کے بعد وہ اٹھنے لگی تو ازلان بولا۔

وہ ایشو کے پاس جا رہی ہوں اٹھ نا جائے)حور نے جواب دیا اور اٹھ کھڑی

ہوئی۔

میں جاتا ہوں ایشو کے پاس تم بیٹھو)ازلان کہتا ہوا اٹھا جب کے حور بیٹھ گئی

۔

کافی دیر باتیں کرنے کے بعد نیند کے خیال سے وہ دونوں اٹھے اور اب حور کی

http://novelshenovels.blogspot.com

خیرت ختم چکی تھی کیوں کے اخراز اسے مختصر لفظوں میں ساری بات بتا چکا تھا۔

کمرے میں آئی تو ایشو ازلان کے ساتھ کھیل رہی تھی

ادان اول آ دی)ازلان حور آ گئ(

حور کو دیکھتے ہی وہ شروع ہو چکی تھی اور بیڈ سے اتر کر لرکھتی پڑتی آ کر حور کی ٹانگوں کے ساتھ چمٹ گئ۔

ماما کے آتے ہی پارٹی بدل لی)ازلان نے خفگی سے کہا جسکا اسنے کوئی اثر نا لیا

میرا بےبی اٹھ گیا)حور اسے اٹھا کر اسکے گالوں پر بوسہ دیتی ہوئی بولی۔

اور پھر اسے لے کر صوفے پر بیٹھ گئ جب کے ازلان نائٹ ڈریس نکال کر واشروم جا چکا تھا۔

اب سونا نہیں ہے میری جان نے)حور اسے جما یاں لیتے ہوے دیکھ کر بولی۔

جس پر اس نے اثبات میں سر ہلایا اور حور اسے گود میں اٹھا کر بیڈ تک لائی اور سلانے لگی۔

کچھ ہی دیر میں وہ سو چکی تھی۔

http://novelshenovels.blogspot.com

معافی مل سکتی ہے)وہ سوچوں کے بھنور میں تھی جب ازلان کی آواز آئ

آپ جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے وہ سب سوچیں اور پھر بتایں کے کیا مجھے

معاف کرنا چاہیے

اور کیا میرا اتنا ظرف ہو سکتا ہے کے میں آپ کو معاف کر سکوں میرا اتنا

ظرف نہیں ہے

ازلان جب آپ مجھے اتنے سال اس غلطی کی سزا دیتے رہے جو میں نے کی

ہی نہیں تو آپ خود کے لئے پھر کیا کہتے ہیں

حور ایک ہو سانس میں سارا بولی چہرہ آنسوو ں سے تر تھا ۔)

میں مانتا ہوں بہت اذیت دی تمہیں لیکن اب میں اپنی ساری غلطیوں کی تلافی

کروں گا)اسنے حور کے آنسو صاف کیے

اور مجھے یقین ہے تم جلد مجھے معاف کر دو گی)ازلان نے کہا اور اسے قریب

کرتے ہوے اسکی پیشانی پر مہر ثبت کی ۔

حور کسمسا کر پیچھے ہوئی

پلیز

http://novelshenovels.blogspot.com

اوکے سو جاؤ)ازلان نے بولتے ہوئے نرمی سے اسکا گال تھپتھپایا اور ٹیرس پر چلا گیا۔

میں کتنے ٹکڑوں میں ٹوٹی

کوئی جانے نا

میں کتنا راتوں میں روئی

کوئی جانے نا

میرا حال جانتا ہے خدا

کیا بتاؤں تجھے

میری داستان ادھوری رہی

کیا سناؤں تجھے

رات اگر ازلان کی سگریٹ پھونکتے گزری تھی تو حور کی بھی روتے ہوئے گزری تھی

حور کی جب آنکھ کھلی تو کمرے میں ایک خوشبو سی پھیلی ہوئی تھی چہرہ موڑکر دیکھا تو ایشو سو رہی تھی لیکن ازلان کی جگہ خالی تھی ۔

یک دم نگاہ کمرے کی طرف پڑی جہاں تازہ گلاب کے پھول 🌹🌹گلدان میں سجے ہوئے تھے

کچھ سینٹر ٹیبل پڑ پڑے ہوئے تھے نظر ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے پر پڑی جہاں مختلف کلرز کے کارڈ چسپاں تھے

وہ بیڈ سے اٹھی جب نظر سائیڈ ٹیبل پڑی جہاں ایک کارڈ پڑا تھا جسکے ساتھ گلاب 🌹کے پھول تھے۔

اورحور اس کے اخساسات عجیب ہو رہے تھے سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کچھ کے یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔

زندگی میں اچانک یہ موڑ کل تک اسکی زندگی کیا تھی کچھ بھی نہیں بلکل روکھی سی ایسے جیسے زندگی پچھلے کچھ سالوں سے ناراض ہو گئی ہو اس سے جیسے ہر خوشی روٹھ گئی ہو ازلان کا رویہ کتنا برا ہو گیا تھا اسکے ساتھ بلکل انجان ہو گیا تھا وہ اس سے۔۔۔

لیکن اب جب اسے سچ پتا چلا حقیقت معلوم ہوئی تب تب اسکے دل میں یہ اخساس جاگا کے حور بے گناہ ہے تب اسے احساس ہوا۔۔

http://novelshenovels.blogspot.com

اور اگر اب بھی اسے حقیقت پتا نا چلتی تو وہ پوری زندگی ایسے ہی گزار دیتا کیا

یہی اہمیت تھی اسکی زندگی میں حور کی۔۔۔

ابھی وہ سوچوں کے بھنور میں تھی جب دروازہ کھلا اور اسکی سوچوں کا ارتکاز

ٹوٹا وہ فریش فریش سا ٹریک سوٹ میں ملبوس اسکے سامنے تھا

اور اسی کو دیکھ رہا تھا۔

گڈ مارننگ ڈیر وائفی)وہ نرم لہجے میں کہتا ہوا بلکل اسکے سامنے آ کھڑا ہوا۔

حور ایک نظر اس پڑ ڈال کر آگے بڑھ گئ۔

کیا اچھا نہیں لگا کچھ)وہ اپنی سیاہ آنکھیں اس پڑ گاڑے سنجیدگی سے استفسار

کر رہا تھا۔

جن کی زندگی بے رنگ ہو انھیں کچھ اچھا نہیں لگتااور آپ کو یہ سب کرنے

کی کوئی ضرورت نہیں ہے

اس سب سے میریزندگی کا وہ تلخ دوڑ وہ تلخ یادیں میرے ذہن سے مٹ نہیں

سکتیں

وہ اداسی بڑھے لہجے میں کہتی آگے بڑھ گئ جب کے ازلان کے چہرے پڑ)

اک تلخ مسکراہٹ رینگ گئی ۔

اب جو بویا ہے وہ کاٹنا توپڑے گا)خود سے بربراتے بڑبڑاتے ہوے وہ سوئی ہوئی عشال کی طرف متوجہ ہوا

😊😊😊 ۔

ازلان تو ناشتہ کرنے کے بعد آفس چلا گیا تھا اور اخراز وہ دیر سے سو کر اٹھا پھر ناشتہ کر کے عشال کے ساتھ کھیلنے میں مگن ہو گیا

ارے اشو تو ماموں کے آتے ہو ماما کو بھول گئی)حور اشو کو اخراز کے ساتھ مگن دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی ۔

ہماری اشو ہے ہی اتنی اچھی بچی بلکل اپنے ماموں پڑ گئی ہے ہے نا اشو

اخراز حور کی طرف دیکھ کر مسکراہٹ ضبط کرتے ہوے بولا اور آخر میں اشو) سے تائد چاہی جس پڑ اسنے زور زور سے سر ہلایا

جیسے ساری سمجھ آگئی ہو لیکن یہ تو اخراز نے ہی اسے سیکھایا تھا کے وہ جو بھی بات کرے بس سر ہلانا ہے ۔

بلکل بلکل بھائی بس پوری دنیا میں ایک آپ کی بھانجی اور ایک آپ ہی تو

اچھے ہیں)حور تو اشو کے رد عمل پڑ سلگ کر بولی ۔

دھائی دھائی)بھائی بھائی) (اشو شروع ہو چکی تھی آج کل وہ جو بھی بات کرتا بس اسی کو ریپیٹ کرتی تھی اور ابھی بھی اسنے یہی کیا تھا۔

اف اشو گندی بات ماموں بولتے ہیں نا)حور نے اسے سمجھایا جس پڑ اسنے حسب عادت زور شور سے سر ہلایا اور دوبارہ سے اپنے کھلونوں کی طرف متوجہ ہو گئی ۔

بھائی آپ کب جا رہے ہیں واپس وہ میں سوچ رہی تھی کے میں بھی آپ کے ساتھ چلوں)حور نے اخراز سے کہا ۔

میں آج کل تک جاؤں گا ٹھیک ہے آپ ازلان سے پوچھ کر تیاری کر لینا اپنی اخراز جواب دیتے ہوئے فون کی طرف متوجہ ہوا جہاں کال آ رہی تھی وہ) حور کو اشارہ کر کے باہر کی طرف بڑھا ۔

جب کے حور سوچ رہی تھی کے ازلان تو پتا نہیں اسے جانے دے گا بھی یا نہیں پڑ اب جب سب کلیر ہو چکا تھا

تو اب اسے کوئی مسلہ نہیں ہونا چاھئیے تھا اس نے تو انتقاما شادی کی تھی تو اب

http://novelshenovels.blogspot.com

جب بات ہی کلئیر ہو گئی ہے تو اسکا کوئی حق نہیں بنتا اسے روکنے کا

لیکن شام کو جب ازلان آیا اور روم میں بیٹھا کوئی کام کر رہا تھا حور خاموشی سے آ کر بیڈ کے کنارے پے ٹک گئی

جب کے وہصوفے پڑ بیٹھا ہوا تھا نظریں سامنے پڑے لیپ ٹاپ پڑ تھیں ۔

وہ جتنا بھی اس سے بد گمان تھی ناراض تھی لیکن اسکے غصے سے بھی خائف تھی وہ مسلسل اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں مسل رہی تھی ۔

کوئی بات کہنی ہے کیا)کچھ دیر بعد ازلان نے بینا سر اٹھاے پوچھا جس پڑ حور کی آنکھیں حیرت سے پھیل گیں کے اسے کیسے پتا چلا ۔

آپ نے مجھے سے شادی اپنے بدلے کے لئے کی تھی نا)کچھ توقف کے بعد حور بولی جس پڑ ازلان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

پھر لیپ ٹاپ بند کرتا ٹانگیں سامنے ٹیبل پڑ رکھے گود میں کشن رکھ کر مکمل طور پڑ اسکی طرف متوجہ ہوا ۔

جو اب اسکے اسطرح دیکھنے پڑ مزید پزل ہو رہی تھی ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

تو۔۔۔۔)،ازلان نے اسے خاموش پا کر سوال کیا۔

تو یہ کے اب آپکا بدلہ پورا ہو گیا ہے ناتو میں اب اخراز بھائی کے ساتھ واپس جانا چاہتی ہوں

حور نے ہمت کر کے کہ تو دیا تھا لیکن اب اسکے جواب کی منتظر تھی جس کی)

حور کی بات سن کر ایک لمحے کے لئے کشن پڑ گرفت مضبوط ہوئی تھی۔

ہم تو تم گاؤں جانا چاہتی ہو ٹھیک ہے میں کچھ دن ٹک خود تمہیں لے جاؤں گا گاؤں جتنے دن چاہے رہ لینا

لیکن آیندہ کے بعد میں تمہارے منہ سے چھوڑنے والی بات نا سنوں باقی تم نے ناراضگی دکھانی ہے وہ تمہارا حق ہے یہاں اسی کمرے میں اسی گھر میں رہ کر جتنے مرضی باتیں

سنانی ہے ناراضگی دکھانی ہے میں جی جان سے تیار ہوں تمہیں منانے کے لئے

لہجے کے بر عکس آواز میں نرمی تھی اور آخر میں وہ کچھ شوخ ہوا اور حور وہ) سوچ رہی تھی کے اب اچھی پھسی

اور پھر اگلے دن ہی اخراز چلا گیا تھا جس پڑ حور نے منہ پھلایا ہوا تھا

پانچ منٹ میں ریڈی ہو جاؤ شاپنگ کرنے چلتے ہیں

ازلان روم میں آتا ہوا حور سے بولا جو کے کارٹون لگاے دیکھنے میں مگن تھی)

اور اشو کو ازلان نے اٹھایا ہوا تھا۔

اسے کارٹون دیکھتے دیکھ کر ازلان کے چہرے پڑ مسکراہٹ در آئ

مجھے نہیں جانا شاپنگ پے)حور نے نظریں ٹی وی پڑ مرکوز کیے جواب دیا اور

یہ شادی کے بعد پہلی دفع تھا

جب ازلان اسے شاپنگ پڑ لے کر جا رہا تھا ورنہ تو خود ہی اسکے لئے کر لاتا

تھا

کیوں نہیں جانا شاپنگ پے (ازلان اسکے ہاتھ سے ریموٹ لیتا ٹی وی اف کر چکا تھا

حور اب غصے سے اسے گھور رہی تھی۔

بس میری مرضی میں نے نہیں جانا اور کارٹون لگایں جو میں دیکھ رہی تھی

(حور منہ فلا پھولاے اس سے کہ رہی تھی۔

جب کے عشال کارپٹ پر دونوں سے بے نیاز کھیل رہی تھی

۔

http://novelshenovels.blogspot.com

عشال کو میں لے کر جا رہا ہوں پانچ منٹ میں باہر آؤ ورنہ عشال کی جگہ تمہیں اٹھا کے لے کے جاؤں گا

(ازلان شرارت سے کہتے ہوئے عشال کو اٹھایا اور ایک نظر حور پر ڈال کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔

جب کے حور اسکی بات پر غصے اور حیا سے لال ہو گئی پھر کچھ سوچ کر اٹھی اور کمرے کی طرف بڑھی۔

ازلان باہر اسکا ویٹ کر رہا تھا اسے یقین تھا کے حور ضرور آئے گی اور کچھ ہی دیر بعد وہ آتی دکھائی دی

ریڈ کلر کی شرٹ کے ساتھ سکن کلر کا کیپری پہنے جو کے اس پر کافی سوٹ کر رہا تھا ساتھ سکن کلر کی شال لئے۔

اسکے آتے ہی ازلان نے فرنٹ ڈور کھول دیا حور خاموشی سے آکر بیٹھ گئی۔

ایشو ماما پاس آجاؤ (حور نے کہتے ہوئے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا جو ازلان کی گود میں تھی

نو ماما میں بابا پاش (وہ کہتی ہوئی مزید ازلان کے ساتھ لگی جب کے حور بس دیکھ کر رہ گئی

ہمیشہ ایسا ہی کرتی تھی وہ ازلان کے سامنے حور کی کوئی پرواہ نہیں بس ازلان ہونا چاہیے

http://novelshenovels.blogspot.com

اور عشال کی ٹوٹی پوٹھی باتیں اور سوالات جو وہ کرتی رہتی تھی۔

حور اسکی بات پر منہ بنا کر باہر دیکھنے لگ گئی لیکن ازلان کے ہونٹوں پر پر اسرار مسکراہٹ دوڑ گئی۔

اس نے گاڑی کی سپیڈ آہستہ کرتے ہوئے عشال کے کان میں کچھ کہا اور دوبارہ ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہو گیا

ماما پاش آنا ہے(کچھ دیر بعد ایشو حور کی طرف باہیں پھیلا کر بولی

میرے بے بی نے میرے پاس آنا ہے(حور نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا اور اسکے سرخ سفید پھولے ہوئے گالوں پر چٹاچٹ پیار کیا پھر اسکے ساتھ باتوں میں لگ گئی اور عشال کے سوالوں کا نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔

حور یہ کیسا ہے(ازلان ایک بلیک ڈریس اسکے سامنے کرتے ہوئے بولا کیوں کے وہ جب سے اے تھے ازلان حور کی بے توجہی دیکھ رہا تھا۔

حور نے جب دیکھا تو وہ بلیک کلر کی شرٹ جس کے دامن پر خوبصورت کام ہوا تھا حور کو بھی وہ پسند آئی تھی۔

ازلان حور کی آنکھوں میں پسندیدگی دیکھ کر سمجھ گیا تھا۔

http://novelshenovels.blogspot.com

کافی چیزیں لینے کے بعد بھی ازلان کے ماتھے پر شکن نہیں آئی تھی۔

اب تو حور بھی جان بھوج کر جن چیزوں کی اسے ضرورت نہیں تھی وہ بھی لے رہی تھی

۔

کافی ساری چیزیں عشال کی لیں تھیں

گھر چلیں میں تھک گئی ہوں (کافی دیر بعد وہ بولی تھی۔

اوکے کوئی اور چیز نہیں لینی ؟(ازلان کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا اور اسکے ہم قدم چلنے لگی۔

کچھ ہی دیر بعد گاڑی ریسٹورنٹ کے آگے رکی تھی حور نے بے ساختہ ازلان کی طرف دیکھا تھا۔

ڈنر کر کے چلتے ہیں ہوں (ازلان اسکی سوالیہ نظروں کے جواب میں بولا تھا عشال پہلے ہی سو چکی تھی

ازلان اپنی سائیڈ سے دروازہ کھول کر نکلا اور آکر حور کی طرف کا دروازہ کھول کر عشال کو اس سے لیا

جب کے حور تو خیر ان ہو رہی تھی اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے پہلے والا ازلان واپس آگیا ہو

http://novelshenovels.blogspot.com

جو اسکی کیئر کرتا تھا جسے اسکا اخساس تھا

ازلان نے فیملی کیبن لیا تھا تا کے حور ایزی رہے

کھانا آرڈر کرو (ازلان۔نے اسکی طرف مینیو کارڈ کرتے ہوے کہا

جب آج تک ہر چیز میں آپ کی مرضی کی ہوئی ہے تو یہ بھی آپ خود ہی آرڈر کرلیں

حور نے کارڈ واپس ازلان کی طرف کرتے ہوے کہا

ازلان نے حور کو دیکھا جسکی آنکھوں میں شکوہ تھا

ہاں تو اسی لئے کہہ رہا ہوں تم کروان فیکٹ اب سے ہر چیز تم اپنی مرضی کے مطابق کرنا

چلو شاباش کرو (ازلان اسکی بات کا اثر لئے بغیر بولا

حور بھی بغیر کوئی اثر لئے بیٹھی رہی لاپرواہی سے ارد گرد دیکھتی رہی۔

ٹھیک ہے پھر آج رات یہیں گزارتے ہیں کیوں کے آرڈر تو تم ہی کروگی (وہ مسکراہٹ

دباتے ہوے بولا اور حور کو غصہ دلا گیا۔

حور بھی اپنے نام کی ایک تھی لیکن ازلان کی پر شوخ نظریں اسے کنفیوز کر رہی تھیں وہ

سکون سے بیٹھا اس پے نظریں گاڑے اسے بے سکون کر رہا تھا

وقت گزر رہا تھا حور نے چوڑ نظروں سے ازلان کی طرف دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

اسکے دیکھنے پر نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر آئی برو اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

حور نے اسے دیکھا اور پھر منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کارڈ پکڑ لیا ازلان نے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی اور ویٹر کی بلایا

کھانا کھاتے ہوئے وہ گاہے بگاہے حور کو دیکھ رہا تھا

ایک بات پوچھوں (حور نے یک دم کھانے سے ہاتھ روک کر کہا

ہمم پوچھو

گاؤں کب لے کر جایں گے (اس نے قدرے توقف سے کہا

امم کچھ کام ہیں وہ کر کے جلد ہی چلیں گی (ازلان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا

حور اسکا جواب سنتے ہی واپس کھانے کی پلیٹ پر جھک گئی۔

گھر آتے ہی حور سو گئی تھی۔

حور کچھ دن پہلے جو فائل تمہیں دی تھی وہ لا دو (ازلان نے کمرے میں آتے ہوئے حور سے کہا

وہ سکون سے بولتے ہوئے حور کا سکون تباہ کر گیا تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

کیوں کے جس فائل کی وہ بات کر رہا تھا وہ تو کب کی اپنے انجام کو پہنچ گئی تھی

حور کبھی اسے دیکھتی تو کبھی ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتی

کوئی پریشانی ہے کیا (ازلان نے اسکی نظروں کا ارتکاز اپنے اوپر محسوس کر کے پوچھا

ازلان وہ فائل وہ میں (وہ سخت خوفزدہ تھی اس سے

وہ کیا (ازلان صوفے سے اٹھ کر اسکے قریب آتے ہوئے بولا

وہ میں نے ٹیبل پر رکھی ہوئی تھی پر غلطی سے مجھ سے اس پر چائے گر گئی اور وہ (بات کرتے کرتے وہ رک کر ازلان کو دیکھنے لگی۔

اور وہ خراب ہو گئی ہوں (ازلان نے کہتے ہوئے اپنے بازو اسکی کمر کے گرد حمائل کیے

حور نے نظریں اٹھا کر ازلان کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔

ازلان اسکی آنکھوں میں خوف کے ڈورے صاف دیکھ سکتا تھا

کوئی بات نہیں وہ فائل مجھے تم سے زیادہ عزیز نہیں ہے (ازلان نے کہتے ہوئے اسے قریب کیا

حور کی دھڑکن تیز ہونے لگ گئی ٹانگیں کانپ رہیں تھیں اس نے ازلان کو دور کرنے کی کوشش کی لیکن اسکی گرفت مضبوط تھی۔

http://novelshenovels.blogspot.com

ازلان نے ایک ہاتھ سے اسکا چہرہ اوپر کیا تھا حور نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر رکھیں تھیں

آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گرے تھے لیکن ازلان نے انھیں بے مول ہونے سے بچا لیا اور اپنے ہونٹوں سے چن لیا تھا

یش عشال رو رہی ہے

حور نے کانپتی آواز میں کہا تھا

وہ سو رہی ہے (ازلان اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکراتے ہوئے بولا

پ پلیز (حور کے کہنے پر اس نے حور کے ہونٹوں اپنے پیار کی نشانی چھوڑی اور اسے نرمی سے الگ کیا۔

حور تو وہاں سے ایسے بھاگی جیسے گدھے کے سر سے سینگھ

دل ایک نیے احساس سے دھڑک رہا تھا اک انوکھی لے پے دھڑک رہا تھا دل چاہتا تھا

ساری پرانی رنجشیں سارے غم سب کچھ بھول کر

ازلان کی باتوں کا یقین کر لے ایک نئ زندگی اسکے سنگ گزارے

http://novelshenovels.blogspot.com

لیکن پھر اپنے ساتھ ہوئی وہ زیادتیاں وہ ظلم سب یاد آتا تھا

جب بے قصور ہوتے ہوئے بھی وہ سزا کاٹ رہی تھی اسکے اعتبار ٹوٹا تھا

اور اگر ایک دفع اعتبار ٹوٹ جائے تو پھر بڑی مشکل سے دل اس انسان کی طرف مائل ہوتا ہے اور کبھی تو عرصہ گزر جاتا ہے

اعتبار دوبارہ قائم ہونے پر اب بس یہ تو وقت ہی بتا سکتا تھا

کے ان دونوں کے بیچ کب سب سہی ہو گا کب اسکا اعتبار دوبارہ قائم ہو گا 😊😊😊۔

عشال کیوں تنگ کر رہی ہو سو جاؤ نا)حور جھنجھلائی ہوئی آواز میں بولی جو مسلسل کھیلنے میں مگن اور سونے کا نام نہیں لے رہی تھی ۔

نی ماما نی نینی ترنی)کرنی (وہ حور کی گود سے نکلتے ہوئے بولی ۔

عشال مجھے غصہ مت دلاؤ سو جاؤ ورنہ میں نے پٹائی لگانی ہے

آپ کی اب)حور قدرے میں بولی پکڑ پکڑ کر اسکے بازو درد کرنے لگ گئے تھے

لیکن عشال سونے کا نام نہیں لے رہی تھی ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

نی ماما بابا پاش دانا ہے)بابا پاس جانا ہے

وہ حور کا دوپٹہ پکڑ کے کھینچتی ہوئی بولی۔)(

عشال ابھی نی نی کر لو نا جب اٹھو گی تب بابا آ جایں گے)حور اسے پیار سے

پچکارتے ہوئے بولی ۔

نو ماما ادھی دانا)ابھی دانا (وہ ضد کرتی ہوئی بولی

عشال)حور کی آواز قدرے اونچی ہوئی

کیا ہوا ہے بھئ کیوں ڈانٹ رہی ہو میری ڈو

کو)ازلان روم میں داخل ہوتے ہوئے بولا

جب کے ازلان کو دیکھ کر تو عشال کی باچھیں کھل گیں ۔

ڈانٹوں نا تو اور کیا کروں صبح سے تنگ کیا ہوا ہے آج اس نے ابھی بھی نہیں

سو رہی

غصے میں بولتے بولتے حور کا لہجہ روہانسی ہو گیا ۔)

بابا ماما دندی)عشال ازلان سے چمٹتے ہوئے بولی

جس پر ازلان کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئ ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

گندی بات ایسے نہیں کہتے ڈول)ازلان اسے پیار سے سمجھاتے ہوے بولا ۔

اب بابا عشال کو باہر لے کر جایں گے لیکن پھر ماما کو تنگ نہیں کرنا اوکے

ازلان کے کہنے پر اس نے زورشور سے سر ہلایا ۔(

تم ریسٹ کر لو تھک گئ ہو گی)ازلان حور سے کہتا ہوا اسے لے کر باہر نکل گیا

جب کے حور نے سوچا کے وہ بھی تو تھکا ہوا ہو گا لیکن پھر سوچوں کو جھٹکتی ہوئی

کچھ دیر آرام کی غرض سے لیٹ گئ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے نیند کی وادیوں میں اتر گئ

جب دوبارہ آنکھ کھلی تو روم میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

چہرہ موڑ کے دیکھا تو لیمپ کی روشنی میں ازلان کا چہرہ نظر آیا جو کے موبائل پر کچھ کر رہا تھا ۔

حور آنکھیں ملتے ہوے اٹھ بیٹھی ازلان نے ایک نظر اسے دیکھا اور دوبارہ سے موبائل پے نظریں جمادیں ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

حور نے ٹائم دیکھنے کی کوشش کی تو ادراک ہوا کے رات کے دس بج چکے ہیں عشال درمیان میں محوخواب تھی ۔

آپ نے کھانا کھا لیا)حور اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی ۔

امم بھوک نہیں ہے مجھے)ازلان کے جواب پر خاموشی سے باہر کی طرف بڑھ گئ

کچھ دیر بعد لوٹی تو ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں دو کپ تھے ۔

روم میں ازلان نہیں تھا وہ خاموشی سے ٹیرس کی طرف بڑھ گئ وہاں وہ ریلنگ پے دونوں کہنیاں ٹیکاۓ کھڑا تھا

حور کے دیکھ کر سیدھا ہو کر کپ پکڑا۔

حور اپنا کپ لے کر اندر جانے لگی جب اس نے ہاتھ پکڑ کر روکا

اب دونوں خاموشی سے کوفی پی رہے تھے ایک کی نظریں آسمان کی طرف تھیں

تو دوسرے کی اسکے چہرے پر رات کی خاموشی میں ان کے دل بول رہے تھے فضا میں خنکی تھی

ستاروں کے بغیر آسمان کتنا خالی خالی لگتا ہے نا۔۔۔ یا شائد جن کے دل ہی خالی ہو گئے ہوں انھیں ایسا لگتا ہے)حور آسمان پے نظریں جمائے ہوئے بولی

ہمم لیکن جس طرح آسمان پر ستارے آ جاتے ہیں اسی طرح ویران دل کو بھی آباد کیا جا سکتا ہے خوشیاں لائی جا سکتی ہیں

ازلان اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے بولا۔(

شائد لیکن جب انسان کے روح پر گھاؤ لگتے ہیں نا پھر اسکی زندگی میں خوشیاں بڑی مشکل سے آتی ہیں

پھر انسان کا دل بھی مردہ ہو جاتا ہے)وہ کھوئی کھوئی آواز میں بولی

تم ایک دفع مجھ پر اعتبار کرو تمہاری پوری زندگی خوشیوں سے بھر دوں گا صرف ایک بار۔۔۔

آپ کو پتا ہے اعتبار ایک بار ہی ہوتا ہے اور جب مجھے آپ پر اعتبار تھا آپ پر مان تھا تب میرا یہ اعتبار میرا یہ مان آپ نے ہی توڑا تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

صرف ایک غلط فہمی کی بنا پر میری زندگی خراب کی کبھی ایک دفع بھی پوچھا کے پوری بات کیا ہے کبھی میرا یقین کیا

صرف اپنی غلط فہمی کی بنا پر مجھے قصور وار ٹھہرایا اور اب جب آپ کو حقیقت معلوم ہو گئی ہے تب۔۔۔۔

اگر کبھی حقیقت پتا نا چلتی تو میں نے تو پوی زندگی اسی چکی میں پس جانا تھا

کیسے کروں آپکا اعتبار آپ خود بتایں اور اب اگر کل کو پھر ایسا کچھ ہوا تو آپ پھر سے یہی سب کریں گے

اور ایک دفع پھر میرا اعتبار ٹوٹے گا اور اگر اب میرا اعتبار ٹوٹ گیا نا تو میں زندہ نہیں بچوں گی)بولتے بولتے وہ ہانپ گئی تھی

آنکھوں سے اشک رواں تھے ازلان نے آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا اور وہ تو دم بخود رہ گیا تھا آج حور کی باتیں سن کر اور واقع وہ سہی بول رہی تھی۔

حور تم خود سوچو جو میری آنکھوں نے دیکھا میں تو اسی پر بھروسہ کرنا تھااور مجھے تم سے تب شکایت تھی

کے تمنے اخراز کو روکا بھی نہیں لیکن جب تم مجھ سے اخراز کے بارے میں

http://novelshenovels.blogspot.com

بات کرنے آئی تھی

تب پتا نہیں کیسے میرے اندر انتقام کا لاوا بنا تھا مجھے دھچکا لگا تھا

کے تم سب جانتے ہوے بھی اسی کی حمایت کر رہی ہو اور پھر میں اسی سب

میں اندھا ہوتا گیا)ازلان اسے سمبھالے کھڑا اس پے سچائی آشکار کر رہا تھا۔

حور نے کوئی بات نا کی ایک دفع پھر دونوں کے درمیان جامد خاموشی تھی

جسے کچھ دیر بعد ازلان کی آواز نے توڑا۔

کل ہم لوگ گاؤں جایں گے تم چاہو تو واپس آ کر اپنی پڑھائی دوبارہ سٹارٹ

کر سکتی ہو

مجھے کوئی مسلہ نہیں عشال کے لئے میں کیئر ٹیکر رکھ لوں گا تم اپنے ادھورے

خواب

اپنی خواہشیں پوری کر سکتی ہو میں پورا پورا ساتھ دوں گا۔

میں اپنی بچی کو دوسروں کے حوالے نہیں کر سکتی اور خواہشات تو زندگی کے

ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہیں

خیر یہ موضوع اب پھر کبھی کے لئے رکھتے ہیں اندر چلو سردی بڑھ رہی ہے

http://novelshenovels.blogspot.com

اور اگر کوئی

چیز لینی ہے تو کل میرے ساتھ چل کے لے لینا)وہ ایک بازو اسکے کندھے پے پھیلاے اسے لئے اندر آ گیا۔

آپکا لیپ ٹاپ لے لوں ؟)حور کمرے میں آ کر بولی

ضرور لیکن اس وقت ؟

وہ نیند تو آنی نہیں تو میں نے سوچا کوئی مووی دیکھ لوں

چلو پھر مل کر دیکھتے ہیں آ جاؤ)وہ کہتا ہوا لیپٹاپ اٹھا کر بیٹھ گیا اور حور بس اسے دیکھ کر رہ گئی

آج ان دونوں نے گاؤں روانہ ہونا تھا حور کی تو خوشی دیکھنے کے لائق تھی

آج کتنے عرصے بعد وہ گاؤں جا رہی تھی سب اپنوں کے بیچ اسکی خوشی دیدنی تھی

اور یہ بات ازلان بھی محسوس کر رہا تھا عشال کو تیار کر کے خود بھی تیار ہو کر وہ اب ازلان کا انتظار کر رہی تھی جو کسی کام سے گیا تھا

تنگ آ کر اس نے تیسری دفع پھر اسے کال ملائی لیکن بیل جانے کے باوجود

کال نہیں اٹھائی جا رہی تھی

اسے اب غصہ آنے لگا

کچھ ہی دیر بعد ازلان لاؤنج میں داخل ہوا اسے دیکھتے ہی حور کو غصہ آنے لگا

۔

کہاں تھے آپ اتنی دیر سے انتظار کر رہی ہوں کال بھی پک نہیں کر رہے تھے)حور نان اسٹاپ شروع ہو چکی تھی ۔

اور ازلان کو اسے روایتی بیویوں کو طرح دیکھ کر بے ساختہ مسکراہٹ اسکے چہرے پر دوڑ گئی ۔

پانچ منٹ ویٹ کرو میں فریش ہو کر آیا اسے کہتے ہوئے وہ روم کی طرف بڑھ گیا ۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ روانہ ہوئے گاڑی میں بلکل خاموشی تھی جسے عشال کے سوال توڑتے تھے ۔

کبھی کبھی کوئی ازلان حور سے کر لیتا تھا۔ جسکا وہ ہوں ہاں میں۔ جواب دیتی تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

جس وقت وہ لوگ گاؤں کی حدود میں داخل ہوے تھے پرندے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے

شام اپنے پر پھیلا رہی تھی کیا کیا نا یاد آیا تھا اسے گاڑی جب پورچ میں رکی تو حور باہر نکلی اور دیکھ کر خیران رہ گئ

کے سامنے گھر کے سب افراد کھڑے تھے

بڑے بابا بابا ماما تائ امی مہر اخراز سب کی آنکھیں نم تھیں لیکن چہروں پر خوشی تھی وہ سب سے باری باری ملی تھی

اور عشال تو کبھی کسی کی گود میں اور کبھی کسی کی ۔

ازلان جب مراد راؤ سے ملنے لگا تو انہوں نے ایک پر شکوہ نگاہ ڈال کر اسے گلے لگایا

سوری بابا)وہ شرمندہ شرمندہ سا بولا

چلو دیر اے درست اے)اسے ساتھ لگاے وہ اندر کی طرف بڑھے

سب باتیں کر رہے تھے جب ازلان اٹھ کر حور کی ماما کے پاس آ کر گھٹنو کے بل بیٹھا

http://novelshenovels.blogspot.com

وہ چونک کر اسے دیکھنے لگیں۔

میں بہت شرمندہ ہوں چچی اپنے کیے پر میں نے بہت دکھ دیے آپ سب کو

بہت اذیت دی سب کو سب کو میرے اوپر مان تھا

اور میں نے وہ مان ہی توڑ دیا آپ سب کو غلط سمجھتا رہا لیکن غلط میں خود تھا

وہ نا دم نادم سا گویا ہوا)

تکلیف تو بہت ہوئی تھی بیٹا جان سے عزیز بیٹی کو جب دکھ میں دیکھتی تھی

لیکن مجھے امید ہے کے اب اسکی زندگی کے برے دیں ختم ہو گئے ہیں

نے چاہا تو خوشیاں ہی ہوں گی اسکی زندگی میں اور مجھے امید ہے اب اب اللہ

کی بار میرا یہ بھروسہ میرا مان نہیں ٹوٹے گا

انہوں نے کہتے ہوے اسکے سر پر بوسہ دیا۔)

پھر خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔

حور اور مہر عشال کو سلانے کے لئے اٹھ گیں

باتوں ہی باتوں میں وقت گزرنے کا پتا ہی نا چلا جب وہ کمرے میں آیا تو حور

http://novelshenovels.blogspot.com

اور عشال ندارد تھیں

یک دم اسے پریشانی نے آن گھیرا کچھ سوچ کر حور کا نمبر ملایا لیکن بیل جانے کے باوجود کال اٹھائی نہیں جا رہی تھی۔

حور مہر کے ساتھ اپنے گھر آ گئی تھی کافی دیر مہر اور وہ باتیں کرتی رہیں

پھر مہر شب خیر بول کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور حور بھی سونے کی غرض سے لیٹ گئی ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی

جب موبائل کی بیل بجی وہ آنکھیں بند کیے لیٹی رہی چہرے پر مسکراہٹ تھی موبائل بج بج کر بند ہو چکا تھا۔

کچھ دیر بعد پھر سے کال آنے لگی حور نے نمبر دیکھا تو مسکراہٹ گہری ہو گئی کال اٹھا لی لیکن بولی کچھ نہیں

کہاں ہو حور)فون سے اسکی فکرمند سی آواز آئی

میں کمرے میں ہوں)حور نے جواب دیا چہرے پر شرارتی مسکراہٹ آ گئی تھی۔

کمرے میں تو نہیں ہو حور سچ بتاؤ کہاں ہو اور عشال)وہ ہنوز الجھا ہوا تھا

http://novelshenovels.blogspot.com

ہاں تو میں نے کونسا بولا تھا کے میں آپ کے کمرے میں ہوں میں تو اپنے کمرے میں ہوں،اور عشال سوئی ہوئی ہے)اسنے ازلان کے سر پے دھماکا کیا۔

کیا مطلب وہاں کیوں)وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

میرا دل کر رہا تھا اسلئے اور اب میں کچھ دن یہیں رہوں گی۔

وہاں کیوں رہو گی صبح چپ چاپ واپساؤ اور ویسے بھی دن کو تم چاہے ادھر رہنا یا ادھر۔۔۔۔

جی نہیں میں نے بول دیا ہے تو اب میں کچھ دن یہیں رہوں گی اور اب مجھے نیند آئی ہے

میں فون بند کرنے لگی ہوں شب خیر)شرارت سے کہتی وہ فون بند کر چکی تھی جب کے دوسری طرف ازلان دانت پیس کر رہ گیا جب آنکھیں بند کیے لیٹا تھا تو حور کے بدلے بدلے انداز سوچ کر لبوں پر مسکراہٹ آ گئی 😊😊😊۔۔۔

اخراز کمرے میں آیا تو مہر کھڑکی کے پاس کھڑی کسی سوچ میں گم تھی آہٹ

http://novelshenovels.blogspot.com

پر بھی متوجہ نا ہوئی

اخراز نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونک کر پیچھے مڑی

اخراز نے اسے دیکھا تو بے اختیار پوچھا

مہر طبیعت ٹھیک ہے ؟

ہوں ٹھیک ہوں میں)اس نے اداس لہجے میں جواب دیا

پھر کیا سوچ رہی ہو کوئی پریشانی ہے کیا ؟

عشال کتنی پیاری ہے چھوٹی سی اسکی باتیں اتنی پیاری حرکتیں ہیں ہمارے

نصیب میں یہ خوشیاں کیوں نہیں ہیں

اب تو جو چچی یا ماما پاس انکی دوست یا رشتے دار آتی ہیں پوچھتی ہیں پھر

طرح طرح کی باتیں)وہ بولتے بولتے پھپھک کر رو دی

جب کے اخراز لب بھینچے اسے سن رہا تھا

وہ کافی دنوں سے اسکی اداسی نوٹ کر رہا تھا اور اب چاہتا تھا کے اسکے دل کا

غبار نکل جائے ۔

شش چپ مہر لوگ تو کسی حال میں خوش نہیں ہوتے اور یہ ہماری زندگی ہے

http://novelshenovels.blogspot.com

جب ہمیں کوئی مسلہ نہیں تو پھر لوگ چاہے جو مرضی کہیں

کی دین ہے وہ جب چاہے دے دے ہوں)اخراز اسکے آنسو اور یہ تو اللہ

صاف کرتے ہوے بولا ۔

لیکن مجھے ڈر لگتا ہے ہر وقت دل کو ایک دھڑکا لگا رہتا ہے کے کہیں آپ

لوگوں کی باتوں میں آ کر مجھے چھوڑ نا دیں میں کیسے جیوں گی

مہر ادھر دیکھو)وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیے بول رہا تھا ۔

تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے کیا میں اپنی آخری سانس تک تمہارا ساتھ نبھاؤں

گا یہ میرا دل اسکے دھڑکنے کی وجہ تم ہو اور تم سے جدا ہو کر میں جی سکوں گا

ایسی فضول باتیں آیندہ اپنی اس چھوٹے سے دماغ میں نہیں لانی ورنہ میں

ناراض ہو جاؤں گا ہوں)مصنوئی خفگی سے کہتے ہوے اسنے مہر سے تائید چاہی

مہر نے اثبات میں سر ہلایا اخراز نے محبت سے اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھے

اور اسے اپنے حصار میں لیا

دو دنوں سے حور اپنے روم میں سو رہی تھی اور ازلان کی بہت کوششوں کے

بعد بھی اسکے ہاتھ نہیں آ رہی تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

حور یار بھائی کہہ رہے تھے کے تمہارا پاسپورٹ لیناہے انہوں نے)وہ اور مہر کچن میں تھی جب مہر یاد آنے پر بولی ۔

انہوں نے کیا کرنا ہے اچھا میں دے دوں گی)حور نے خیران ہوتے ہوئے کہا ۔

حور ایک بات پوچھوں)مہر نے چائے کا کپ منہ سے لگاتے ہوئے پوچھا ۔

ہاں پوچھو

بھائی اب ٹھیک ہیں نا تمہارے ساتھ مطلب تم نے بھائی کو معاف کر دیا نا

حور نے بات کرنے کے لئے منہ کھولا تھا جب مہر بولی(

دیکھو حور بے شک وہ میرے بھائی ہیں لیکن انہوں نے بہت غلط کیا ہے تمہارے ساتھ تم چاہو تو انھیں سزا بھی دے سکتی ہو

ان سے علیحدہ بھی ہو سکتی ہو ہم سب کوئی مسلہ نہیں ہو گا لیکن حور یہ جو معاشرہ ہے نا یہ اس معاشرے میں مرد ذات کو غلط نہیں سمجھتا

http://novelshenovels.blogspot.com

سب قصور عورت کے حصے میں آتا ہے سارا الزام عورت کے سر ڈالا جاتا ہے

اور یہ دنیا عورت کو پھر جینے نہیں دیتی اور اب تو بھائی کو اپنی غلطی کا احساس

ہو گیا ہے

تم انہیں ایک موقع دے کر دیکھو وہ یقیناتمہاری امیدیں نہیں توڑیں گے)حور

تو پہلے ہی اپنا دل اسکی طرف سے ہلکا کر چکی تھی

لیکن اب مہر کی باتیں سن کر تو جو باتیں تھیں وہ بھی ختم ہو گیں

کس سوچ میں گم ہو گئی کرو گی نا اعتبار)مہر نے اسکے سامنے چٹکی بجاتے

ہوے کہا

ضرور کروں گی)حور نے مسکراتے ہوے کہا۔

ویسے تمہیں ایک بات بتاؤں حور پر بھائی کو پتا چلنی چاہیے)مہر نے معنی خیز

نظروں سے پوچھا۔

ہاں بولو نہیں چلے گا پتا

تمہیں پتا ہے بھائی شادی سے پہلے کسی لڑکی کو پسند کرتے تھے بہت زیادہ انکی

زندگی تھی وہ

مہر مزے سے بتا رہی تھی اور حور کی شکل دیکھ کر اندر ہی اندر انجوائے کر رہی تھی

ک کس کو کرتے تھے مذاق نا کرو مہر سچ سچ بتاؤ)حور نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

یہ تو اب تم ان سے ہی پوچھنا میں نے جتنا بتانا تھا بتا لیا)مہر کہتی ہوئی باہر جانے لگی۔

مہر کی بچی اب پوری بات بتا کے جاؤ)حور پیچھے سے چیخی لیکن مہر سنی ان سنی کرتے ہنسی دباتی باہر بڑھ گئی جب کے حور غصے سے بڑ بڑ اتی رہ گئی

حور کچھ دیر بعد پاسپورٹ دینے کے خیال سے تائی امی کی طرف گئی راہداری عبور کرتے ہوے اپنے کمرے کی طرف بڑھی

دروازہ کھولا تو کمرہ خالی تھا ہر چیز ترتیب اور قرینے سے رکھی ہوئی تھی

اندر بڑھ کر سامان میں سے مطلوبہ چیز نکالی اور سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور باہر جانے لگی جب کھلے دروازے سے وہ اندر داخل ہوا

حور کو دیکھ کر چہرے پر شوخی آ گئی۔

http://novelshenovels.blogspot.com

زہے نصیب آپ آے اپنے کمرے میں خدا کی قدرت

کبھی ہم آپ کو دیکھتے ہیں اور پھر بھی آپ کو ہی دیکھتے ہیں)ازلان کے شرارت سے کہنے پر حور نے خیران نظروں سے اسے دیکھا۔

طبیعت ٹھیک ہے آپ کی)اس نے غصے سے ازلان سے پوچھا۔

پہلے کا تو پتا نہیں لیکن اب بلکل ٹھیک ہے شکر ہے آپ کو یاد تو آیا کے آپکا ایک عدد معصوم سا شوہر بھی ہے

معصوم اور آپ رہنے دیں اور پیچھے ہٹیں مجھے جانے دیں)حور نے اسے راستے میں کھڑے دیکھ کر کہا۔

واہ کوئی بات ہوئی ہے کیا جو مسز ازلان کے مزاج ہی نہیں مل رہے)ازلان نے تھوڑا سا اسکی طرف جھکتے ہوے کہا۔

کچھ نہیں ہوا مجھے اور بات کی کیا کہی باتیں تو مجھے پتا ہی آج چلی ہیں)حور کا اشارہ مہر کی بات کی طرف تھا۔

کونسی باتوں کی بات کر رہی ہو)اب کی بار وہ سنجیدہ لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

آپ تو ایسے بات کر رہے ہیں جیسے کسی بات کا علم ہی نہیں ہے آپ کو اتنے

http://novelshenovels.blogspot.com

معصوم نا بنیں

حور تو آج اپنے ازلی روپ میں آ چکی تھی)

اور ازلان و حیرت کے ساتھ خوشی ہو رہی تھی اسکو اس طرح دیکھ کر

مجھے واقعی نہیں پتا تم بتاؤ گی تو پتا چلے گا نا

رہنے دیں سارا پتا چل چکا ہے مجھے بڑی پیار کی پینگیں چڑھائی تھیں نا آپ نے

حور نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوے کہا)

اور ازلان وہ تو حور کی بات سن کر کھل کے ہنسا

کون سی پینگیں حور تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ضرور)ازلان نے ہنسی روکتے ہوے کہا

کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی مجھے مجھے مہر نے بتایا ہے کے آپ کسی کو پسند کرتے تھے

اور جب ہم فارم ہاؤس گئے تھے تب بھی تو میں نے آپ سے پوچھا تھا کے

کون ہے وہ اور آپ نے کہا تھاے کیوں بتاوں اب بتایں کون تھی

وہ یا ابھی بھی ہے)اب کے حور نے ساری بات بتائی اور غصے سے پوچھا۔

http://novelshenovels.blogspot.com

اچھا تو تم اسکی بات کر رہی ہو چ یار کیا بتاؤں شادی تو میں نے اسی سے کرنی تھ

لیکن پھر تم آگئی ہمارے درمیان)ازلان بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا اور بظاہر سنجیدگی سے کہا لیکن آنکھوں میں شرارت سے کہا

جسے حور سمجھنے سے قاصر رہی۔

تو اب کون سا دیر ہوئی ہے کر لیں اسی سے شادی اتنی ہی عزیز ہے

وہ آپ کو ایک دفع پتا چلنے دیں مجھے اسکا چھوڑوں گی نہیں اسے)حور غصے سے آگ بگولہ ہوتے ہوئے بولی

اور ازلان بمشکل اپنے قہقے کو روک پایا۔

آئیڈیا تو اچھا سوچتا ہوں کچھ)ازلان نے شرارت سے بھرپور آواز میں کہا

سوچیں سوچیں بتاتی ہوں بڑے بابا کو آپ کے سپوت کیا سوچ رہے ہیں)وہ بول کر جانے لگی

کہاں جا رہی ہو؟عشال کہاں ہے)ازلان اٹھتے ہوئے بولا

شکر ہے آپ کو یاد آگیا کے آپ کی ایک عدد بیٹی بھی ہے اور مجھ سے تو

http://novelshenovels.blogspot.com

آپ آیندہ کے بعد بات ہی مت کریے گا

حور کہتی ہوئی باہر بڑھ گئی جب کے ازلان اسکو سوچتے ہوے ہنستا چلا گیا (

مہر بات سنو

جی بھائی بولیں)مہر اسکی طرف مرتے ہوے بولی

یہ ذرا بتانا پسند کرو گی کے تم نے میری بیوی کو کون سی پٹیاں پڑھائی ہیں

ازلان خفگی سے اسے گھور رہا تھا (

مہر ایک پل کو گبرائی پھر ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئ ۔

سچ ہی بتایا ہے اسے کوئی غلط بات تو نہیں کی میں نے

ہاں تو پھر پورا سچ بتاتے ہیں نا اب وہ پتا نہیں کیا کیا سمجھ کر بیٹھی ہے

اچھا تم نے اسے کچھ بتایا تو نہیں ہے نا

نہیں کچھ نہیں بتایا اسے کب جانا ہے آپ نے)مہر نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

وہ سو گئی ہے نا ایک 1ہاں بس پانچ منٹ تک پورچ میں چھوڑ جانا اسے اور عشا

http://novelshenovels.blogspot.com

دفع پھر سوچ لو تنگ کرے گی تمہیں اگر اٹھ گئی تو

نہیں کرے گی تنگ بہت اٹیچ ہے مجھ سے آپ بے فکر رہیں

ٹھیک ہے پھر

- - - -

مہر کس کے ساتھ جانا ہے اور کون سی دوست نکل آئی ہے تمہاری پہلے تو کبھی ذکر نہیں کیا تم نے)حور جھنجھلاتے ہوے بولی

ہے نا ایک دوست تمچلو بھی پہلے ہی لیٹ ہو گئی ہیں

اور مجھے اتنا تیار کر دیا ہے اور خود ہوئی نہیں ہو)حور نے اسے گھورتے ہوے کہا وہ لوگ پورچ تکا آگئیں تھیں

ہیپی برتھ ڈے مائے ڈیر سویٹ بہنا)مہر نے اسے گلے لگاتے ہوے کہا اور حیران سی کھڑی حور کو فرنٹ ڈور کھول کر بٹھایا۔

حور کی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف نگاہ پڑی تو ازلان مسکراتے ہوے اسے دیکھ رہا تھا پھر گاڑی سٹارٹ کر کے باہر نکالی

ویٹ مسز چل جائے گا پتا)وہ سڑک پے نظریں جمایں بولا

http://novelshenovels.blogspot.com

عشال اٹھ گئی تو روئے گی)حور نے اب کی بار پریشانی سے کہا

مہر اسکے پاس ہی ہو گی تم ٹینشن نا لو ہوں)ازلان کے کہنے پر وہ خاموش ہو گئی ۔

گاڑی انجان راستوں پر رواں تھی ۔

ازلان بتایں تو سہی کہاں لے کر جا رہے ہیں۔

ازلان نے کوئی جواب نا دیا۔

کچھ دیر بعد گاڑی رکی ازلان باہر نکلا دوسری طرف سے آ کر دروازہ کھولا

اورحور کے آگے اپنا ہاتھ کیا۔

حور نے اس کا ہاتھ تھاما اور باہر نکلی آگے کا منظر دیکھ کر وہ حیران رہ گئی ایک خوبصورت منظر اسکے سامنے تھا

چلیں)ازلان اسکا ہاتھ تھامے ہوے آگے بڑھا

یہ ایک خوبصورت کاٹج تھا اور اسکے سامنے جھیل وہ اسے لئے آگے بڑھ رہا تھا نیچے ہر طرف گلاب کے پھول تھے ریڈ ہارٹ شیپ بیلونز ہر جگہ پر تھے بلکل مدھم روشنی میں ایک جگہ پر بلکل جھیل کے سامنے ٹیبل اور چیرز تھیں ٹیبل

http://novelshenovels.blogspot.com

پر ریڈ فلارز تھے

اور ایک بکے پڑا تھا

ازلان نے بکے اٹھایا اور حور کے سامنے کیا

ہیپی برتھڈے مائے ڈیر سویٹ وائف مینی مینی ہیپی ریٹرن آف دی ڈے(Happy birth day my dear sweet wife many many happy return of the day

وہ دونوں بیٹھے کچھ ہی دیر میں ایک لڑکی آئی اسنے کیک ٹیبل پر رکھا

ہیپی برتھ ڈے میم)اسنے مسکرا کر حور کو وش کیا

تھینک یو)حور نے بھی مسکرا کر کہا

وہ چلی گئی ۔

کیک کاٹو)ازلان نے نائیف کی طرف اشارہ کیا حور نے کیک کاٹا اور ازلان کو کھلایا اور ازلان نے حور کو کھلاتے وقت اسکی ناک پر بھی لگا دیا ۔

اسنے گھور کر دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکے منہ پر لگا دیا

پھر دونوں ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر ہنس پڑے

http://novelshenovels.blogspot.com

پیچھے ہلکا ہلکا میوزک چل رہا تھا کچھ دیر بعد وہی لڑکی ڈنر لے کر آئی دونوں نے خاموشی سے ڈنر کیا

ہمم کیسا لگا یہ سب)ڈنر کے بعد ازلان نے پوچھا

بہت بہت اچھا)حور کے چہرے سے خوشی صاف ظاہر ہو رہی تھی ۔

ہمم پھر چلو آج تمہیں بتاتا ہوں۔ کے وہ لڑکی کون تھی)ازلان کے کہنے پر اسکے چہرے کا رنگ یک دم متغیر ہوا ۔

ک کون تھی کیا وہ یہیں ہے ؟

بلکل یہاں ہے اور میرے سامنے ہے)ازلان کے کہنے پر حور نے ارد گرد دیکھا پھر بی یقینی سے اسکی طرف دیکھا ۔

بلکل میرے سامنے بیٹھی میری شریک حیات میری زندگی کی ساتھ وہ ہی لڑکی ہے جسے میں نے ازل سے چاہا ہے

جو میری زندگی ہے اور میں چاہتا ہوں لے ہملوگ سب بھول کر نئی زندگی شروع کریں)ازلان حور کا ہاتھ تھامے کہ رہا تھا اور وہ منہ کھولے سن رہی تھی ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

مطلب آپ نے اور مہر نے مجھے بی وقوف بنایا مجھے کبھی بتایا ہی نہیں کچھ)کچھ دیر بعد حور خفگی سے بولی

ہم کیوں کے میں نے اسے منا کیا تھا اسلئے)ازلان کہتے ہوے اٹھا تھا گھٹنے کے بل بیٹھا

اور حور کے ہاتھ تھام کر باری باری خوبصورت کنگن پہناے جنمیں ہیرے جڑے ہوے تھے پھر حور کے ہاتھوں پر بوسہ دیتے ہوے اٹھا اور اسے بھی اٹھایا۔

وہ دونوں جھیل کے کنارے واک کر رہے تھے

گھر کب جایں گے)باتیں کرتے ہوے حور نے اسکے سینے سے سر اٹھا کر پوچھا ۔

مم صبح جایں گے)ازلان کے کہنے پر اسکی پتلیاں خیرت سے پھیل گیں ۔

رات یہاں رہیں گے ؟

بلکل یہاں رہے گے ازلان نے کہتے ہوے اسکے سر پر بوسہ دیا

http://novelshenovels.blogspot.com

سورج طلوع ہو چکا تھا کھڑکیوں کے آگے دبیز پردے ہونے کی وجہ سے سورج کی کرنیں اندر آنے سے قاصر تھیں

آنکھ کھلنے پر کچھ دیر تک غائب دماغی سے لیٹی رہی پھر آہستہ آہستہ کل کی خوبصورت شام یاد آئی تو ہونٹوں کے کنارے خود بخود مسکراہٹ میں میں ڈھل گئے

اسی وقت واشروم کا دروازہ کھلا اور ازلان فریش فریش سا نکلا گیلے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے ۔

گڈ مارننگ)وہ ہشاش لہجے میں کہتا گلے میں موجود ٹاول حور کے اوپر پھینکا اور خود ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو کر بال بنانے لگا

اور حور جو اب تک مسکرا رہی تھی اسکی اس حرکت پر اب اسے گھور رہی تھی

جلدی سے فریش ہو جاؤ ناشتہ کر کے گھر کے لئے نکلتے ہیں)وہ آئینے میں دیکھتا ہوا حور سے بولا

حور بیڈ سے اٹھی اور واشروم کی طرف بڑھی لیکن جاتے جاتے وہی ٹا ول

http://novelshenovels.blogspot.com

ازلان پر پھینک کر جلدی جلدی واشروم میں گھس گئی ۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ لوگ گھر کے لئے نکلے

ازلان میں کیا سوچ رہی تھی)حور کچھ یاد آنے پر بولی

ہمم کیا سوچ رہی تھی

وہ سڑک پر نظریں جمایے ہوے بولا)

آپ ایسے سرپرائز دیتے رہا کریں نا میں بھی خوش رہوں گی آپ کو پتا ہے نا

مجھے کتنا شوق ہے ان سب کا

ازلان نے اسکی طرف دیکھا جسکے چہرے پر خوشی کے سچے رنگ تھے ۔)

ہمم سوچ تو میں بھی رہا تھا کے مجھے ایسے سرپرائز دیتے رہنا چاہیے تا کے اپنی

ہمسفر کے چہرے پر خوشی تو نظر آے جیسے اب آ رہی ہے

ازلان کے کہنے پر وہ شرما کر منہ پر ہاتھ پھیرنے لگی جیسے اپنے چہرے کے)

تاثرات مٹانا چاہتی ہو ۔

نے چاہا تو اب بس اب تم دیکھتی جاؤ ابھی تو خوشیوں کا آغاز ہوا ہے اللہ

ہماری زندگی میں خوشیاں ہی ہونگی ہمیشہ)ازلان نے اسکا ہاتھ تھام کر سٹیرنگ

http://novelshenovels.blogspot.com

پر رکھا اور اسکے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

آپ نہیں آئیں گے اندر)اترتے وقت حور نے پوچھا۔

نہیں کچھ کام ہے تھوڑی دیر تک آ جاؤں گا)ازلان نے نرم لہجے میں کہا

حور اثبات میں سر ہلاتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

لاؤنج میں سے اوازیں آ رہی تھیں وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تو ساری حواتین

اور عشال وہیں تھیں۔

السلام علیکم)حور کہتی ہوئی آگے بڑھی اور عشال کو اٹھایا۔

کیسا ہے میرا بچہ)اسکے پھولے ہوے سرخو سفید گالوں پر پیار کرتے ہوے

حور نے پوچھا

ماتھیت ادان پاش دانا)میں ٹھیک ازلان پاس جانا (

وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بولتی حور کے ساتھ سب کو مسکرانے پر مجبور کر گئی

۔

بابا کہتے ہیں عشال اور بابا عشال کے لئے ٹویز لینے گئے ہیں نا)حور کہتی ہوئی

مہر کے ساتھ بیٹھ گئی

http://novelshenovels.blogspot.com

جب کے عشال خوشی سے جھومتی اسکی گود سے اتر کر کھیلنے میں مگن ہو گئی ۔

بیٹا ازلان نہیں آیا)ماما نے پوچھا

نہیں ماما وہ کچھ کام تھا انھیں کہ رہے تھے تھوڑی دیر تک آ جایں گے

اچھا حور بیٹا آپ آرام کر لو تھوڑی دیر پھر شام کو تو۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے حورین یہ کنگن کتنے پیارے ہیں نا)تائی امی ابھی بات کر رہی تھیں

جب مہر نے درمیان میں بات کاٹ دی

حور نا سمجھی سے تائی امی کو دیکھنے لگی

ہاں کتنے پیارے ہیں حورین یہ ازلان نے دیے ہیں)تائی امی بھی جلدی سے بولیں

جی انہوں نے دیے ہیں۔

مزہ آیا پھر کل کیسا لگا سرپرائز)مہر نے آہستگی سے پوچھا

بہت مزہ آیا میری زندگی کی سب سے خوبصورت شام تھی کل مہر میں بیان نہیں کر سکتی)حور ایک جذب کے عالم میں بول رہی تھی ۔

جب کے مہر اسکی باتوں پہ مسکراے جا رہی تھی ۔

کافی دیر باتیں کرنے کے بعد عشال کو لے کر اوپر آئی اسے سلاتے سلاتے

خود بھی نیند کی وادیوں میں اتر گئی

جب آنکھ کھلی تو عشال غائب تھی اور ازلان کبڈ میں سے کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔

عشال کہاں ہے اور آپ کب آے)حور نے بال سمیٹتے ہوے کہا

عشال کو مہر لے گئی ہے اور میں کچھ دیر پہلے آیا ہوں)ازلان نے بنا اسے

دیکھے جواب دیا۔

کیا ڈھونڈ رہے ہیں

اہاں کچھ نہیں کچھ ڈاکومینٹس تھے مل گئے)وہ کبڈ بند کرتے ہوے بولا۔

آپ کہیں جا رہے ہیں کیا)حور اسکو بیگ میں ڈوکمنٹس رکھتے ہوے دیکھتے

ہوے بولی۔

بلکل لیکن میں نہیں ہم جا رہے ہیں)اسکے کہنے پر حور کی پتلیاں خیرت سے

پھیل گیں۔

ہم کہاں ؟کیا واپس جا رہے ہیں؟ لیکن میں نہیں جاؤں گی ابھی مجھے رہنا ہے

حور خود ہی سوال کر کے جواب دینے لگی۔)

http://novelshenovels.blogspot.com

واپس نہیں جا رہے بس تم کہ رہی تھی نا صبح کے سرپرائز تمہیں اچھے لگتے ہیں

تو بس یہ سرپرائز ہے تمھارے لئے اب جلدی سے تیار ہو جاؤ صرف ایک

گھنٹہ ہے تمہارے پاس ایک گھنٹے بعد نکلنا ہے)ازلان کی باتیں سنتے ہوے

اسکا منہ کھل گیا۔

کیا مطلب ایک گھنٹہ اور میں نے تو کوئی تیاری ہی نہیں کی پیکنگ بھی کرنی

ہے عشال کی اتنی چیزیں رکھنی ہیں)وہ پریشانی سے بول رہی تھی

اور ازلان مزے سے اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا اور ابھی تو ایک

اور دھماکا رہتا تھا

اسکے سر پر کرنے کے لئے

پیکنگ تمہاری ہو چکی ہے اور عشال ہمارے ساتھ نہیں جا رہی وہ مہر اور اخراز

کے پاس رہے گی)اور یہ ہوا تھا سب سے بڑا دھماکا

کیا مطلب عشال نہیں جا رہی وہ کیسے رہے گی ہمارے بغیر اور میں کیسے رہوں

گی اسکے بغیر

حور روہانسی ہو گئی)

http://novelshenovels.blogspot.com

حور مجھے بھی اسکی پرواہ ہے میرے لئے بھی یہ مشکل ہے لیکن ایک تو سردی

بہت زیادہ ہے اسکی طبیعت حراب ہو جائے گی

آب و ہوا کا اثر ہو گا اور مہر اور ۔ اخراز کے ساتھ وہ بہت زیادہ اٹیچ ہے پھر

بھی اگر کوئی مسلہ ہوا تو ہم آ جائیں گے)اب وہ سنجیدگی سے اسے سمجھا رہا تھا

۔

تو ہم بھی نہیں جاتے نا پھر کبھی چلے جایں گے نا۔۔)ابھی وہ کچھ اور بھی

کہتی جب ازلان کی گھوری پر خاموش ہو گئ

ازلان اسے سمجھا سمجھا کر تھک گیا تھا لیکن اسکی ایک ہی رٹ تھی

میرا دل نہیں مان رہا میں نہیں جاؤں گی

حور دس منٹ دے رہا ہوں خاموشی سے چینج کر کے نیچے آؤ)اب تنگ آ کر

وہ غصے سے کہتا باہر نکل گیا اور مہر سے کہا کے اسے سمجھاے

اور اگلے دس منٹ میں وہ نیچے سب سے مل رہی تھی

کیوں کے مہر اسے سمجھایا تھا اسکے الفاظ ہی ایسے تھے کے حور کو ماننا پڑا

حور ددیکھو عشال مجھے ایسے عزیز ہے جیسے میری اولاد ہو کچھ دن کی بات ہے

http://novelshenovels.blogspot.com

بس کچھ دن میں بھی ماامتا کا احساس محسوس کرنا چاہتی ہوں میں اپنی ماامتا کی پیاس بجھا لوں گی

وہ مان تو گئی تھی پر ساتھ میں آنسو بھی جاری تھے

بیٹا آپ پریشن کیوں ہو رہی ہیں عشال ہم سب کے پاس ہے کسی غیر کے پاس تو نہیں اور کچھ دن تک اخراز اور مہر بھی آ جایں گے انکے ساتھ ہی عشال بھی آ جائے گی ہوں)بڑے بابا پیار سے اسے سمجھا رہے تھے

وہ سب سے مل کر آکر پھولے ہوے منہ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی ۔

ازلان نے اسکے پھولے ہوے منہ کو دیکھا تو خودبخود مسکراہٹ آ گئی

اسنے حور کا ہاتھ تھامنا چاہا لیکن حور نے اپنا ہاتھ۔ پیچھے کر لیا۔

میں ناراض ہوں آپ سے اسلئے دور رہیں مجھ سے)وہ کھڑکی کی طرف منہ کیے ہوے بول

کیوں ناراض ہو اب میرا کیا قصور ہے)ازلان نے بی بسی سے کہا

ہاں آپکا کیا قصور جب چاہا غصہ کر لیا ڈانت۔ لیا اور اپنی منوا لی دوسرے کی ویلیو ہی کوئی نہیں)وہ تو آج فل فام میں تھی ۔

اچھا نا سوری اب نہیں کروں گا غصہ پر تم بھی بات مانا کرو نا)وہ صلح جو انداز میں بولا۔

پکی بات ہے

بلکل پکی)ازلان نے مسکراتے ہوئے کہا

ویسے ہم جا کہا رہے ہیں)حور نے تجسس سے پوچھا۔

تھوڑی دیر ویٹ کرو چل جائے گا پتا)ازلان نے اسکی چھوٹی سی ناک دباتے ہوئے کہا

گاڑی رکی تھی ایئرپورٹ کے پارکنگ ایریا میں اور حور نے حیرانگی سے اسے دیکھاجو مسکراہٹ دباے اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر حور کو اشارہ کرتا خود باہر نکلا حور بھی اسکی تقلید کرتی دروازہ کھول کر باہر نکلی کچھ دیر بعد وہ لوگ اندر داخل ہوے ازلان ایک لمحے کو روکا

اور پھر حور کی طرف مڑ کر اسکے ہاتھ میں کچھ پکڑایا حور نے نا سمجھی سے

http://novelshenovels.blogspot.com

اسے دیکھا پھر وہ کھول کر دیکھا تو خوشی سے چیخ مار کر یک دم ازلان کے گلے لگ گئی آس پاس کے لوگ رشک سے اس کپل کو دیکھ رہے تھے ۔

تھینک یو تھینک سو مچ)وہ مسرت جذبات سے بولی

حور یہ پبلک پلیس ہے)ازلان نے اسکے کان کے قریب ہلکی سی سرگوشی کی

حور کو یکدم احساس ہوا تو جھجھکتی ہوئی پیچھے ہوئی چہرہ لال ٹماٹر بنا ہوا تھا

ازلان مسکراہٹ دباے بڑی فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اب چلیں بھی)حور اسکی نظروں سے پزل ہوتی ہوئی بولی

ازلان نے اسکے سامنے ہاتھ کیا جسے حور نے بنا کسی پیش رفت کے تھاما وہ دونوں نیے سفر پر رواں تھے ۔

جہاز جب اوران بھرنے لگا تو حور نے خوفزدہ ہو کر ازلان کو دیکھا جو کے اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا پھر ایک بازو سے اسے اپنے حصار میں لیا وہ تو جیسے کسی خوفزدہ پنچھی کی مانند اسکے سینے میں چھپ گئی تھی

ریلیکس حور ازلان اسکا شانہ تھپتھپاتے ہوئے بولا

جہاز اپنے مقررہ وقت پر لینڈ ہوا تھا اور وہ لوگ اس خوبصورت جگہ پر تھے

http://novelshenovels.blogspot.com

جہاں صرف قدرتی خوبصورتی اور سبزے سے بھرپور آزاد کشمیر کی سر زمین پر کھڑے وہ دونوں اس خوبصورتی کا ہی حصہ لگ رہے تھے ۔

ان کے پہنچتے ہی ایک گاڑی آئی تھی جس کو ازلان ڈرائیو کر رہا تھا اور حور مسرور سی باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی ۔

وہ لوگ ایک فارم ہاؤس میں روکے تھے آس پاس پورا سبزہ ایک ماسٹر بیڈروم ایک گیسٹ روم اور دو اور رومز پر بنا یہ خوبصورت فارم ہاؤس تھا آتے ہی سب سے پہلے حور نے گھر کال کر کے عشال سے بات کی تھی ۔

باہر چل کر واک کرتے ہیں نا

ڈنر کر کے وہ لوگ روم میں تھے جب حور بولی ۔

اس وقت)ازلان نے ٹائم دیکھا جو کے نو کا ہندسہ کراس کر گیا تھا ۔

بلکل اس وقت)حور اسی کے انداز میں بولی

چلو پھر)وہ کہتا ہوا اٹھا کچھ دیر بعد وہ لوگ ایک خوبصورت ٹریک پر واک کر رہے تھے سردی اپنے عروج پر تھی ۔

ہم کتنے دن یہاں رہیں گے)حور ازلان کے حصار میں چلتی ہوئی بولی

http://novelshenovels.blogspot.com

جتنے دن میری جان کہے گی اتنے دن)ازلان اسکے سر سے اپنا سر ٹکراتے ہویا بولا

حور تو اپنی اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کو سمبھال رہی تھی وہ آج بھی اسکی شوخ حرکتوں پر اپنے دل کو سمبھالنے لگ جاتی تھی ۔

اگلے دن وہ لوگ ناشتے کے بعد وادی نیلم کی جانب گئے اتنا خوبصورت منظر آنکھوں کو طراوت بخش رہا تھا ایک طرف سمندر تھا تو دوسری طرف پہاڑ تھے سر سبز جنگلات ۔

حور توسیلفئیوں پے سیلفیاں لے رہی تھی اور ازلان ایک بڑے سے پتھر پے بیٹھا ارد گرد کے مناظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا

ازلان آپ بھی آے نا)حور کہتی ہوئی اسکی اسکے پاس آئ

لاؤ ادھر دو)ازلان نے کہتے ہوے موبائل اسکے ہاتھ سے لیا اور پھر سیلفی لی

وہ دونوں مختلف پوز بنا کر پیکس لے رہے تھے پھر وہ لوگ وادی نیلم کی تحصیل شاردا گئے جسے تاریخی مقام بھی حاصل ہے وادی نیلم میں یہ شاردا یونیورسٹی اپنی فن تعمیر کا خوبصورت نمونہ تھی اسکی دیواروں کی اونچای سو میٹر

http://novelshenovels.blogspot.com

تھی حور تو گنگ ہو کر اس عمارت کو دیکھ رہی تھی جس کی دیواروں پر بدھ مت کے نشان تھے۔

ازلان کیا لگتا ہے کے یہ کبھی شاندار امارت ہوا کرتی تھی)حور نے ازلان سے کہا جو کے خود بھی اسی طرف متوجہ تھا کیوں کے اب یہاں پر صرف دیواریں سیریاں اور کچھ اور چیزیں تھیں ان کی چھت نہیں تھی

شائد لیکن ہر چیز اس دنیامیں فنا ہونے کے لئے ہی بنی ہے چلو کہاں کھو گئی آجاؤ ازلان اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا چلنے لگا(

بہت خوبصورت دن کا اختام ہوا تھا حور تو بے خد تھک چکی تھی لیکن ازلان اسکی نسبت قدرے فریش تھا۔

حور تو چینج کر کے آکر بے سدھ ہو کر سو گئی

حور اٹھو کھانا کھا لو)ازلان نے نیند میں اسے اٹھا کر بٹھایا

آنکھیں بند کیے وہ منہ کھولے بیٹھی تھی)ازلان کو اسکی اس ادا پر بہت پیار آیا پھر کچھ سوچتے ہوئے موبائل نکالااور اسکی پک لے لی۔

پھر موبائل واپس رکھ کر اسے کھانا کھلانے لگا۔

http://novelshenovels.blogspot.com

اگلے کچھ دن کچھ دن گزرے ان کی کھٹی میٹھی شرارتوں میں ازلان کے سنگ

اسکی زندگی اتنی خوبصورت تھی کے اسے تو گمان بھی نا تھا کبھی اس چیز کا

ازلان کے کہنے پر ہی اسنے آج ویسا ہی ڈریس پہنا تھا جیسا کے وہاں کی حواتین

پہنتی ہیں کڑھائی والی وول کی قمیض شلوار اور سر پر ماتھا پٹی یہ سب پہنے کتنی

ہی دیر وہ باہر ہی نہیں نکلی تھی پھر ازلان کے بار بار بلانے پر جھجھکتی ہوئی

باہر آئی تھی ۔

ازلان نے جب اسے دیکھا تو وہ بلکل کوئی گریا ہی لگی اسے اپنی سرخ سفید

رنگت میں رایل بلیو کلر کی کی قمیز اور اس پر ستم ماتھے پر پہنی ماتھا پٹی ۔

ازلان نے بے خودی میں اسے قریب کرتے ہوے اسکی پیشانی پر بوسہ دیا

جب کے حور تو بلکل لال ٹماٹر ہوئی تھی

آج وہ لوگ وادی کیل کی جانب گئے شونٹر نالہ اور دریاے نیل کا ملن ایک

خوبصورت منظر تھا

حور وہاں مزے سے اچھلتی پھر رہی تھی وہاں کے باشندے بہت اخلاق والے

تھے چھوٹے چھوٹے بچے اور بچیاں ایک لائن میں اپنی کتابیں اور بیگ لئے

http://novelshenovels.blogspot.com

اسکول سے آرہے تھے جیولری وغیرہ وہ اتار چکی تھی سردی سے اسکی ناک سرخ ہو رہی تھی لیکن وہ تو اس قدرتی حسن میں کھوی ہوئی تھی ازلان نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے مقابل کھڑا کیا

حور نے نا سمجھی سے اسے دیکھاازلان نے مفرل لے کر حور کے گلے میں پہنایا اور پھر ٹوپیجبس پر حور نے منہ بنایا

سردی لگ گئی تو سارا مزہ خراب ہو جائے گا نا)ازلان نے پیار سے اسے سمجھایا

سیب کے باغات تھے اور حور کا پرانا شوق درختوں پر چڑھنے والا آج پھر جاگ گیا تھا ازلان کے بار ہا منع کرنے کے باوجود وہ نہیں مانی تھی اور درخت پر چڑھ کر سیب توڑ رہی تھی

ایک دو دن یہاں رہنے کے بعد آج ان کی واپسی تھی حور کا دل بھی نہیں تھا یہاں سے جانے کا پر عشال کی یاد بھی آ رہی تھی

حور اگر میں کہوں کے ہم لوگ گھر نہیں جا رہے تو)ازلان نے پیکنگ کرتی حور سے کہا۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

http://novelshenovels.blogspot.com

کیا مطلب نہیں جا رہے پھر)وہ پیکنگ چھوڑتی فکرمند سی بولی ۔

آپ مذاق کر رہے ہیں نا

بلکل نہیں تم دیکھ سکتی ہو اس ڈرار میں)ازلان بیڈ پر کہنی کے بل لیٹا ہوا سامنے کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا ۔

حور نے وہ ڈرار کھولا اور اس میں چیک کرنے لگی کچھ دیر بعد چہرے پر ملی جلی کیفیت لئے وہ ازلان کے سامنے کھڑی تھی ۔

ازلان آپ یہ کیا سچ میں)وہ بے ربط جملے بول رہی تھی

یہ واقعی سچ ہے حور)وہ بیڈ سے اٹھ کر اسکے ہاتھ تھامتے ہوے بولا

حور کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے ازلان نے اسے سینے سے لگا لیا ۔

آپ بہت بہت اچھے ہیں)حور روتے ہوے بولی

مجھے پتا ہے کے میں اچھا ہوں اب تم چپ کرو شاباش ورنہ پھر مجھے اپنے طریقے سے چپ کروانا آتا ہے)ازلان اسکا چہرہ اونچا کر کے شرارت سے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوے بولا

حور جھینپ گئی پھر اس سے الگ ہونے لگی لیکن اسکی گرفت مضبوط تھی ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

اس نے اپنی جھکی پلکیں اٹھا کر ازلان کی طرف دیکھا جو اپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا ہے اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

چھوڑیں نا)حور نے اسکے ہاتھ میں مقید اپنی کلائی کو دیکھ کر کہا۔

چھڑوا لو)ازلان گرفت اور مضبوط کرتا ہوا بولا البتہ چہرے پر ابھی بھی شرارت تھی

پلیز نا کریں نا)حور روہانسی لہجے میں بولی

ازلان نے اسکی کلای آزاد کر دی

ایک تو تم پتا نہیں اتنے آنسو کہا سے لاتی ہو

وہ واپس بیڈ پر بیٹھتے ہوے بولا)

آپ بھی تو شادی سے پہلے تو ایسے نہیں تھے آپ نے کہاں سے سیکھیں ایسی حرکتیں)حور جھنجھلا کر بولی۔

کسی حرکتیں)اسنے دوبارہ سے بات پکڑ لی

حور گڑبڑا کر رہ گئ

یہی جو کرتیں ہیں)وہ بیگ کی زپ بند کرتے ہوے بولی۔

http://novelshenovels.blogspot.com

ہاں تو پہلے میں تمہارا دوست تھا کزن تھا اور اب دوست کے ساتھ تمہارا شوہر بھی ہوں اور دوست اور شوہر میں فرق ہوتا ہے

حور نے کوئی جواب نا دیا بس اسے گھورتی چیزیں سمیٹنے لگی ۔

اگلے کچھ گھنٹوں بعد وہ لوگ دبئی کی سر زمین پر کھڑے تھے

یہ کس کا فلیٹ ہے)حور ازلان کے ساتھ فلیٹ میں داخل ہوتی ہوئی بولی ۔

یہ ہمارا فلیٹ ہے)ازلان پر سکون انداز میں صوفے پے بیٹھتے ہوے بولا

ہمارا مطلب آپکا)حور خیرانگی سے نظریں ادھر ادھر گھماتی ہوئی بولی

یس مائے کوئین یہ فلیٹ ہمارا ہے میرا نہیں)ازلان کی بات سن کر وہ ادھر ادھر چیک کرنے لگی چیزیں

اگلے دن ابھی ازلان سو رہا تھا جب حور کی آنکھ کھلی دل میں نیے احساس تھے ایسا لگتا تھا جیسے اب وہ ازلان کے بغیر ایک پل نا رہ پاے اسکا اتنا کیئرنگ انداز اسکی شرارتیں اتنی خوشیاں دی تھیں حور کی زندگی میں رنگ بھر دیے تھے حور کو تو جیسے عشق ہو گیا تھا ازلان سے ۔ ۔

http://novelshenovels.blogspot.com

حور کی نظر ازلان کی پیشانی پر پڑے بالوں پر پڑی دل میں اک خواہش جاگی تھی اسنے ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اسکے منتشر بالوں کو سمیٹا اور پھر دل کی خواہش پر اپنے لب اسکی پیشانی پر رکھ دیے ازلان تھوڑا سا کسمایا تو حور جلدی سے پیچھے ہو گئی اور واشروم میں گھس گئی

آج وہ لوگ برج خلیفہ دنیا کی سب سے بڑی امارت دیکھنے گئے اس عمارت میں اایک سو تریسٹھ فلور ہیں

کیا خیال ہے حور یہاں نا قیام کریں کچھ دن

کبھی بھی نہیں رہوں گی یہاں تو اتنی اونچای ہے میرا تو ویسے ہی دماغ گھوم رہا ہے)حور نے جلدی سے جواب دیا کے مبادہ وہ سچ میں ہی نا کر ڈالے

پورا دن ان لوگوں نے گھومنے میں صرف کیا رات کے وقت دبئ فاؤنٹین دیکھ رہے تھے پانیموزک کے حصّاب سے اونچا نیچا ہو رہا تھا اور بہت پیارا منظر پیش کر رہا تھا

ازلان اپنا موبائل دیں

کیوں

http://novelshenovels.blogspot.com

دیں نا میرے موبائل کی سپیس فل ہے تو پکس نہیں بن رہی)حور کے کہنے

پر ازلان اپنا موبائل نکال کر اسے دیا

اگلے دن وہ لوگ دبئی مال میں تھے اور دھڑا دھڑ شاپنگ ہو رہی تھی کچھ

اپنے لئے اور کچھ باقی سب کے لئے عشال کے لئے ڈھیر ساری چیزیں ۔ ۔

مختلف رائیڈز لیں جن میں حور ڈر کر بیٹھی رہی اور ایک میں تو باقاعدہ چیخیں

مارتی وہ ازلان کے ساتھ چپکی ہوئی تھی لوگ دیکھ رہے تھے اور ازلان کی

گھوڑیوں کا بھی کوئی اثر نہیں تھا ۔

حور ادھر دیکھو میری طرف)ازلان نے اسکا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا

بس اب صرف میری آنکھوں میں دیکھو کچھ بھی نہیں ہو گا کچھ بھی)اب کی

بار اسے تھوڑا حوصلہ ہوا

حور کے گلے میں ازلان کا دیا گیا پینڈینٹ تھا جس میں اے ایچ لکھا ہوا تھا

پورے دس دن دبئی میں گزار کر وہ لوگ سعودی عرب آ چکے تھے اور مہر

اخراز اور عشال بھی عمرے کی نیت سے اے تھے

یہاں آنے سے ایک دن پہلے مہر کو خوشخبری سنائی گئی تھی

http://novelshenovels.blogspot.com

اور وہ تو اپنے رب کی شکر گزار تھی کعبہ کا غلاف پکڑ کر اپنے رب سے محو گفتگو تھی کے وہ کتنا رحیم ہے اپنے بندے پر کیا کیا نوازشیں کرتا ہے اور ایک بندہ ہے جو اپنے خالق کو بھول کر دنیاوی چیزوں میں سکوں تلاش کرتا ہے

افق پر سورج طلوح نہیں ہوا تھا حور اور ازلان خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کے بعد اب قران مجید کی تلاوت کر رہے تھے اور یہ کوئی حور سے پوچھتا کے کا گھر دیکھنا یہ خوش نصیبی سکون کیا ہے اپنے محرم اپنی اولاد کے ساتھ اللہ حضور سر بسجود تھا جس نے اس پر اتنی ke نہیں تو کیا ہے اسکا دل اپنے رب نوازشیں کی اتنی خوشیاں دی کے اس سے سمبھالنامشکل ہو گیا۔

کہتے ہیں ہر مشکل کے بعد آسانی ہے اور یہی حور کی زندگی میں ہوا تھا زندگی کے کچھ سالوں میں اس نے بہت تکلیفیں دیکھیں لیکن اب اسکی زندگی مین خوشیاں تھیں کیوں کے اسکا ہمسفر غلط رستوں سے لوٹ آیا تھا اسے سہی غلط کی پہچان ہو چکی تھی اور اب غم کے بادل جھٹ چکے تھے اب صرف خوشیاں تھیں اپنوں کے سنگ

http://bestnovelscollection.blogspot.com

http://novelshenovels.blogspot.com

ختم شدہ

ہمارے بلاگ میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنے بلاگز Best Novel Collection (بہترین ناولز کا انتخاب) اور Novels Hi Novels (ناولز ہی ناولز) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔ (aqedathayat2018@gmail.com) (blognovel3@gmail.com) انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر بلاگ پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ (انتظامیہ: بہترین ناولز کا انتخاب)